حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی حالاتِ زندگی پر نایاب کتاب

سیرت

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ

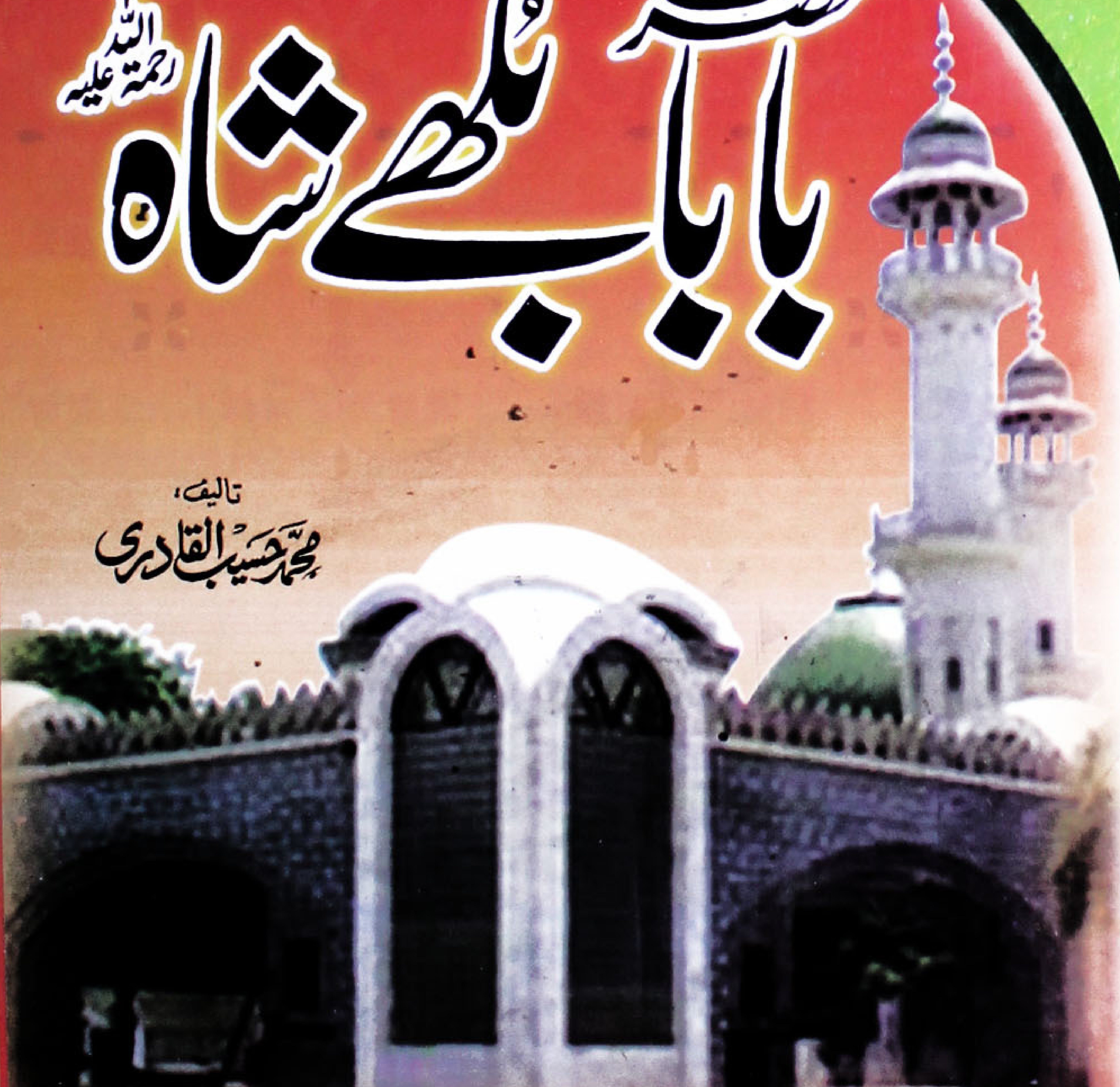

تالیف
محمد حسیب القادری

ناشر
اکبر بک سیلرز لاہور

Marfat.com

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی حالاتِ زندگی پر نایاب کتاب

سیرت

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ

تصنیف

محمد حسیب القادری

ناشر

اکبر بک سیلرز

زبیدہ سنٹر ۴۰ اردو بازار لاہور

Ph. 042 - 7352022

Mob: 0300-4477371

Marfat.com

111496

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب: حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ

مصنف: محمد حسیب القادری

پبلشرز: اکبر بک سیلرز

تعداد: 600

قیمت: -/120

...........ملنے کے پتہ...........

ایف رمضان پوسٹر اندرون بوہڑ گیٹ ملتان

کتب خانہ حاجی مشتاق احمد اندرون بوہڑ گیٹ ملتان

Marfat.com

فہرست

صفحہ نمبر	عنوان
5	حرفِ آغاز
7	مختصر تعارف
9	نام ونسب
11	حضرت سیّد سخی شاہ محمد درویش رحمۃ اللہ علیہ
16	ولادت باسعادت
17	ابتدائے حال
24	جد بزرگوار حضرت سیّد شاہ عبدالحکیم رحمۃ اللہ علیہ
28	حضرت شاہ عنایت قادری شطاری رحمۃ اللہ علیہ
35	حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ 'مرشد پاک کی خدمت میں
41	عبادت وریاضت
47	حضور سیّدنا علی ہجویری المعروف داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کے مزارِ پاک پر حاضری
49	حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت باسعادت
52	پانڈو کے آمد
54	چودھری پانڈو کے مغرور بیٹوں کا انجام
55	قصور آمد
57	استادِ محترم حافظ غلام مرتضیٰ سے مکالمہ
65	حضرت شاہ عنایت قادری شطاری رحمۃ اللہ علیہ کی ناراضگی

Marfat.com

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کا حلیہ مبارک	82
کشف و کرامت	83
تصانیف	98
وصال	99
حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کا آفاقی پیغام	100
حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی سوچ کا انداز	103
علمائے ظاہر اور حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ	105
مرشد کامل اور حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ	109
شریعت اور طریقت' حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی نظر میں	113
عشق مجازی اور عشق حقیقی	116
روحانیت اور علم	121
حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی روحانیت	128
حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ ایک انقلابی شاعر	131
فرمودات	134
کافی کیا ہے؟	137
کلام حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ	140
سی حرفی	158
کتابیات	160

Marfat.com

حرفِ آغاز

اللہ عزوجل کے نام سے شروع جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر بے حد درود وسلام۔

صوفیائے کرام نے دین اسلام کی اشاعت میں جو اہم کردار ادا کیا ہے اُس سے تاریخ کے صفحات روشن ہیں۔ صوفیائے کرام اللہ عزوجل کے فرمان اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی منہ بولتی تصویر تھے۔ ان حضرات نے اپنی زندگیاں اللہ عزوجل کے فرمان اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کی روشنی میں بسر کیں۔ صوفیائے کرام کے ان کارناموں پر اہل اسلام جتنا بھی فخر کریں وہ کم ہیں۔ یہ بات یقینی ہے کہ برصغیر پاک و ہند میں اسلام کی شمع روشن کرنے میں ان صوفیاء کرام نے نمایاں کردار ادا کیا۔

چانن دے لئی وچ ہنیرے جنداں جالن والے
وسدے رہین اُجاڑاں دے وچ دیوے بالن والے

صوفیاء کرام نے اُس وقت ایک عظیم کارنامہ سرانجام دیا جب مسلمانوں نے دین اسلام کو اپنی عقلوں کے تابع کرنا شروع کر دیا۔ صوفیاء کرام نے اللہ عزوجل کی محبت اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کا درس دیا اور ٹھوس دلائل کے ساتھ اس بات کو ثابت کیا کہ دین اسلام عقلیات نہیں عقائد کا نام ہے۔ ان عقائد میں سب سے پہلا عقیدہ اللہ عزوجل کی وحدانیت کا اقرار اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا اقرار ہے۔

صوفیاء کرام کے اسی گروہ سے تعلق رکھنے والے برصغیر پاک و ہند کے نامور صوفی بزرگ حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اپنے اکابرین کے مشن کو جاری رکھا اور لوگوں کو اللہ

Marfat.com

عزوجل کی وحدانیت کا درس دیا۔ حضور نبی کریم ﷺ کے اسوۂ حسنہ پر چلنے کی تلقین کی اور لوگوں میں باہمی اخوت ورواداری کو فروغ دیا۔ حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیمات اُن کی حیاتِ مبارکہ آنے والے لوگوں کے لئے نمونہ ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے اشعار میں جابجا لوگوں کو اللہ عزوجل کی وحدانیت کا درس دیا ہے۔

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کا نام صوفیائے کرام کے گروہ میں ایک درخشاں ستارے کی مانند ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی حیاتِ مبارکہ کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے ذاتی مقصد کے لئے نہیں بلکہ دین اسلام کی سربلندی کے لئے اپنی زندگی بسر کی اور دین کی تبلیغ اور شریعت کی پاسداری کو اولین ترجیح دی۔ زیرِ نظر کتاب ''سیرتِ پاک حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ'' کی تالیف کا مقصد بھی یہی ہے کہ لوگوں کے دلوں میں اس صوفی بزرگ کی عظمت کو جاگزین کیا جائے اور ان کی سیرتِ پاک کا مطالعہ کر کے ہم بھی اپنی زندگیاں دین اسلام کی روشنی میں گزاریں۔ اللہ عزوجل کے حضور دعا ہے کہ وہ میری اس ادنیٰ سی کاوش کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور ہمیں اپنی زندگیاں حضور نبی کریم ﷺ کے اسوۂ حسنہ کی روشنی میں گزارنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

از خاکپائے اولیاء

محمد حسیب القادری

Marfat.com

مختصر تعارف

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کا شمار برصغیر پاک و ہند کے نامور صوفیاء کرام میں ہوتا ہے۔آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنی صوفیانہ شاعری کی وجہ سے اپنے ہم عصروں میں نمایاں مقام رکھتے ہیں۔آپ رحمۃ اللہ علیہ کا اصل نام سید محمد عبداللہ شاہ رحمۃ اللہ علیہ ہے لیکن آپ رحمۃ اللہ علیہ نے بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے نام سے مشہور ہوئے۔آپ رحمۃ اللہ علیہ کی روحانیت اور صوفیانہ شاعری کی بدولت مسلم اور غیر مسلم یکساں طور پر آپ رحمۃ اللہ علیہ کا احترام کرتے ہیں۔

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کا شمار برصغیر پاک و ہند میں بالعموم اور پنجاب میں بالخصوص سب سے بڑے صوفی شاعر میں ہوتا ہے۔آپ رحمۃ اللہ علیہ کا کلام پنجابی زبان میں ہے جس کا ترجمہ وقتاً فوقتاً مختلف زبانوں میں ہوتا رہا ہے۔آپ رحمۃ اللہ علیہ کی شاعری میں انسان کی تخلیق کا مقصد اس کی آمد کا مقصد نفس کی خرابیوں کا تذکرہ عشق حقیقی اور عشق مجازی میں فرق مرشد کامل کی توجہ فنافی اللہ اور فنافی الرسول کا تذکرہ جابجا موجود ہے۔آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی شاعری میں روحانیت کے پوشیدہ رموز کو نہایت ہی آسان الفاظ میں بیان کیا ہے اور انسان کو اس بات کی طرف توجہ دلائی ہے کہ وہ منزل حقیقی کی تلاش سے پہلے خود کو تلاش کرے کیونکہ اللہ عزوجل نے اُس کو کسی مقصد کے لئے تخلیق کیا ہے اور اُس کی تخلیق بے معنی نہیں ہے۔

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ خدا رسیدہ درویش فقیر کامل اور سچے عاشق تھے جنہوں نے مرشد پاک کے عشق کے ذریعے عشق حقیقی کو پہچانا۔آپ رحمۃ اللہ علیہ کے عشق میں قربانی کا جذبہ نمایاں ہے۔آپ رحمۃ اللہ علیہ نے عشق مجازی کو سہارا بنا کر عشق حقیقی کو پہچانا۔آپ رحمۃ اللہ علیہ نے

Marfat.com

اپنے اس سفر کو اپنی کافیوں کے ذریعہ بیان کیا ہے اور سالک کو عشق حقیقی کی راہ میں ثابت قدمی سے چلنے کی تلقین کی ہے اور اُسے بتایا ہے کہ عشق حقیقی کی راہ میں بڑی سے بڑی قربانی سے بھی دریغ نہیں کرنا چاہئے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی سالک عشق حقیقی کے لئے ایک نمونہ ہے۔

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کا تعلق سادات گھرانے سے تھا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کا سلسلہ نسب چودہ واسطوں کے ساتھ پیرانِ پیر محی الدین حضور سیدنا غوث الاعظم دستگیر حضرت سیّد عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ سے جا ملتا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ سلسلہ قادری شطاری میں حضرت عنایت شاہ قادری شطاری رحمۃ اللہ علیہ کے دست حق پر بیعت ہوئے اور سلوک کی منازل طے کرنے کے بعد بلند روحانی مقام پر فائز ہوئے۔

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ ایک سو دس سال کی عمر میں اس جہانِ فانی سے رخصت ہوئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا مزارِ پاک قصور شہر میں مرجع گاہ خلائق خاص و عام ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے مزارِ پاک سے علم و عرفان کی روشنی آج بھی جاری ہے اور ہزاروں تشنگان اپنی پیاس بجھانے کے لئے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے مزارِ پاک پر حاضر ہوتے ہیں اور دلی مرادیں پاتے ہیں۔

اب ہم ایسے گم ہوئے پریم نگر کے شہر
اپنے آپ کو سودھ رہے ہیں نہ سر ہاتھ نہ پیر

Marfat.com

نام ونسب

نام:

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کا نام ''عبداللہ'' ہے لیکن آپ رحمۃ اللہ علیہ ''بلھے شاہ'' کے لقب سے مشہور ہوئے۔ یہی وجہ ہے کہ لوگوں کی اکثریت آپ رحمۃ اللہ علیہ کے نام سے واقف نہیں ہے۔

سلسلہ نسب:

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کا سلسلہ نسب چودہ واسطوں سے حضور سیّدنا غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ سے جا ملتا ہے۔

۱۔ حضرت سیّد عبداللہ شاہ المعروف حضرت بابا بلھے رحمۃ اللہ علیہ
۲۔ بن سیّد سخی شاہ محمد درویش رحمۃ اللہ علیہ
۳۔ بن نور محمد رحمۃ اللہ علیہ
۴۔ بن ابوبکر رحمۃ اللہ علیہ
۵۔ بن وجیہہ الدین رحمۃ اللہ علیہ
۶۔ بن عبدالحکیم شاہ رحمۃ اللہ علیہ
۷۔ بن شاہ نعمت اللہ رحمۃ اللہ علیہ
۸۔ بن ابوصدرالدین رحمۃ اللہ علیہ
۹۔ بن نصیرالدین رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

۱۰۔ بن محمد رحمت اللہ رحمۃ اللہ علیہ

۱۱۔ بن سیّد یحییٰ رحمۃ اللہ علیہ

۱۲۔ بن سیّد احمد رحمۃ اللہ علیہ

۱۳۔ بن سیّد صالح نصر رحمۃ اللہ علیہ

۱۴۔ بن سیّد عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے والد ماجد حضرت سیّد سخی شاہ محمد درویش رحمۃ اللہ علیہ اُچ گیلانیاں سے ملکوال میں آ کر آباد ہوئے جو کہ ضلع لاہور کے نواح میں واقعہ ایک قصبہ تھا بعد میں یہ قصبہ ضلع قصور کا حصہ بنا۔ کتب سیر میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کے سلسلہ نسب کے حضور سیّدنا غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ تک پہنچنے کی سند تصدیق کے ساتھ موجود ہیں جس سے یہ بات پایہ تکمیل تک پہنچتی ہے کہ حضور سیّدنا غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ کی معرفت سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کا سلسلہ نسب سیّدنا حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ تک پہنچتا ہے۔ حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ ماجدہ کا نام اور ان کے سلسلہ نسب کے بارے میں کتب سِیر یکسر خاموش ہیں۔

Marfat.com

حضرت سیّد سخی شاہ محمد درویش رحمۃ اللہ علیہ

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے والدین میں سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے والد ماجد حضرت سیّد سخی شاہ محمد درویش رحمۃ اللہ علیہ کے حالات و واقعات کتب سیر میں بیان ہیں جبکہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ ماجدہ کے بارے میں کتب سیر یکسر خاموش ہیں۔

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے والد محترم حضرت سیّد سخی شاہ محمد درویش رحمۃ اللہ علیہ فطرتی طور پر نیک سیرت جید عالم دین تھے اور روحانی طاقتوں سے مالا مال تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی نیک فطرت اور پاکبازی کی وجہ سے لوگ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو درویش کے نام سے پکارتے تھے۔ آج بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ کا مزار مبارک پانڈو کے بھٹیاں میں موجود ہے جہاں ہر سال عرس مبارک ہوتا ہے اور حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی کافیاں گائی جاتی ہیں اور دونوں باپ بیٹوں کی فضیلت ایک دوسرے سے گھل مل کر ایک تاریخی روایت کی شکل اختیار کر گئی ہے۔ بہرحال معاشی تفکرات کی وجہ سے حضرت سخی شاہ محمد رحمۃ اللہ علیہ نے اُچ گیلانیاں کو خیر باد کہا اور مال مویشیاں وگھربار فروخت کر کے تلاش روزگار اور تبلیغ دین کے لئے سازگار ماحول کی تلاش میں نکل کھڑے ہوئے۔ اس سفر میں ان کے ساتھ حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ اور ان کی اہلیہ محترمہ بھی شامل تھیں۔ مختلف جگہوں پر گھومتا ہوا یہ قافلہ بالآخر اپنی منزل مقصود کو پہنچا اور ملکوال وارد ہوا۔ حضرت سیّد سخی شاہ محمد رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی اہلیہ سے مشورہ کیا اور یہی پر سکونت اختیار کی۔

ملکوال میں کچھ ہی عرصہ کے بعد حضرت سخی شاہ محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ایک مسجد میں امامت کے فرائض سنبھال لئے کیونکہ ملکوال کے لوگ بڑی شدت کے ساتھ کسی مذہبی

Marfat.com

رہنما اور عالم دین کا انتظار کر رہے تھے انہوں نے جب ایک نیک سیرت انسان کو اپنے درمیان دیکھا تو انہوں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ سے درخواست کی کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ ہماری مسجد میں امامت کے فرائض انجام دیں اور ہمیں وعظ و تبلیغ بھی فرمائیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا خود بھی قلبی رجحان اس طرف تھا اور اسی وجہ سے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنا آبائی وطن چھوڑا تھا۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے امامت کے ساتھ ساتھ لوگوں کو درس و تبلیغ کا کام بھی شروع کر دیا جو کہ اس علاقے کے لوگوں کے لئے نئی بات تھی۔ رفتہ رفتہ مسجد میں لوگوں کا رش شروع ہو گیا اور لوگ نہایت انہماک سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے درس میں شریک ہونے لگے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا انداز بیاں اس قدر جامع تھا کہ لوگ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے گرویدہ ہو گئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے وہاں پر ایک چھوٹا سا مدرسہ بھی قائم کیا اور بچوں کو دینی تعلیم دینی شروع کر دی۔

ابھی شاہ محمد درویش رحمۃ اللہ علیہ کو ملکوال میں آباد ہوئے زیادہ عرصہ نہیں گزرا تھا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو ایک مرتبہ پھر وہاں سے "پانڈو کے" نامی گاؤں میں منتقل ہونا پڑا اس کی وجہ یہ ہے کہ ایک ذی ثروت شخص چودھری پانڈو اکثر تلونڈی نامی گاؤں سے ملکوال اپنے عزیزوں کے ہاں آیا کرتا تھا تلونڈی نامی گاؤں ملکوال سے قدرے فاصلہ پر موجود ایک آباد گاؤں تھا۔ چودھری پانڈو نے تلونڈی کے نزدیک ایک وسیع قطعہ اراضی پر ایک گاؤں بسایا تھا جو کہ اس کے نام سے ہی منسوب تھا۔ وہ ہر مرتبہ یہ سوچ کر آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوتا تھا کہ حضرت صاحب سے کہوں گا کہ آپ میرے ساتھ میرے گاؤں میں چلیں اور وہیں پر مستقل سکونت اختیار کریں۔ ایک دن اس نے آپ رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کیا:

"شاہ جی! میں نے اپنے گاؤں پانڈو کے میں ایک عالیشان مسجد قائم کی ہے لیکن افسوس امر ہے کہ مجھے وہاں کے لئے ابھی تک کوئی جید عالم اور درویش نہیں مل سکا جو وہاں کا انتظام اور امامت سنبھالے اور اس مسجد کو آباد کرے ایسے حالات میں میں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے وعظ کو سنا ہے اور اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ اگر آپ رحمۃ اللہ علیہ میرے ساتھ

Marfat.com

میرے اس گاؤں میں جا کر امامت کے فرائض سنبھال لئے تو یہ میرے لئے بہت بڑی سعادت ہوگی اور میرے گاؤں والوں کے لئے نعمت لازوال ہوگی اور بہت بڑی خوش بختی ہوگی۔''

سخی شاہ محمد درویش رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

''چودھری یہ سعادت والی بات کیونکر ہوگی؟''

چوہدری پانڈو بھٹی نے عرض کیا:

''شاہ جی رحمۃ اللہ علیہ اس طرح مجھے آپ کی زیادہ سے زیادہ خدمت کرنے کے علاوہ فیض روحانی بھی حاصل ہو جائے گا اور ہوسکتا ہے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے طفیل اور وسیلہ سے میری آخرت بھی سنور جائے۔''

سخی شاہ محمد درویش رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

''فیض پانے کے لئے تو یہاں کا قائم کردہ مدرسہ ہی کافی ہے یہاں کسی پر کوئی پابندی نہیں کہ یہاں کون آئے اور کون جائے پھر ایسی کونسی پریشانی ہے جو تم اس طریقے سے بات کر رہے ہو۔''

چوھدری پانڈو بھٹی نے عرض کیا:

''میرا گاؤں یہاں سے چالیس پچاس کوس دور ہے اور وہاں سے روزانہ فیض حاصل کرنے کے لئے یہاں آنا ازحد مشکل ہے اس کے علاوہ میرا گاؤں اس گاؤں سے بڑا ہے اور وہاں کی ذمہ داریاں سنبھالنا بھی ایک مسئلہ ہے ایسے میں یہ زیادہ مناسب ہوگا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ وہاں تشریف لے چلیں تو اس سے اس گاؤں کی قسمت سنور جائے گی نیز آپ رحمۃ اللہ علیہ جیسے بزرگ کی روزانہ صحبت سے میں بھی فیض یاب ہوتا رہوں گا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کی روزانہ زیارت سے

Marfat.com

میرے دل کی حالت بھی سنور جائے گی۔"

سخی شاہ محمد درویش رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

"چودھری تعلیم کے حصول کے لئے لوگوں نے ہمیشہ دور دراز کے سفر کئے ہیں اور فیض و تعلیم سے بہرہ مند ہوئے ہیں اگر تجھے اسی قدر شوق ہے تو تم بھی روزانہ یہاں آ کر فیض و تعلیم پا سکتے ہو اس معاملے میں مختلف بزرگان کی مثال تمہارے سامنے ہیں۔"

چوہدری پانڈو بھٹی نے عرض کیا:

"شاہ صاحب! اگرچہ یہ بات درست ہے اور میرے لئے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی بات سے اختلاف کرنے کی ہمت بھی نہیں ہے لیکن آپ رحمۃ اللہ علیہ کو علم ہے کہ پورے گاؤں کی ذمہ داریاں میرے کاندھوں پر ہے اور وہاں سے روزانہ میری غیر حاضری بہت سے مسائل کو جنم دے گی جن سے عہدہ براہونا میرے لئے از حد مشکل ہو جائے گا اگر آپ رحمۃ اللہ علیہ میرے ساتھ وہاں تشریف لے چلیں گے تو میں بہت زیادہ سکون کے ساتھ گاؤں کے تمام مسائل سے عہدہ براہو سکوں گا۔"

چوہدری نے انتہائی عاجزانہ اور انکسارانہ انداز میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کو قائل کرنا چاہا۔ سخی شاہ محمد درویش رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

"چودھری صاحب! ذرا یہ سوچئے کہ یہاں اس چھوٹے سے مدرسے سے علم حاصل کرنے والوں کا کیا ہوگا اگر یہاں سے میں وہاں منتقل ہو گیا تو کیا ان لوگوں پر علم کے دروازے بند ہو جائیں گے اور پھر یہ لوگ سکون کہاں سے حاصل کر پائیں گے۔"

پھر سخی شاہ محمد درویش رحمۃ اللہ علیہ نے نیم آمادگی کے لہجہ میں فرمایا:

"یہ تو ٹھیک ہے مگر یہاں پر موجود لوگوں کا کیا بنے گا جو یہاں اس

Marfat.com

چھوٹے سے مدرسہ میں تعلیم پا رہے ہیں۔''

چودھری پانڈو بھٹی نے عرض کیا:

''آپ رحمۃ اللہ علیہ یہاں اپنا کوئی شاگرد مقرر کر دیں میں یہاں کے تمام اخراجات ذاتی طور پر برداشت کروں گا اور یوں آپ رحمۃ اللہ علیہ کو نہ تو کسی بھی قسم کی شکایت کا موقع ملے گا اور نہ ہی یہاں کے لوگوں کو حصول تعلیم میں کسی بھی قسم کی دقت اور تردد برداشت کرنا پڑے گا۔''

یوں تھوڑی سی تردد کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ راضی ہو گئے اور اپنے اہل خانہ سمیت آپ رحمۃ اللہ علیہ پانڈو کے تشریف لے گئے۔ ملکوال میں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے ایک ہونہار شاگرد کو تعینات کیا۔ پانڈو کے پہنچ کر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے چودھری پانڈو کی ہر بات کو سچ پایا۔ چودھری صاحب نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو رہائش گاہ پیش کی اور ایک وسیع و عریض مدرسہ بھی قائم کیا اور یوں آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنی ساری توجہ درس و تدریس پر لگا دی۔

Marfat.com

ولادت باسعادت

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ اُچ گیلانیاں میں ۱۰۱۶ ہجری میں پیدا ہوئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تاریخ پیدائش کے بارے میں مفتی غلام سرور لاہوری نے اپنی تصنیف ''خزینۃ الاصفیاء'' میں بیان کیا ہے کہ حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ جو کہ حضرت شاہ عنایت قادری شطاری رحمۃ اللہ علیہ کے مرید اور خلیفہ تھے اور قصور میں اُن کا مزارِ مبارک مرجع گاہ خلائق خاص و عام ہے کا سلسلہ نسب چند واسطوں سے حضرت شاہ محمد غوث گوالیار رحمۃ اللہ علیہ سے جاملتا ہے۔

مفتی غلام سرور لاہوری حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی تاریخ پیدائش کے بارے میں خاموش ہیں لیکن انہوں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تاریخ وصال ۱۱۷۱ ہجری تحریر فرماتے ہیں۔

بعض محققین نے حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی تاریخ پیدائش عیسوی اعتبار سے ۱۶۸۰ء تحریر فرمائی ہے۔

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی عمر مبارک ایک سو دس سال کے بارے میں بیشتر محققین کا اتفاق ہے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تاریخ وصال ۱۷۸۵ء تحریر کرتے ہیں۔ اگر آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تاریخ وصال ۱۷۸۵ء ہو تو اس لحاظ سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تاریخ پیدائش ۱۶۷۵ء بنتی ہے۔ بہرحال کتب سیر میں حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی تاریخ پیدائش کے حوالے سے مختلف آراء موجود ہیں۔

Marfat.com

ابتدائے حال

حضرت سید سخی شاہ محمد درویش رحمۃ اللہ علیہ نے جب ملکوال میں سکونت اختیار کی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے سب سے پہلے اپنے بیٹے حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیم و تربیت کی طرف توجہ دی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے بیٹے کے ذمہ یہ کام بھی لگایا کہ جب وہ پڑھائی سے فارغ ہوں تو مویشیوں کو چرایا کریں کیونکہ مویشی چرانا انبیاء کرام علیہم السلام اور اولیائے کرام رحمہم اللہ کی سنت مبارکہ ہے۔

ایک روز حضرت سخی شاہ محمد درویش رحمۃ اللہ علیہ دوپہر کے وقت مدرسہ سے گھر تشریف لائے تو انہوں نے حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کو گھر میں موجود نہ پا کر اُن کی والدہ سے دریافت کیا کہ عبداللہ کہاں ہے؟ انہوں نے بتایا کہ باہر کہیں نکلا ہے؟

حضرت سخی شاہ محمد درویش رحمۃ اللہ علیہ، آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تلاش میں سارے محلے میں پھرتے رہے اور گھر گھر آپ رحمۃ اللہ علیہ کو تلاش کرتے رہے لیکن آپ رحمۃ اللہ علیہ کا کہیں سے کچھ پتہ نہ چلا۔

اس دوران کسی نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو بتایا کہ وہ چند لڑکوں کے ساتھ کھیتوں کی جانب گیا تھا۔ حضرت سخی شاہ محمد درویش رحمۃ اللہ علیہ کھیتوں کی جانب گئے تو دیکھا کہ تمام لڑکے کھیل کود میں مشغول تھے لیکن حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ ایک جگہ اکیلے بیٹھے ہوئے تھے۔ انہوں نے جب حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک جا کر دیکھا تو حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ اُس وقت مراقبہ میں بیٹھے ہوئے تھے اور اُن کا سر جھکا ہوا تھا۔ حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ والہانہ انداز میں ذیل کا شعر پڑھ رہے تھے۔

Marfat.com

لوکاں دا جپ مالیاں نے بابے جپ مال
ساری عمراں مالا پھیری اک نہ کتھا وال

حضرت سخی شاہ محمد درویش رحمۃ اللہ علیہ نے جب بیٹے کی زبانی یہ شعر سنا تو والہانہ جھومنے لگے۔ جب حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کچھ دیر بعد خاموش ہوئے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ بھی وجدانی کیفیت سے لوٹ آئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے بے اختیار آگے بڑھ کر اپنے بیٹے کو سینے سے لگایا اور پیار کرتے ہوئے فرمایا:

''عبداللہ! تم نے تو سارے گھر والوں کو پریشان کر دیا۔ تمہاری والدہ بہت پریشان ہیں اگر آنا ہی تھا تو ماں کو بتا کر آ جاتے۔ آؤ گھر چلو۔''

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد محترم کے ہمراہ گھر روانہ ہو گئے۔ راستے میں حضرت سخی شاہ محمد درویش رحمۃ اللہ علیہ نے دریافت کیا کہ عبداللہ تم جو یہ شعر پڑھ رہے تھے یہ تم نے کس سے سیکھا؟ حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

''بابا جان! میں جب کل اپنے دوستوں کے ساتھ گلی میں کھیل رہا تھا تو ایک بابا جی ادھر سے گزرے۔ ان کے ہاتھ میں تسبیح تھی اور وہ اس شعر کو بار بار پڑھ رہے تھے میں ان کے ساتھ چلتا رہا اور یوں مجھے بھی شعر زبانی یاد ہو گیا۔''

اس واقعہ کے بعد حضرت سخی شاہ محمد درویش رحمۃ اللہ علیہ سمجھ گئے کہ اُن کا بیٹا ایک غیر معمولی بچہ ہے۔ انہوں نے اپنی حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ سے بھی کہہ دیا کہ اگر وہ عبداللہ میں کوئی خلاف عادت بات دیکھیں تو اس کی سرزنش نہ کریں۔ حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ نے وجہ دریافت کی تو حضرت سخی شاہ محمد درویش رحمۃ اللہ علیہ بات ٹال گئے۔ جس وقت یہ واقعہ پیش آیا اُس وقت حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی عمر مبارک صرف بارہ سال تھی۔

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے ابتدائی تعلیم و تربیت اپنے والد بزرگوار حضرت سخی شاہ محمد درویش رحمۃ اللہ علیہ کے زیر سایہ حاصل کی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ذہانت کا اندازہ اس بات سے

Marfat.com

ہوتا ہے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ جو بات بھی ایک مرتبہ سنتے وہ بات آپ رحمۃ اللہ علیہ کو از بر ہو جاتی۔ جب آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ابتدائی تعلیم حاصل کر لی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ کے والد ماجد حضرت سخی شاہ محمد درویش رحمۃ اللہ علیہ کو پریشانی لاحق ہوئی کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی اعلیٰ تعلیم کا بندوبست کس طرح کیا جائے؟ اس مقصد کے لئے انہوں نے ارگرد کے قصبوں اور شہروں میں بہترین علماء کی تلاش شروع کر دی۔

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ قصور میں:

اسی تلاش اور جستجو کے دوران حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے والد ماجد حضرت سخی شاہ محمد درویش رحمۃ اللہ علیہ نے قصور کے مشہور عالم دین حضرت حافظ غلام مرتضیٰ رحمۃ اللہ علیہ کا نام نامی سنا تو کافی غور و خوض کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ اس نتیجہ پر پہنچے کہ حافظ صاحب ہی ان کے بیٹے کی تعلیم و تربیت کے لئے بہترین استاد ثابت ہونگے اس طرح آپ رحمۃ اللہ علیہ، حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کو لے کر قصور روانہ ہو گئے۔

قصور پہنچ کر حضرت سخی شاہ محمد درویش رحمۃ اللہ علیہ، حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کو لے کر سیدھے حضرت حافظ غلام مرتضیٰ رحمۃ اللہ علیہ کی مشہور درس گاہ میں پہنچے اور حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کو ان کے حوالے کر دیا۔ حضرت حافظ غلام مرتضیٰ رحمۃ اللہ علیہ بھی حضرت سخی شاہ محمد درویش رحمۃ اللہ علیہ کی شہرت سے واقفیت رکھتے تھے اس لئے انہیں بھی حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی سرپرستی کرنے پر فخر محسوس ہوا اور یوں حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کو بھی ایک قابل استاد کی سرپرستی حاصل ہوئی۔ اسی دور میں حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ ایک اور ہونہار طالب علم بھی مدرسہ میں داخل ہوا جو تاریخ میں حضرت سید وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے نام سے مشہور ہوا اور ایک اعلیٰ پائے کا شاعر اور مشہور صوفی بنا۔

قصور میں حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے اُس وقت کے مشہور اساتذہ حضرت حافظ غلام مرتضیٰ اور حضرت محی الدین رحمۃ اللہ علیہم سے عربی اور فارسی زبان میں عبور حاصل کیا۔ اس زمانے میں یہی دو زبانیں برصغیر پاک و ہند کی سرکاری زبانیں تھیں اور ان کے بغیر کاروبار

Marfat.com

زندگی دہ چلتا تھا۔ اس کے علاوہ حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے سنسکرت زبان پر بھی عبور حاصل کیا۔ تعلیم حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے ہندوؤں کے مزاج اور تمدن کو بھی اسلامی مزاج اور تمدن کے موازنہ کے ساتھ بخوبی سیکھا اور ہندی روایات کو جانا۔ حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ اپنے قابل اساتذہ کی صحبت کے زیر اثر اپنے ذہانت بھرے دماغ اور گہری فکر کے تحت ہر علم پر حاوی ہوتے چلے گئے اور بالآخر ایک دن وہ بھی آیا جس دن آپ رحمۃ اللہ علیہ کے استاد محترم نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو دستار فضیلت اور سند عطا کی اور فرمایا کہ اب تم فارغ التحصیل ہو چکے ہو اور تمہیں اپنے گاؤں پانڈو کے جانے کی اجازت ہے۔ حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے قصور میں رہ کر قرآن مجید ناظرہ، فارسی میں گلستان و بوستانِ سعدی، منطق، نحو و معانی اور دیگر علوم پر دسترس حاصل کی اور ان علوم کو اپنے ذہن میں سمولیا۔

حصولِ علم کے بعد پانڈو کے واپسی:

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ ظاہری علوم کی تکمیل کے بعد پانڈو کے واپس تشریف لائے۔ دوستوں نے جب آپ رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا تو وہ حیران رہ گئے کہ حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ اب یکسر بدل چکے تھے۔ انہوں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کا رویہ دیکھا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ سے شکوہ کیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

> ''دیکھو! اب نہ تو تم لوگ بچے ہو اور نہ میں بچہ ہوں اب ہم نے ہوش سنبھال لیا ہے اسی لئے بہتر یہی ہے کہ ہم زیادہ سے زیادہ وقت مطالعہ اور یادالٰہی میں گزارا کریں تا کہ ہماری دنیا سنور سکے اور ہمیں آخرت میں بھی فلاح حاصل ہو۔''

اس بات کا ان دوستوں نے برا مانا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کو مولوی کہنا شروع کر دیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ فرصت کے اوقات میں اپنے دوستوں کی محفل میں بیٹھ کر انہیں نصیحت آموز کہانیاں اور اقوال الاولیا سناتے تا کہ وہ بھی بُرائی کو چھوڑ کر نیک بن جائیں چونکہ آپ رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

کو گانے سے شروع ہی سے شوق تھا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کی آواز بھی بہت پرسوز تھی اس لئے جب آپ رحمۃ اللہ علیہ کچھ گاتے تو دوستوں کی محفل میں ایک عجیب سماں بندھ جاتا اور ہر ایک اس سے محظوظ ہوتا۔

ایک دن آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنے دوستوں کے ساتھ بیٹھے محو گفتگو تھے کہ ایک دوست نے اچانک بڑی پرسوز آواز میں ایک پنجابی گیت گانا شروع کر دیا اس گیت کے بولوں میں دردوالم وہجر وفراق کی بہترین عکاسی موجود تھی آپ رحمۃ اللہ علیہ والہانہ انداز میں ایک شعر کے بولوں پر رقص کرنے لگے اور یہ رقص کافی دیر تک جاری رہا۔ اس دوران آپ رحمۃ اللہ علیہ بھی اس شعر کو بار بار دھراتے رہے۔ دوست آپ رحمۃ اللہ علیہ کے رقص سے بے حد محظوظ ہونے کے علاوہ انتہائی حیران بھی ہوئے اور انہیں اپنے غلط احساس ''مولوی'' کہنے پر سخت شرمندگی ہوئی اور بالآخر انہوں نے اس خیال سے توبہ کرتے ہوئے حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ سے کہا:

''عبداللہ! تم تو ذرا برابر بھی نہیں بدلے بالکل ویسے کے ویسے ہو؟''

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

''میں تمہیں پہلے ہی بتا چکا ہوں کہ تعلیم حاصل کرنے کا مقصد یہ نہیں ہے کہ میں مولوی بن چکا ہوں میں وہی کچھ ہوں جو تعلیم حاصل کرنے سے پہلے تھا اور جہاں تک رقص کا تعلق ہے یہ تو تمہیں علم ہے کہ میرے بچپن سے ہی یہ کیفیت میرے رگ وپے میں سمائی ہوئی ہے۔''

گاؤں والوں نے جب یہ صورتحال دیکھی تو انہوں نے اس بات کو تشویش نگاہوں سے دیکھا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے گھر واپس پہنچنے سے پہلے ہی ساری بات آپ رحمۃ اللہ علیہ کے والد بزرگوار حضرت سخی شاہ محمد درویش رحمۃ اللہ علیہ کے گوش گزار کر دی اور کہا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادے تو فلاں جگہ رقص میں مصروف ہیں۔ ان کے خیال میں ایک سیّد زادے کا یوں رقص کرنا اور ایک ایسے باپ کا بیٹا ہونا جو امام مسجد اور عالم کے علاوہ گاؤں والوں کو

Marfat.com

دین و دنیا کی باتیں بتلاتا ہو اور ایسے خرابات سے منع کرتا ہو ایک بہت ہی بڑے اچنبھا کی بات تھی اور ان کا خیال تھا کہ صاحب زادے پر کسی غیر شے کا قبضہ ہو چکا ہے۔ دوسری جانب آپ رحمۃ اللہ علیہ لوگوں کی عجیب نگاہوں سے بچتے ہوئے اپنی نگاہوں کو بدستور نیچے کئے ہوئے گھر تشریف لائے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے دل و دماغ پر ابھی تک اسی شعر کا پرسوز اثر حاوی تھا جب آپ رحمۃ اللہ علیہ گھر پہنچے تو حضرت سخی شاہ محمد درویش رحمۃ اللہ علیہ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ پر ایک نگاہ ڈالی اور بڑی شفقت سے اپنے پاس بٹھا کر استفسار کیا:

''عبداللہ! یہ تو بتاؤ کہ تم نے قصور میں کیا کچھ حاصل کیا؟''

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کی:

''اللہ تعالیٰ عزوجل میرے استاد حافظ غلام مرتضیٰ کو بہت ہی زیادہ اجر عطا کرے آپ کی تعلیم نے میرا دماغ پر سکون کر دیا ہے اور مجھے انہوں نے اپنے پاس موجود علوم سے مالا مال کر دیا ہے۔''

آپ رحمۃ اللہ علیہ کے والد کا خیال تھا کہ وہ آپ رحمۃ اللہ علیہ سے کچھ اور ہی بات سنیں گے لیکن آپ رحمۃ اللہ علیہ کا جواب کو سن کر دوبارہ پوچھا:

''عبداللہ! کیا تمہارے دل کو بھی تسکین و قرار ملا یا نہیں''

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کی:

''والد بزرگوار! میرے دل کی کیفیات میں ایک عجیب قسم کی بے قراری، وحشت طاری ہے جس میں دن بدن اضافہ ہی ہوتا جا رہا ہے اس بات کا ذکر میں نے جب حافظ غلام مرتضیٰ صاحب سے کیا تھا تو ان کا کہنا یہ تھا کہ میرے دل کی اس بے قراری اور وحشت کا علاج کسی مرشد کامل ہی کے ذریعہ ممکن ہے۔''

حضرت سخی شاہ محمد درویش رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

''انہوں نے بالکل بجا ارشاد فرمایا ہے۔ تمہارے لئے بہتر یہ ہے کہ تم

11/496

Marfat.com

یہ وظیفہ کیا کرو۔ اللہ تعالیٰ عزوجل اس معاملے میں تمہاری رہنمائی فرمائے گا اس وظیفہ کے بعد اللہ تعالیٰ عزوجل کے حضور دُعا بھی مانگا کرو تاکہ تمہاری مشکل بہت جلد حل ہو جائے۔''

جس شعر پر آپ رحمۃ اللہ علیہ مستی میں آ گئے تھے اور از خود رفتہ ہو گئے تھے وہ شعر اکثر آپ رحمۃ اللہ علیہ کی زبان مبارک پر ان دنوں جاری و ساری رہتا تھا۔

سیونی مینوں اک رانجھا لوڑی دا

یہ تو اللہ تبارک وتعالیٰ کی رضا ہے کہ وہ جس کو چاہے نواز دے اور اسی کو ہی یہ زیبا دیتا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ پر خصوصی کرم تھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو اپنے پیارے بندوں میں شامل فرمایا۔

Marfat.com

جد بزرگوار حضرت سیّد شاہ عبدالحکیم رحمۃ اللہ علیہ

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے والد محترم حضرت سیّد سخی شاہ محمد درویش رحمۃ اللہ علیہ کے بتائے ہوئے وظیفہ کو پڑھنا معمول بنالیا۔ ایک رات جب آپ رحمۃ اللہ علیہ وظیفہ پڑھ کر سوئے تو خواب میں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے دیکھا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ سفر میں ہیں اور سخت گرمی پڑ رہی ہے۔ اس دوران آپ رحمۃ اللہ علیہ کو ایک جگہ چند درخت نظر آئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اُن میں سے ایک درخت کے سایہ میں چلے گئے اور ستانے کے لئے لیٹ گئے۔ اس دوران آپ رحمۃ اللہ علیہ کو آسمان سے ایک تخت اُترتا دکھائی دیا۔ جب وہ تخت آپ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک آیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے دیکھا کہ اُس تخت پر ایک نورانی صورت والے بزرگ تشریف فرما ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ان بزرگ کو سلام کیا تو اُن بزرگ نے سلام کا جواب دینے کے بعد فرمایا:

''عبداللہ! تم جانتے ہو کہ میں کون ہوں؟''

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا:

''جی نہیں! میں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کا دیدار پہلی مرتبہ کیا ہے۔''

انہوں نے فرمایا:

''سنو بیٹا! میں تمہارا جد امجد ہوں اور میرا نام عبدالحکیم (رحمۃ اللہ علیہ) ہے تم ایسا کرو کہ مجھے پانی پلاؤ مجھے بڑی پیاس محسوس ہو رہی ہے۔''

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس اُس وقت ایک دودھ کا پیالہ موجود تھا آپ رحمۃ اللہ علیہ نے وہ پیالہ اُن کی خدمت میں پیش کر دیا۔ انہوں نے وہ دودھ پی لیا مگر تھوڑا سا دودھ اُس میں رہنے دیا۔ پھر فرمایا:

Marfat.com

''عبداللہ! اسے پی لو۔''

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے اسے اپنی سعادت جان کر فوراً پی لیا۔ حضرت سید شاہ عبدالحکیم رحمۃ اللہ علیہ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے حق میں دعا فرمائی اور ارشاد فرمایا:

''بیٹا عبداللہ! اب تم کو چاہیے کہ تم کسی کامل مرشد کے ہاتھ پر بیعت کر لو اس سے تمہاری بے قراری کو سکون میسر ہوگا۔''

یہ فرما کر وہ بزرگ آسمان کی وسعتوں میں تخت سمیت غائب ہو گئے۔

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ جب نیند سے بیدار ہوئے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے والد بزرگوار کی خدمت میں اپنا خواب بیان کیا۔ والد بزرگوار یہ سن کر خوش ہوئے اور فرمایا:

''عبداللہ بیٹا! تم سے ایک غلطی ہوگئی ہے تم کو چاہیے تھا کہ تم اُن سے مرشد کامل کا نام ہی پوچھ لیتے اس طرح تمہاری مشکل قدرے آسان ہو جاتی یا پھر ان سے ہی کہنا تھا کہ میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کو چھوڑ کر کس کے پاس جاؤں؟''

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے والد محترم کی بات سن کر پوچھا:

''بابا جان! اب میں کیا کروں اور مرشد کامل کو کہاں تلاش کروں؟''

حضرت سیّد سخی شاہ محمد درویش رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

''بیٹا! تمہیں مایوس ہونے کی ضرورت نہیں' انشاء اللہ وہ وقت جلد آئے گا جب تمہیں تمہاری منزل مل جائے گی۔''

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے جب والد محترم کی یہ بات سنی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ کو قدرے سکون ملا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ پہلے سے زیادہ اوراد و وظائف میں مشغول ہو گئے۔

حضرت سیّد شاہ عبدالحکیم رحمۃ اللہ علیہ کے مزارِ پاک پر حاضری:

حضرت سخی شاہ محمد درویش رحمۃ اللہ علیہ سے بیٹے کی بے قراری دیکھی نہیں جاتی تھی۔ انہوں نے ایک رات مراقبہ کیا تو اُن پر منکشف ہوا کہ حضرت سیّد شاہ عبدالحکیم رحمۃ اللہ علیہ کا مزار

Marfat.com

پاک لاہور شہر کے ایک موضع ''سانده'' میں واقع ہے۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ نے علی الصبح فجر کے وقت یہ بات اپنے بیٹے حضرت بابا بلھے شاہ رحمتہ اللہ علیہ کو بتائی۔ حضرت بابا بلھے شاہ رحمتہ اللہ علیہ نے والد ماجد سے لاہور جانے کی اجازت طلب کی۔ حضرت سخی شاہ محمد درویش رحمتہ اللہ علیہ نے بیٹے کو اجازت دے دی۔

حضرت بابا بلھے شاہ رحمتہ اللہ علیہ' والد محترم کی اجازت کے بعد لاہور تشریف لائے اور موضع سانده میں موجود حضرت سیّد شاہ عبدالحکیم رحمتہ اللہ علیہ کے مزارِ پاک پر تشریف لے گئے۔ حضرت سیّد شاہ عبدالحکیم رحمتہ اللہ علیہ کے مزارِ پاک پر پہنچنے کے بعد آپ رحمتہ اللہ علیہ مزارِ پاک پر معتکف ہو گئے۔ نصف شب آپ رحمتہ اللہ علیہ نے دوبارہ وہی خواب دیکھا جو آپ رحمتہ اللہ علیہ اس سے پہلے دیکھ چکے تھے۔ حضرت سیّد شاہ عبدالحکیم رحمتہ اللہ علیہ تخت نشین تھے۔ انہوں نے آپ رحمتہ اللہ علیہ سے دریافت کیا:

''کہو عبداللہ! کیا مرشد پاک مل گئے یا ابھی بھی تلاش جاری ہے؟''

حضرت بابا بلھے شاہ رحمتہ اللہ علیہ نے عرض کیا:

''حضور! میں مرشد پاک کی تلاش میں ابھی بھی ناکام ہوں' مہربانی فرما کر مجھے میرے مرشد پاک کے سلسلے میں رہنمائی فراہم کریں' اب میں خود میں مرشد پاک کی تلاش کی مزید ہمت نہیں پاتا۔ میرے لئے یہ بات ہی باعث سعادت ہے کہ میں دوسری مرتبہ آپ رحمتہ اللہ علیہ کی زیارت باسعادت سے مشرف ہو رہا ہوں۔ براہِ کرم میری منزلِ مقصود تک میری رہنمائی فرمادیں۔''

حضرت سیّد شاہ عبدالحکیم رحمتہ اللہ علیہ نے جب آپ رحمتہ اللہ علیہ کی کیفیت دیکھی تو فرمایا:

''عبداللہ! تمہارا حصہ شاہ عنایت علی قادری شطاری رحمتہ اللہ علیہ کے پاس لاہور میں ہی موجود ہے تمہیں انہیں تلاش کرنا کچھ مشکل نہ ہوگا میری نصیحت یہ ہے کہ ایک بار مرشد کا دامن پکڑ کر ساری زندگی اس دامن

Marfat.com

کو ہاتھ سے مت چھوڑنا' ان کے درِ اقدس پر ایک سائل کی طرح حاضری دینا اور جو بھی مرشد عطا کریں اس پر فخر اور صبر کرنا کیونکہ یہ معاملات بہت نازک ہوتے ہیں صبر و شکر ہی سے راہوں کو آسان بنایا جاسکتا ہے اپنی ارادت مندی کو عشق کا درجہ دے کر ہی تم اپنی منزل حاصل کر سکتے ہو۔ میری دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عزوجل تمہیں دونوں جہانوں کی سعادتوں اور برکات سے نوازے اللہ تعالیٰ تم پر اپنا رحم و کرم فرمائے۔ آمین!''

حضرت سیّد شاہ عبدالحکیم رحمۃ اللہ علیہ' حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کو مرشد پاک کی نشاندہی اور نصیحت کے بعد دوبارہ آسمانوں کی جانب پرواز کر گئے۔

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ جب بیدار ہوئے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ کا چہرہ مبارک خوشی سے دمک رہا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ' حضرت سیّد شاہ عبدالحکیم رحمۃ اللہ علیہ کے مزارِ پاک سے رخصت ہوئے اور موضع پانڈو کے اپنے والد بزرگوار کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اُن سے سارا ماجرا بیان کیا۔ حضرت سخی شاہ محمد درویش رحمۃ اللہ علیہ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی بات سن کر خوشی کا اظہار کیا۔ حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے والد بزرگوار سے لاہور جانے اور مرشد پاک کی خدمت میں حاضر ہونے کی اجازت طلب کی۔ حضرت سخی شاہ محمد درویش رحمۃ اللہ علیہ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو اجازت دے دی اور ساتھ ہی نصیحت کی کہ تصوف کی راہ میں اخلاصِ نیت کے ساتھ چلنا اور مرشد کی تعلیمات پر دل و جان سے عمل پیرا ہونا۔

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ والد محترم کی اجازت کے بعد والدہ ماجدہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اُن سے اجازت طلب کی۔ والدہ ماجدہ نے بیٹے کی بے قراری کو دیکھتے ہوئے اجازت دے دی جس کے بعد حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ والہانہ مرشد پاک کی تلاش میں دوبارہ لاہور روانہ ہوئے۔

Marfat.com

حضرت شاہ عنایت قادری شطاری رحمۃ اللہ علیہ

حضرت شاہ عنایت قادری شطاری رحمۃ اللہ علیہ کا شمار اولیائے عظام میں ایک درخشاں ستارے کی مانند ہوتا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ صاحب کشف و کرامت اور کامل فقیر گزرے ہیں۔

حضرت شاہ عنایت قادری شطاری رحمۃ اللہ علیہ مرشد کامل ہونے کے ساتھ ساتھ ایک جید عالم دین بھی تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے والد بزرگوار حضرت مولوی پیر محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا شمار نیک اور صالح بزرگانِ دین میں ہوتا تھا۔ حضرت شاہ عنایت قادری شطاری رحمۃ اللہ علیہ کا خاندان مزنگ لاہور میں قیام پذیر تھے اور یہیں پر آپ رحمۃ اللہ علیہ کی آبائی زمین بھی موجود تھی جہاں آپ رحمۃ اللہ علیہ کھیتی باڑی بھی کیا کرتے تھے۔

حضرت شاہ عنایت قادری شطاری رحمۃ اللہ علیہ کے والد بزرگوار حضرت مولوی پیر محمد رحمۃ اللہ علیہ درس دیا کرتے تھے۔ ان کے درس سے بے شمار متلاشیانِ حق فیض یاب ہوتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے درس میں ایک مجذوب فقیر بعد نمازِ فجر حاضر ہوتا تھا اور بے اختیار آپ رحمۃ اللہ علیہ کا ہاتھ چومتا اور کہتا تھا:

> ''پیر محمد! تمہارے ہاں ایک فرزند نیک بخت کی پیدائش ہونے والی ہے جو تصوف کی دنیا میں یکتائے روزگار ہوگا اور تم اور تمہارا خاندان اس بچے پر فخر کریں گے۔ اس بچے کا مقام اللہ عزوجل کے نزدیک نہایت ہی بلند ہوگا اور ایک عالم اس سے فیض یاب ہوگا۔''

اس مجذوب فقیر کی پیشین گوئی سچ ثابت ہوئی اور حضرت مولوی پیر محمد رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں حضرت شاہ عنایت قادری شطاری رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت باسعادت ہوئی۔ حضرت مولوی پیر

Marfat.com

محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرزند کا نام محمد عنایت رکھا۔ جس وقت حضرت شاہ عنایت قادری شطاری رحمۃ اللہ علیہ اس جہانِ فانی میں تشریف لائے اُس وقت آپ رحمۃ اللہ علیہ کی نگاہیں آسمان کی جانب بلند تھی اور آپ رحمۃ اللہ علیہ ذکر الٰہی میں مشغول تھے۔ والدہ ماجدہ نے یہ منظر دیکھا تو بے اختیار اُن کے منہ سے سبحان اللہ کا ورد شروع ہو گیا۔

جیسے جیسے گلشن ولایت کی یہ ننھی منی کلی پھلنے پھولنے لگی اس کی خوشبو ہر جانب پھیلنے لگی۔ حضرت مولوی پیر محمد رحمۃ اللہ علیہ نے بیٹے کی تعلیم خاص کا بندوبست کیا۔ ابتدائی تعلیم خود دی۔ حضرت شاہ عنایت اللہ قادری شطاری رحمۃ اللہ علیہ نے پانچ برس کی چھوٹی سی عمر میں قرآن پاک حفظ کر لیا۔ نو برس کی عمر میں عربی، فارسی اور دینی علوم میں دسترس حاصل کر لی۔ بارہ برس کی عمر میں دستارِ فضیلت سے سرفراز ہوئے۔

حضرت شاہ عنایت قادری شطاری رحمۃ اللہ علیہ کا اندازِ بیاں قرآن وحدیث نہایت دلکش تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی آنکھیں جھلملاتے ہوئے ستاروں کی مانند شعاعیں فضاء میں بکھیرتی رہتی تھیں اور جسم مبارک سے معطر خوشبوئیں نکلتی رہتی تھیں۔

حضرت شاہ عنایت قادری شطاری رحمۃ اللہ علیہ بہت کم لوگوں سے ملتے تھے اور اکثر و بیشتر مطالعہ میں ہی مصروف رہتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے زمانہ کے مشہور اور جید علمائے دین سے اکتسابِ فیض حاصل کیا اور درس و تدریس میں کمال حاصل کیا۔ جب حضرت مولوی پیر محمد رحمۃ اللہ علیہ کا وصال ہوا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نہایت مغموم ہوئے اور اسی حالت میں سیر و سیاحت کے لئے نکل پڑے۔ سیر و سیاحت کے دوران آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ملاقات اُس وقت کے بلند پایہ اور عالم بے بدل حضرت محمد رضا شاہ قادری شطاری رحمۃ اللہ علیہ سے لاہور میں ملاقات ہوئی۔ حضرت محمد رضا شاہ قادری شطاری رحمۃ اللہ علیہ کا آستانہ ایک ایسا چشمہ تھا جہاں دور دور سے لوگ اپنی پیاس بجھانے کے لئے تشریف لاتے تھے۔

حضرت محمد رضا شاہ قادری شطاری رحمۃ اللہ علیہ کی خصوصی توجہ اور نظر کرم نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی بدل کر رکھ دی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ، حضرت محمد رضا شاہ قادری شطاری رحمۃ اللہ علیہ کے

Marfat.com

دست حق پر بیعت ہوئے اور سلوک کی منازل طے کرنے کے بعد خرقہ خلافت سے سرفراز ہوئے۔آپ رحمۃ اللہ علیہ کو حضرت محمد رضا شاہ قادری شطاری رحمۃ اللہ علیہ سے بے پناہ محبت وعقیدت تھی اور یہی وجہ تھی کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ پر مرشد کی جانب سے خصوصی نظر کرم تھی۔

حضرت محمد رضا شاہ قادری شطاری رحمۃ اللہ علیہ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو خرقہ خلافت سے سرفراز کرنے کے بعد قصور جانے کا حکم دیا۔آپ رحمۃ اللہ علیہ قصور تشریف لانے کے بعد رشد و ہدایت میں مصروف ہو گئے۔لوگ جوق در جوق آپ رحمۃ اللہ علیہ کے آستانے پر حاضر ہوتے اور کسب فیض حاصل کرتے۔جلد ہی آپ رحمۃ اللہ علیہ کا چرچا قصور شہر کے گردونواح میں پھیل گیا اور لوگ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے حلقہ ارادت میں داخل ہونا اپنے لئے باعث فخر سمجھنے لگے۔

جس زمانہ میں حضرت شاہ عنایت قادری شطاری رحمۃ اللہ علیہ قصور تشریف لائے اُس زمانہ میں مغل شہنشاہ اورنگ زیب عالمگیر تخت نشین تھا اور نواب حسین خان افغان قصور کا حاکم مقرر تھا۔نواب حسین خان افغان ایک عیاش شخص تھا اور اُس کی اسی عیاشی طبعی کی وجہ سے لوگ اُس سے بیزار تھے۔

نواب حسین خان افغان اور اُس کے چیلوں نے جب آپ رحمۃ اللہ علیہ کی یہ عزت و توقیر دیکھی تو انہیں یہ خدشہ لاحق ہوا کہ جلد ہی اُن کی حاکمیت ختم ہو جائے گی اسی بناء پر وہ آپ رحمۃ اللہ علیہ سے حسد کرنا شروع ہو گئے۔ان خوشامدیوں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے خلاف سازشوں کا جال بچھانا شروع کر دیا مگر وہ اپنی ہر مذموم کوشش میں ناکام رہے۔

اُس زمانے میں نواب حسین خان افغان کے دربار میں ایک حسین وجمیل رقاصہ تھی جو نواب حسین خان افغان اور اُس کے درباریوں کا دل بہلایا کرتی تھی۔وہ ایک پیشہ ور طوائف تھی لیکن اپنے اس پیشے سے بدظن تھی اور اُس نے کئی مرتبہ اس پیشے کو چھوڑنے کا ارادہ کیا مگر نواب حسین خان افغان کے ظلم کی وجہ سے ایسا نہ کر سکی۔

اس رقاصہ نے ایک خوبصورت بیٹی کو جنم دیا جسے وہ نواب حسین خان افغان کے ڈر سے اُس نے اپنی بیٹی کو چھپا کر رکھا اور اسے دینی تعلیم دلوانا شروع کر دی۔جب اس لڑکی

Marfat.com

نے دینی تعلیم مکمل کر لی تو اُس رقاصہ نے کوشش شروع کی کہ اس لڑکی کو باطنی تعلیم دلوائے۔ چنانچہ ایک روز وہ رقاصہ اُس بچی کو لے کر حضرت شاہ عنایت قادری شطاری رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اپنا مدعا بیان کیا:

"حضور! میں انتہائی گنہگار عورت ہوں اور زمانہ جانتا ہے کہ میں نے اپنی تمام عمر گناہوں کی دلدل میں گزاری ہے لیکن میری یہ لڑکی جو جوان اور خوبصورت ہے اسے میں نے اپنی اس گندگی سے علیحدہ رکھتے ہوئے دینی تعلیم دلوائی ہے اور ابھی تک یہ لڑکی ہر گندگی سے پاک اور باعصمت ہے۔ اب اس پر حاکم قصور کی نگاہ ہے اور وہ اس کو زبردستی فاحشہ بنا دے گا جب کہ میں چاہتی ہوں کہ یہ بدستور باعصمت رہے اور گندگی سے پاک رہے اس لئے میری آپ رحمتہ اللہ علیہ سے درخواست ہے کہ آپ رحمتہ اللہ علیہ اس سے نکاح کر لیں۔"

رقاصہ کی اس درخواست پر حضرت شاہ عنایت قادری شطاری رحمتہ اللہ علیہ نے مراقبہ کیا تاکہ رضائے الٰہی اس معاملہ میں معلوم کر سکیں کیونکہ فقیر ہر معاملہ میں اللہ تعالیٰ ہی کی جانب رجوع کرتا ہے۔ مراقبے میں آپ رحمتہ اللہ علیہ کو حکم ہوا کہ اس لڑکی کو اپنی زوجیت میں لے لو۔ چنانچہ آپ رحمتہ اللہ علیہ نے اسی وقت اس لڑکی سے نکاح اور شادی کر لی جس سے اُس رقاصہ کو دلی سکون حاصل ہوا اور وہ بارگاہ ایزدی میں فوراً جھک گئی۔

حضرت شاہ عنایت قادری شطاری رحمتہ اللہ علیہ کی شادی کی خبر آگ کی مانند سارے شہر میں پھیل گئی اور نواب حسین خان افغان کے کانوں میں پہنچ گئی۔

نواب حسین خان افغان نے جب یہ خبر سنی تو وہ مشتعل ہوا اور اس کے دل میں انتقام کی آگ بھڑک اٹھی اور اس نے بدلہ لینے کی ٹھان لی۔ اسی حالت انتقام میں اس نے رقاصہ کے رشتہ داروں کو فوراً اپنے دربار میں طلب کیا اور ان کو بھڑکایا کہ وہ اس کے دربار میں حضرت شاہ عنایت قادری شطاری رحمتہ اللہ علیہ کے خلاف مقدمہ دائر کریں تاکہ اس

Marfat.com

رقاصہ کو ورغلایا جائے کہ اس نے شاہ عنایت قادری رحمۃ اللہ علیہ کے اکسانے اور دھمکانے پر زبردستی اپنی بچی کی شادی ان سے کی ہے جس پر اس رقاصہ کے رشتہ داروں نے شاہ عنایت قادری رحمۃ اللہ علیہ کے خلاف مقدمہ نواب خان کی عدالت میں دائر کر دیا۔

نواب حسین خان افغان نے مقدمہ کا فیصلہ یہ سنایا کہ حضرت شاہ عنایت قادری شطاری رحمۃ اللہ علیہ یا تو اس لڑکی کو طلاق دیں یا پھر شہر چھوڑ دیں نہیں تو اُن کا سر قلم کر دیا جائے گا۔ نواب حسین خان افغان کا خیال تھا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنی شہرت اور بے شمار ارادت مندوں کی وجہ سے قصور شہر چھوڑنے سے انکار کر دیں گے اور اس لڑکی کو طلاق دے دیں گے جس سے انہیں رسوا کرنے کا موقع مل جائے گا۔

حضرت شاہ عنایت قادری شطاری رحمۃ اللہ علیہ نے قصور بدری کو قبول کیا اور قصور کو الوداع کہتے ہوئے لاہور تشریف لے آئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے بے شمار مریدوں اور عقیدت مندوں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ سے درخواست کی کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ قصور چھوڑ کر نہ جائیں لیکن آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اُن کی درخواستوں کو رد کرتے ہوئے فرمایا:

> ”لوگو! صبر سے کام لو اور اس بات کو یاد رکھو کہ حاکم قصور نواب حسین خان افغان نے ہمیں یہاں سے نکالا ہے لیکن اللہ عزوجل جلد ہی اسے اس دنیا سے نکال دے گا ایک فقیر کے ساتھ اس ظالم کی دشمنی دنیا کے لئے باعث عبرت بن کر رہ جائے گی۔“

اس کے بعد حضرت شاہ عنایت قادری شطاری رحمۃ اللہ علیہ لاہور روانہ ہو گئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ہمراہ مریدین اور عقیدت مندوں کی ایک بہت بڑی تعداد بھی تھی جنہوں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ لاہور رہنا منظور کر لیا۔ حضرت شاہ عنایت قادری شطاری رحمۃ اللہ علیہ کے قصور سے جانے کے بعد شہر قصور کی روحانی رونق ختم ہو گئی۔

نواب حسین خان افغان اور امرتسر کے سکھوں کے درمیان قدیم دشمنی تھی اور اس سلسلہ میں دونوں فریقین کے مابین بے شمار جنگیں ہو چکی تھیں۔ سکھوں کا لیڈر گلاب سنگھ

Marfat.com

بہادر اور جری جنگجو تھا۔ نواب حسین خان افغان کے ہاتھوں بے شمار مرتبہ شکست کھانے کے بعد اُس نے منصوبہ بنایا کہ نواب حسین خان افغان کو خاموشی سے قتل کر دیا جائے جس کے لئے اُس نے ماہی گیروں کو رقم دی اور اُنہیں نواب حسین خان افغان کی موت پر مقرر کر دیا۔ یہ منصوبہ اس قدر خفیہ تھا کہ سوائے چند لوگوں کو اس بات کا علم نہ تھا۔ ماہی گیر اس موقع میں رہنے لگے کہ کب وہ نواب حسین خان افغان کو قتل کریں۔

اس دوران نواب حسین افغان خان ایک مہم سے واپسی پر راستہ بھول گیا اور اپنے قافلے سے علیحدہ ہو گیا۔ اس دوران نواب حسین افغان جنگلوں اور ویرانوں میں بھٹکتا ہوا ماہی گیروں کی بستی میں جا نکلا۔ یہ وہی ماہی گیر تھے جنہیں گلاب سنگھ نے نواب حسین افغان کے قتل کے لئے رقم دی تھی۔ چنانچہ ان ماہی گیروں نے نواب حسین خان افغان کو سوتے میں وار کر کے قتل کر دیا۔ یوں حضرت شاہ عنایت قادری شطاری رحمۃ اللہ علیہ کی کہی بات پوری ہوئی اور وہ ذلالت کے ساتھ اس دنیا سے رخصت ہوا۔

حضرت شاہ عنایت قادری شطاری رحمۃ اللہ علیہ نے قصور سے لاہور میں آ کر مزنگ کے اس علاقے میں قیام فرمایا جہاں آج آپ رحمۃ اللہ علیہ کا مزارِ پاک مرجع گاہ خلائق خاص و عام ہے۔ یہاں ایک چھوٹی سی مسجد واقع تھی اور دو کنویں بھی موجود تھے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اب رشد و ہدایت کا سلسلہ شروع کیا اور یہیں سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے درجات و کمالات روحانی کا آفتاب پوری آب و تاب سے چمکنے لگا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کی سینکڑوں کرامات کا ظہور عمل میں آیا۔

حضرت شاہ عنایت قادری شطاری رحمۃ اللہ علیہ روحانیت کے درجہ کمال پر فائز تھے۔ کبھی شہباز لامکان بن کر ہفت افلاک کی وسعتوں کو چیرتے ہوئے سدرۃ المنتہیٰ کو چھوتے اور کبھی قادری شیر نر کی مانند جنگلوں کی حکمرانی فرماتے تھے۔ لوگ دور دراز سے آ کر فیض ربانی حاصل کرتے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ **کشف المحجوب** 'تذکرۃ الاولیاء' مثنوی مولانا روم جیسی نادر کتابوں کے اسباق اس قدر حسین انداز میں بیان فرماتے کہ سامعین پر وجدانی

Marfat.com

کیفیت طاری ہو جاتی۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ مشکل سے مشکل مسائل کو بھی اس آسان طریقے سے بیان کرتے کہ سننے والے کو اس کے مطالب و معانی کی سمجھ آ جاتی۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت نہایت پُرکشش تھی۔ سرخ و سفید گلاب کی مانند کھلتا ہوا چہرہ مبارک، دراز قد، پتلے دبلے، تیکھے نقوش والے تھے۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ ہمیشہ سفید لباس زیب تن فرماتے' سفید چادر سے اپنا رخ انور اس طرح ڈھانپے رکھتے کہ موٹی موٹی سیاہ آنکھیں معرفت کے نشہ سے سرشار نظر آتی رہتیں' جسم مبارک سے ایک مسحور کن خوشبو آتی اور پاکیزہ اوصاف ہر ایک کا دل موہ لیتے۔

حضرت شاہ عنایت قادری شطاری رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۱۴۱ھ بمطابق ۱۷۲۸ء کو اس جہانِ فانی سے کوچ فرمایا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا مزار شاہراہ فاطمہ جناح کوئنز روڈ لاہور میں واقع ہے اور مرجع گاہ خلائق خاص و عام ہے۔

Marfat.com

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ
مرشد پاک کی خدمت میں

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ مرشد پاک کی تلاش میں لاہور وارد ہوئے اور حضرت شاہ عنایت قادری شطاری رحمۃ اللہ علیہ کو تلاش کرتے ہوئے اُن کے آستانہ عالیہ میں جا پہنچے۔ حضرت شاہ عنایت قادری شطاری رحمۃ اللہ علیہ اُس وقت درس و تدریس میں مشغول تھے۔ حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ بھی درس میں شامل ہو گئے۔ درس ختم ہونے کے بعد لوگ آہستہ آہستہ کر کے جانے لگے اور خانقاہ میں سوائے خدام اور حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت شاہ عنایت قادری شطاری رحمۃ اللہ علیہ کے کوئی نہ رہا۔

حضرت شاہ عنایت قادری شطاری رحمۃ اللہ علیہ پر بذریعہ کشف یہ منکشف ہو چکا تھا کہ حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کس مقصد کے لئے حاضر ہوئے ہیں۔ انہوں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا:

''اے نوجوان! تمہارا مسئلہ کیا ہے؟ سب لوگ تو جا چکے ہیں اب تمہیں بھی اپنے گھر جانا چاہئے۔''

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا:

''حضور! میں یہاں سے جانے کے لئے نہیں آیا۔ میں تو آپ رحمۃ اللہ علیہ کے قدموں میں رہنا چاہتا ہوں۔ میں بڑی دور سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں۔''

Marfat.com

حضرت شاہ عنایت قادری رحمۃ اللہ علیہ یہ سن کر مسکرائے اور فرمایا:

''ہاں! مجھے معلوم ہے کہ تم کافی دور سے آئے ہو مگر ہماری بھی تو مجبوری ہے کہ ہمارے پاس ٹھہرانے کا کوئی بندوبست نہیں ہے۔''

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا:

''پیرو مرشد میں یہاں مہمان بننے کے لئے حاضر نہیں ہوا بلکہ میں تو آپ رحمۃ اللہ علیہ کا خادم بننے آیا ہوں۔''

حضرت شاہ عنایت قادری رحمۃ اللہ علیہ نے اس کلام کے بعد حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کو بیعت سے سرفراز کیا۔ بیعت ہونے کے بعد حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کا وقت انتہائی عجیب محبوبیت کے عالم میں بسر ہونے لگا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے اندر اپنے مرشد کی محبت عشق کی حد تک سرایت کر گئی اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے دل پر مرشد کی محبت کا اس قدر گہرا رنگ چڑھا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو ہر چہار سو سوائے مرشد پاک کے کوئی اور شے نظر نہ آتی تھی آپ رحمۃ اللہ علیہ لوگوں سے بھی لاتعلق اور بے پرواہ سے رہنے لگے تھے۔ اس بات کا اظہار آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنی کافی میں اس طرح کرتے ہیں۔

جو رنگ رنگیا گوہڑا رنگیا مرشد والی لالی او یار

''مجھے جو کچھ بھی عنایت ہوا ہے وہ سب مرشد ہی کی نظر کرم ہے۔''

یہی وجہ ہے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ اس گوہڑے رنگ کے بارے میں اپنی اکثر کافیوں میں بڑا گہرا اظہار کرتے ہیں آپ رحمۃ اللہ علیہ کے کلام میں اپنے عشق مرشد کی تعریف و توصیف کے علاوہ عجیب مستی، رنگینی، وجد اور شکرانہ بھی شامل ہے اور یہ عشق یہاں تک بڑھا کہ خدا اور مرشد میں کوئی تمیز باقی نظر نہیں آتی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ، مرشد پاک حضرت شاہ عنایت قادری شطاری رحمۃ اللہ علیہ کو ہدایت کرنے والا، ہادی، خدا سے وصال کروانے والا، شوہ سائیں، دلبر اور یار کے القاب سے اپنی شاعری میں پکارتے ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اکثر اپنی مستی میں ذیل کا شعر پکارا کرتے تھے:

Marfat.com

بلھیا جے توں باغ بہاراں لوڑیں چاکر ہو جا رائیں دا

''اے بلھا! اگر تو کچھ حاصل کرنا چاہتا ہے تو ارائیں کے در کی خاک چھان۔''

آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنے مرشد پاک حضرت شاہ عنایت قادری شطاری رحمۃ اللہ علیہ کو سچا عارف، روح کا مالک اور لوہے کو سونا بنانے والا پارس کہتے ہیں:

بلھا شوہ عنایت عارف ہے
اوہ دل میرے دا وارث ہے
میں لوہا تے او پارس ہے

''اے بلھا! یہ سب مرشد ہی کی نظر کرم ہے جو میرے دل کا نگہبان ہے اور میں تو لوہا تھا اور میرا مرشد پارس ہے۔''

جس طرح ایک ماہر تیراک نااہل مسافر کو دریا پار آسانی سے کروا سکتا ہے اسی طرح وہ اپنے مرشد کو ایک ماہر تیراک جانتے تھے جنہوں نے اس کی روح کو حقیقت کے رنگ میں ڈبو کر اس کو اونچی پرواز کا انداز سکھا کر خدا سے وصال کرایا۔ بقول حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ:

بلھا شوہ نے آندا مینوں عنایت دے بوہے
جس نے مینوں پوائے چولے ساوے تے سوہے
جائیں ماری ہے اُڈی مِل پیا ہے وہیا
تیرے عشق نچایا کر تھیا تھیا

''اے بلھا! قسمت نے تجھے شاہ عنایت کے در پر لا کھڑا کیا ہے جس نے تجھے باطنی لباس پہنا دیا ہے اور لوگوں نے مل کر بڑا زور لگایا مگر مرشد کے عشق نے مجھے ہر شے سے آزاد کر دیا ہے۔''

اسی طرح حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ اپنے مرشد کو اپنا دین، ایمان اور دنیا قرار

Marfat.com

دیتے ہیں:

شاہ عنایت دین اساڈا
دین دُنی مقبول اساڈا

"یہ سب مرشد پاک حضرت شاہ عنایت رحمۃ اللہ علیہ کا عطا کردہ ہے کہ میرا دین ترقی کر رہا ہے۔"

آپ رحمۃ اللہ علیہ کو مرشد کی ذات میں خدا کی ذات کا رنگ جھلکتا نظر آتا ہے اور مانند خدا ہر جگہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو مرشد حاضر ناظر دکھلائی دینے لگا بقول حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ:

ساون سوہے منگھلا گھٹ سوہے کرتار
ٹھوڑ ٹھوڑ عنایت بسے پہیا کرے پُکار

"سارا جگ بارش کے بغیر سونا سونا ہے لیکن شاہ عنایت کے در پر ایسی بارش برس رہی ہے جس سے ہر کوئی بھیگ رہا ہے۔"

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ پر عشق مرشد کا ایک ایسا گہرا رنگ چڑھیا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ہر در کو خیر باد کہہ کر مرشد کے در کو ہی اپنا قبلہ و کعبہ مان لیا چونکہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نہ صرف سیّد تھے بلکہ عالم فاضل بھی تھے ایسے میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کا ایک ارائیں کو اپنا مرشد ماننا ازحد دھما کہ خیز بات تھی اس پر مصداق یہ کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اہل خاندان کی نظروں میں اپنا مقام جو بنا رکھا تھا وہ بھی عشق مرشد میں گرا لیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے شادی سے انکار کر دیا اور گھریلو ذمہ داریوں سے اجتناب برتنا شروع کر دیا ہمہ وقت یاد الٰہی اور مرشد کامل کے گن گانے میں صرف ہونے لگا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ہمشیرگان اور دوسرے اہل خانہ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو حضرت شاہ عنایت قادری شطاری رحمۃ اللہ علیہ سے والہانہ عقیدت رکھنے سے بہت زیادہ منع فرمایا مگر آپ رحمۃ اللہ علیہ کی مستی و سرشاری اور مرشد کے ساتھ والہانہ عقیدت میں کوئی فرق نہ آیا جس پر آپ رحمۃ اللہ علیہ کو اپنے مذہب' ذات اور برادری کے لوگوں کی شدید مخالفت کا سامنا کرنا پڑا اور بے شمار قسم کے طعنے برداشت کرنے پڑے بقول حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ:

Marfat.com

عشق اساں نال کیہی کیتی
لوک مریندے طعنے
مِتر پیارے دے کارن نی
میں لوک اُلاہمیں سہنی ہاں

''عشق نے میرے ساتھ کیا کیا ظلم کئے ہیں کہ لوگ مجھے طعنے مارنے لگے ہیں اور میں مرشد کے عشق میں ایسا گم ہوں کہ لوگوں کی باتیں برداشت کر رہا ہوں۔''

اس پر مصداق یہ کہ ایک روز خاندان کے افراد بمعہ ہمشیرگان بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ سے اس معاملے میں لڑنے آن حاضر ہوئے جس کو آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنی کافی میں اس طرح بیان کرتے ہیں:

بلھے نوں سمجھاون آئیاں بھیناں تے بھرجائیاں
آل نبی اولاد علی دی توں کیوں لیکاں لائیاں
من لے بلھیا ساڈا کہنا چھڈ دے پلہ رائیاں
جھوٹا سانوں سیّد آکھے دوزخ ملن سزائیاں
جے توں لوڑیں باغ بہاراں طالب ہو جا رائیاں

''بلھے کو اُس کے بہن بھائی اور اُن کی بیویاں سمجھانے آئیں کہ تو آل نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی اولاد ہے اور تو ہمیں شرمندہ کر رہا ہے ہماری بات مان اور ارائیں کا دامن چھوڑ دیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ جو مجھے سیّد کہتا ہے وہ دوزخ میں جائے گا اور اگر میں کچھ پانا چاہتا ہوں تو مجھے ارائیں کے در کی خاک چھاننا ہوگی۔''

جب اہل خانہ اور دنیا والوں کے طعنوں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ از حد تنگ آ گئے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ان سے گریز اور نفرت کی ایک نئی راہ اختیار کی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے تنگ آ کر گدھے

Marfat.com

خرید لئے اور اپنے آپ کو "بلھا کھوتیاں والا" کہلوانے لگے اور اس طرح اہل خانہ اور لوگوں پر واضح کر دیا کہ اگر میرا مرشد ارائیں ہے تو میں بھی سیّد نہیں ہوں بلکہ کھوتیاں والا ادنیٰ انسان ہوں اور آپ کا میرے ساتھ کسی بھی قسم کا تعلق نہیں ہے اور فقر کی دنیا میں نام ونسب کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔

مرشد کی پناہ میں آنے کے بعد حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے دل میں جو سوالات' شکوک وشبہات اور وسوسے تھے وہ سب اندرونی روشنی میں غرق ہو گئے۔

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت شاہ عنایت قادری شطاری رحمۃ اللہ علیہ کا دامن ایسا پکڑا کہ پھر کبھی اسے نہ چھوڑا۔ اس لئے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے کلام میں بھی جا بجا مرشد حقیقی حضرت شاہ عنایت قادری شطاری رحمۃ اللہ علیہ سے عشق اور اُن کی تعریف وعقیدت میں لبریز بیان ملتے ہیں جن میں مستی بھی ہے' وجد بھی ہے اور شکرانہ بھی ہے۔

Marfat.com

عبادت وریاضت

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے بیعت ہونے کے بعد پیر و مرشد حضرت شاہ عنایت قادری شطاری رحمۃ اللہ علیہ کے حکم کے مطابق سخت عبادت و ریاضت کو اپنا شغل بنایا۔ حضرت شاہ عنایت قادری شطاری رحمۃ اللہ علیہ چونکہ قادری سلسلہ کے علاوہ شطاری سلسلہ سے بھی منسلک تھے اور اس سلسلے کے بارے میں مشہور تھا کہ یہ لوگ سخت عبادت و ریاضت کے عادی ہوتے ہیں۔ شطاری سلسلہ کا تعلق حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ سے ہے اور شطار کا مطلب ہے تیز اور سرگرم۔ اس سلسلے کے بزرگ زیادہ تر جنگلوں اور بیابانوں میں اپنی ریاضت اور عبادت کی تکمیل کرتے ہیں۔ لہٰذا یہی بات ہے کہ حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے بھی سخت عبادت و ریاضت کی کیونکہ وہ جانتے تھے کہ عبادت و ریاضت کے بغیر گوہر مقصود کا حصول ممکن نہیں ہے۔

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کو جب پیر و مرشد کی جانب سے عبادت و ریاضت کا حکم ملا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مرشد کے حکم کی تکمیل میں لاہور سے جھنگ کا سفر کیا اور ایک بالکل غیر مانوس علاقہ جس کا پہلے حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے صرف نام سنا تھا کی جانب تن تنہا چل دیئے۔ پیر و مرشد بھی اپنے اس مرید کی باطنی اور روحانی طاقتوں سے آگاہ ہونا چاہتے تھے' لہٰذا آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

> ''سنو عبداللہ! اپنے نفس کی قوت کو آزمانا' کبھی بھوک اور کبھی پیاس سے' کبھی تیز دھوپ اور کبھی سخت سردی سے' یاد رکھنا صبر' قناعت اور توکل تصوف کی عمدہ ترین عمارت کے چار ستون ہیں' اگر ایک ستون

Marfat.com

بھی کمزور ہو تو عمارت منہدم ہو جائے گی۔ میرے بیٹے سنو! ہم سب بلاشبہ عالم اسباب میں سانس لے رہے ہیں لیکن مسبب الاسباب وہی ذات پاک ہے' غیر کی گلیوں میں زندہ رہنے سے کوچہ یار میں مر جانا بہتر ہے۔ میرے بیٹے! جاؤ میری دعا تمہارے ساتھ ہے کہ تمہاری منزل شوق آسان ہو۔"

اس کے بعد حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ لاہور سے جھنگ کی جانب چل پڑے۔ دل میں یہ خیال نہیں تھا کہ مال پاس نہیں ہے' رہائش اور کھانے کا انتظام کیسے ہو گا؟ کیونکہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ان خیالات کو مرشد پاک کے ارشادات کی روشنی میں جھٹلا دیا تھا اور جب آپ رحمۃ اللہ علیہ جھنگ پہنچے تو دریائے چناب کے کنارے ایک خستہ حال جھونپڑی خود ہی بنائی اور اس جھونپڑی میں کامل سکون کے ساتھ اپنی عبادت کو جاری رکھا۔ جھونپڑی کے لئے لکڑیاں درختوں کی شاخوں سے حاصل کیں اور پودے کے لئے بوسیدہ کپڑے' چٹائیوں اور ٹاٹ کے پرانے ٹکڑے حاصل ہو گئے۔ اس جگہ پر آپ رحمۃ اللہ علیہ کئی برس تک عبادات میں مصروف رہے۔ یہاں پر آپ رحمۃ اللہ علیہ کئی برس تک عبادت و ریاضت میں مصروف رہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اس خطے میں رہتے تھے جہاں پر تمام موسم پوری آب و تاب سے جلوہ گر ہوتے تھے۔ جب شدید بارشیں ہوتیں تو جھونپڑی تباہ ہو جاتی۔ لو کے تھپیڑے چلتے ہوں گے تو اس لو سے کیسے بچتے ہوں گے۔ جب یخ بستہ ہوائیں چلتی ہوں گی تو کیسے گزارہ ہوتا ہو گا۔ مگر آپ رحمۃ اللہ علیہ دنیا سے بے نیاز ہو کر صرف اور صرف اللہ تعالیٰ سے لو لگائے بیٹھے رہے۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ کے طرز عمل کو وہ کسان بھی دیکھتے جن کی زرعی اراضی دریا کے قریب تھی۔ ان لوگوں نے جب دیکھا کہ ایک نوجوان دنیا سے بے نیاز عبادت الٰہی میں ہمہ تن مشغول رہتا ہے اور دوسرے درویشوں کی طرح دست سوال نہیں کرتا تو ایک دن ایک کسان صبح سویرے مکئی کی روٹیاں اور ساگ لے کر آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور بڑے ادب سے عرض کیا کہ اگر آپ رحمۃ اللہ علیہ اسے کھالیں تو میں بڑی خوشی محسوس کروں گا۔ آپ

Marfat.com

رحمۃ اللہ علیہ نے اُس کے اصرار ایک روٹی کھالی اور باقی روٹیاں اور سالن اس کسان کو واپس کر دیا۔اس کسان نے گڑگڑا کر عرض کیا:

''حضور کیا آپ رحمۃ اللہ علیہ کو میری روٹیاں اور سالن پسند نہیں آئے۔''

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

''نہیں! بلکہ میں نے تو پسندیدگی کے ساتھ آپ کی لائی ہوئی روٹی کھائی ہے لیکن مجھے میرے مرشد پاک کا حکم ہے کہ کم کھاؤں اور کم سوؤں چنانچہ میں نے اسی لئے ایک ہی روٹی کھائی ہے۔''

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کا تذکرہ اس کسان نے جا کر اپنی برادری اور دیگر لوگوں سے بھی کیا۔ پھر کیا تھا لوگ جوق در جوق آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس آنے لگے۔کھانے پینے کی اشیاء کا ڈھیر لگ گیا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کی عبادت میں خلل واقع ہونے لگا۔لوگوں نے ہمیشہ عمر رسیدہ لوگوں کو ہی اتنی سخت ریاضات کرتے ہوئے دیکھا تھا یا پھر سنا تھا مگر یہ نوجوان تو ابھی سے ہی اتنی کڑی ریاضتیں اور محنتیں کر رہا تھا۔اب حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ اس تنہائی کی کیفیت سے دوچار نہیں تھے جس تنہائی میں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے گزشتہ کئی ماہ گزارے تھے۔آپ رحمۃ اللہ علیہ کا دل ہجوم دیکھ کر گھبرانے لگا۔آپ رحمۃ اللہ علیہ جب از حد اداس ہو جاتے تو پیر و مرشد حضرت شاہ عنایت قادری شطاری رحمۃ اللہ علیہ خواب میں وارد ہو کر آپ رحمۃ اللہ علیہ کو تسلی دیتے۔آپ رحمۃ اللہ علیہ کو اس بات کا احساس تھا کہ مرشد پاک کی نظر کرم کی وجہ سے محنت رائیگاں نہیں جائے گی اسی لئے آپ رحمۃ اللہ علیہ اور زیادہ انہماک سے عبادت میں مصروف ہو جاتے۔

حضرت سیّد سخی شاہ محمد درویش رحمۃ اللہ علیہ کی آمد:

کتب سیر میں منقول ہے کہ حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ عرصہ دراز تک عبادت و ریاضت میں مصروف رہے۔اس دوران آپ رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ ماجدہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو بے پناہ یاد کرتی تھیں۔ایک روز انہوں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے والد ماجد حضرت سیّد سخی شاہ محمد درویش رحمۃ اللہ علیہ سے اس بات کا تقاضا کیا کہ وہ ایک مرتبہ انہیں اُن کے بیٹے سے ملوادیں۔حضرت

Marfat.com

سیّد سخی شاہ محمد درویش رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں سمجھایا کہ اس طرح اُن کے بیٹے کی برسوں کی محنت رائیگاں چلی جائے گی لیکن اُنہوں نے مجبور کیا کہ وہ صرف ایک مرتبہ اپنے بیٹے سے ملنا چاہتی ہیں۔ چنانچہ حضرت سیّد سخی شاہ محمد درویش رحمۃ اللہ علیہ عازمِ لاہور ہوئے اور حضرت شاہ عنایت قادری شطاری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔

حضرت شاہ عنایت قادری رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت سیّد سخی شاہ محمد درویش رحمۃ اللہ علیہ کی خوب آؤ بھگت کی اور پوچھا کہ کیسے آنا ہوا؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا:

''عبداللہ کی ماں اس سے ملنے کو بے قرار ہے اور اس نے ایک مدت سے اپنے لختِ جگر کو نہیں دیکھا اس لئے اگر آپ رحمۃ اللہ علیہ اجازت مرحمت فرمائیں تو اس کی ممتا کو سکون آ جائے گا۔''

حضرت شاہ عنایت قادری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

''شاہ صاحب! میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کو کیسے وہاں بھیج دوں اور پھر عبداللہ کے حالات سے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ بالکل بے خبر ہیں۔ اگر آپ رحمۃ اللہ علیہ عبداللہ کے پاس اس کی والدہ کو لے کر جائیں گے تو مجھے خدشہ ہے کہ وہ کہیں اپنی والدہ سے مل کر بددل نہ ہو جائے اور میں نے اس کی تربیت میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔ اب اگر اس کا دل چلہ کشی کی طرف راغب ہو گیا ہے تو مجھے خدشہ ہے کہ آپ دونوں سے مل کر اس کا ذہن نہ بدل جائے اور میری محنت رائیگاں چلی جائے۔ میں صرف یہ کر سکتا ہوں کہ صرف آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنے بیٹے سے مل لیں اور والدہ صاحبہ کو اپنے ساتھ نہ لے جائیں۔''

چنانچہ حضرت سیّد سخی شاہ محمد درویش رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ کو ایک عزیز کے پاس لاہور میں چھوڑا اور خود جھنگ روانہ ہوئے۔ جب حضرت سیّد سخی شاہ محمد درویش رحمۃ اللہ علیہ دریائے چناب کے کنارے پہنچے تو انہیں اپنے بیٹے حضرت بابا بلھے شاہ

Marfat.com

رحمۃ اللہ علیہ کی جھونپڑی ڈھونڈنے میں کوئی مشکل نہیں ہوئی۔ جب انہوں نے بیٹے کو دیکھا تو پہچان نہ پائے کہ سرخ وسپید چہرے والا خوبصورت جوان اب موسم کی سختیوں کو برداشت کر کے اور شدید ریاضتوں کے بعد وہ پہلے والا جوان نہ رہا تھا۔ اُن کا بیٹا اب ایک دانا مرد کے روپ میں تھا۔ انہوں نے بڑی دیر تک اپنے بیٹے کو گلے سے لگائے رکھا اور چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے یہ کہتے رہتے:

''عبداللہ تمہیں کیا ہو گیا ہے؟''

پھر خود ہی تھوڑی دیر کے بعد احساس ہوا کہ حضرت شاہ عنایت قادری شطاری رحمۃ اللہ علیہ کے حلقہ ارادت میں شامل ہو چکا ہے اور وہ خود صاحب علم اور صاحب نظر ہیں۔ حضرت شاہ عنایت قادری شطاری رحمۃ اللہ علیہ کس طرح اپنے مرید سے بے خبر ہو سکتے ہیں اور انہیں معلوم ہے کہ یہ کس منزل پر پہنچ چکا ہے۔ انہوں نے حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ سے مخاطب ہو کر فرمایا:

''یاد رکھو کہ ظاہری رنگ وروپ تو تباہ ہونے کے لئے ہوتا ہے۔ اصل روپ تو بندے کے اندر کا ہوتا ہے اور اصل طاقت بھی بندے کے اندر کی ہوتی ہے۔ انشاء اللہ تمہاری یہ عبادت و ریاضت بارگاہ الٰہی میں ضرور قبول ہو گی۔''

آپ رحمۃ اللہ علیہ کے والد ماجد صاحب کمال بزرگ تھے۔ انہوں نے فرزند ارجمند کو نصیحتیں کیں۔ انہوں نے سارا دن اور ساری رات میں اپنے بیٹے کے معمولات کا بغور مشاہدہ کیا اور اطمینان محسوس کیا کہ ان کا بیٹا ان سے دور رہ کر وقت ضائع نہیں کر رہا بلکہ ایک ارفع مقام کی جانب پیش رفت کر رہا ہے۔ فجر کی نماز دونوں نے اکٹھے ادا کی اور بعد از نماز فجر انہوں نے بیٹے سے رخصت لیتے ہوئے واپس لاہور روانہ ہوئے۔

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ والد محترم کو رخصت کرنے کے بعد کافی دیر تک ملول رہے کیونکہ سینہ میں ایک نرم دل تھا جو ایک باپ کی مجبوری کو سمجھ سکتا تھا۔ ان حالات میں

Marfat.com

آپ رحمۃ اللہ علیہ کو مرشد پاک کی جدائی بہت زیادہ تکلیف دہ محسوس ہوئی۔ جن کی خدمت گزاری کے لئے گھر بار چھوڑا وہی پاس نہیں تھے۔ اس کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ اور زیادہ زور و شور سے عبادت و ریاضت میں مشغول ہو گئے کہ میرے مرشد پاک یقیناً خوش ہوں گے اور میرے مرشد پاک میری طرف سے غافل نہیں ہو سکتے۔

اکثر و بیشتر ایسا ہوتا کہ جب حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ خود کو بہت زیادہ تنہا محسوس کرتے تو پیر و مرشد حضرت شاہ عنایت قادری شطاری رحمۃ اللہ علیہ حاضر ہو جاتے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کو تسلی دیتے۔ جس کی وجہ سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی کیفیت میں سکون آ جاتا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ اور زیادہ شوق اور دلجمعی سے عبادت میں مشغول ہو جاتے۔

پیر و مرشد کے پاس حاضری:

کتب سیر میں منقول ہے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ عرصہ چھ برس تک دریائے چناب کے کنارے عبادت و ریاضت میں مشغول رہے۔ اس دوران آپ رحمۃ اللہ علیہ کو اپنے پیر و مرشد حضرت شاہ عنایت قادری شطاری رحمۃ اللہ علیہ کی سرپرستی اور اُن سے روحانی راہنمائی حاصل رہی۔ جب حضرت شاہ عنایت قادری شطاری رحمۃ اللہ علیہ نے دیکھا کہ اب آپ رحمۃ اللہ علیہ کو مزید خلوت نشینی کی ضرورت نہیں تو انہوں نے حکم دیا کہ اب واپس آ جائیں۔ چنانچہ آپ رحمۃ اللہ علیہ مرشد کی خدمت میں لاہور حاضر ہوئے

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے جب مرشد پاک کو دیکھا تو بے اختیار اُن کے ساتھ لپٹ گئے اور دیر تک آنسو بہاتے رہے۔ جن لوگوں نے اُس دن سے پہلے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا تھا اُن کے اذہان میں ایک خوبرو جوان کا نقشہ موجود تھا لیکن اب سالہا سال کی عبادت و ریاضت نے ایک جوان کو اُس کی منزل مقصود تک پہنچا دیا تھا۔

Marfat.com

حضور سیّدنا علی ہجویری المعروف داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کے مزارِ پاک پر حاضری

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ جن دنوں لاہور میں قیام پذیر تھے آپ رحمۃ اللہ علیہ اکثر حضور سیّدنا علی ہجویری المعروف داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر حاضر ہوا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ آپ رحمۃ اللہ علیہ دربار شریف کے احاطہ میں موجود تھے وہاں پر نعتیہ محفل جاری تھی۔ لوگ اپنا نعتیہ کلام سنا رہے تھے۔ اس موقع پر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے لوگوں کے اصرار پر ذیل کی پنجابی نعت پڑھی جس نے لوگوں کو ورطۂ حیرت میں ڈال دیا۔

جدوں احد ایک اکلاسیٔ نہ ظاہر کوئی تجلا سی
نہ رب رسول نہ اللہ سی نہ جبار تے نہ قہار
بے چون و بے چگونہ سی بے شبہ تے بے نمونہ سی
نہ کوئی رنگ نمونہ سی ہن ہویا گونا گونا ہزار
پھر کن کیہا فیکون کمایا بے چونی تو چون بنایا
''احد'' دے وچ ''میم'' رلایا تاہیو کیتا ایڈ پسار
ہن میں لکھیا سوہنا یا جس دے حسن دا گرم بزار
پیر پیغمبر اس دے بردۓ انس ملائک سجدے کردے
سر قدماں دے اتے دھردۓ سب توں وڈی اوہ سرکار
تجوں میت تجوں بت خانہ برتی رہاں نہ روزہ جاناں

Marfat.com

بھلا وضو نماز دوگانہ تیں پر جان کراں نثار
جو کوئی اس نوں لکھیا چاہے بے وسیلے نہ لکھیا جائے
شاہ عنایت بھیت بتائے تاہیں کھلے سب اسرار
ہن میں لکھیا سوہنا یار جس دے حسن دا گرم بزار

حضور سیدنا علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کے مزارِ پاک پر یہ نعت پڑھنے کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ کے دل میں دیدار حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کا اشتیاق مزید بڑھ گیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ جب یہ نعت شریف پڑھ رہے تھے محفل میں موجود لوگوں کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے۔

Marfat.com

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت باسعادت

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ جب یہ نعت شریف پڑھ کر پیرومرشد کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ پر ایک عجیب سی کیفیت طاری تھی۔ پیرومرشد حضرت شاہ عنایت قادری شطاری رحمۃ اللہ علیہ' آپ رحمۃ اللہ علیہ کی دلی کیفیت سے آگاہ تھے۔ انہیں معلوم تھا کہ اُن کا مرید حضور سیدنا علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کے مزارِ پاک پر حاضری دے کر لوٹا ہے۔ انہوں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت کیا:

''عبداللہ! یہ کیا حالت بنا رکھی ہے۔ جب تم گئے تھے تو تمہاری طبیعت بالکل ٹھیک تھی لیکن اب تمہیں کچھ پریشانی لاحق ہے۔ مجھے بتاؤ کہ تمہیں کیا پریشانی ہے؟

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا:

''حضور! سرکارِ مدینہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی یاد میں تڑپ رہا ہوں۔ آج حضور سیدنا علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کے دربار اقدس میں لوگ نعتیہ کلام پڑھ رہے تھے میں نے بھی پڑھا اور پھر مجھے اپنی محرومی پر رونا آ گیا۔''

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی بات سن کر حضرت شاہ عنایت قادری شطاری رحمۃ اللہ علیہ بھی آبدیدہ ہو گئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

''سنو عبداللہ! حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی یاد میں آنسو بہانا کسی بھی سعادت سے کم نہیں ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ تمہاری صدائیں ضرور

Marfat.com

سنے گا اور اگر اس نے تمہاری صدائیں سن لیں تو یاد رکھو تم مفلس نہیں رہو گے۔''

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی آنکھوں میں عقیدت کے آنسو رواں تھے۔ یہ وہ آنسو تھے جو کہ صرف دیدار مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے نکل رہے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے روتے ہوئے عرض کیا:

''پیر و مرشد! میں تو ان آنسوؤں کو شہر رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی گلیوں کی خاک میں جذب کرنا چاہتا ہوں کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے: جس نے میری قبر کی زیارت کی گویا اس نے مجھے زندہ دیکھ لیا۔ پیر و مرشد! میرے حق میں دعا فرمایئے۔''

حضرت شاہ عنایت قادری رحمۃ اللہ علیہ کچھ دیر کے خاموش رہنے کے بعد گویا ہوئے:

''عبداللہ! کیا تم مدینہ طیبہ جانا چاہتے ہو؟''

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا:

''جی پیر و مرشد! اب دیدار کے علاوہ کوئی چارہ نہیں ہے۔''

حضرت شاہ عنایت قادری رحمۃ اللہ علیہ کچھ دیر حالت استغراق میں رہے پھر فرمایا:

''عبداللہ! تمہیں تمہارے سوال کا جواب تین روز کے بعد مل جائے گا اپنے حوصلوں کو قابو میں رکھنا اور اللہ عزوجل سے آس لگائے رکھنا' اللہ عزوجل ہی سب بہتر کرنے والا ہے۔''

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ یہ سن کر ازحد ملول خاطر ہوئے اور یہ خیال کرنے لگے کہ شاید ان کے مقدر میں مدینہ طیبہ کی حاضری نہیں ہے ورنہ پیر و مرشد تین دن انتظار کا حکم نہ دیتے۔

تیسری رات کو جب آپ رحمۃ اللہ علیہ آدھی رات کے وقت وظائف سے فارغ ہو کر سونے کے لئے لیٹے تو یہی خیال ذہن میں گردش کر رہا تھا اور انہی خیالوں کے ساتھ آپ

Marfat.com

رحمۃ اللہ علیہ نیند کی وادیوں میں چلے گئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے دیکھا کہ ایک نورانی محفل ہے اور اس نورانی محفل میں بڑے بڑے بزرگ موجود ہیں۔ اچانک مجلس پر ایک مسحور کن خوشبو چھا گئی اور ایک نورانی پیکر کو دیکھا اور بتلایا گیا کہ یہی آقائے دو جہاں ہیں۔

فجر کی نماز کے وقت آپ رحمۃ اللہ علیہ تیزی سے مسجد کی جانب بڑھے اور سیدھے پیر و مرشد کے پاس پہنچ گئے۔ فجر کی نماز میں ابھی وقت تھا اور پیر و مرشد تہجد کی نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تھے۔ جب انہوں نے بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی طرف دیکھا تو دھیرے سے مسکرائے۔ بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے آگے بڑھ کر پیر و مرشد کے پیروں کو پکڑ لیا اور ان سے لپٹ کر زار و قطار رونے لگے۔ پیر و مرشد آپ رحمۃ اللہ علیہ کے سر پر ہاتھ پھیرتے جا رہے تھے اور کچھ دیر کے بعد انہوں نے فرمایا:

> ''عبداللہ! اللہ کبیر و علیم نے اس عاجز بندے کی لاج رکھ لی اور تمہیں اس نعمت سے بڑھ کر عطا فرمایا جس کی تمنا کر رہے تھے۔ تم تو مدینے کی زیارت کی تمنا کر رہے تھے اور قادر المطلق نے تمہیں مدینے والے کی زیارت عطا فرمائی۔ تم تو رات ہی میں مفلسی سے تونگری کی طرف آ گئے ہو اور میرے بیٹے اس کی حفاظت کرنا اور آقائے دو جہاں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر عمل کرنا۔ جس نے ان کی سنت پر عمل نہ کیا وہ زندگی بھر سفر میں رہنے کے باوجود بھی منزل پر نہیں پہنچتا۔''

Marfat.com

پانڈو کے آمد

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ جب عبادت و ریاضت کے بعد دوبارہ پیر و مرشد کی خدمت میں حاضر ہوئے تو کچھ عرصہ گزرنے کے بعد حضرت شاہ عنایت قادری شطاری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

''عبداللہ! تم اب پانڈو کے واپس جاؤ وہاں تمہارے والدین، تمہاری بہنیں اور عزیز و اقارب تمہارا انتظار کر رہے ہیں۔''

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ پانڈو کے واپس جانا نہیں چاہتے تھے لیکن مرشد پاک کے حکم کی وجہ آپ پانڈو کے واپس روانہ ہوئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ قریباً سات برس بعد اپنے شہر واپس جا رہے تھے۔ اپنے شہر جانے کی خوشی سے زیادہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو مرشد پاک سے جدائی کا غم تھا۔ جب آپ رحمۃ اللہ علیہ پانڈو کے پہنچے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ کے اہل خانہ کو از حد خوشی ہوئی۔ ان کا ایک فرد کئی سالوں کے بعد پھر ان میں موجود تھا۔ وہ لوگ ایسے خوش تھے جیسا کہ ان کو کوئی قریبی عزیز دوسرے ملک یا شہر سے آیا ہو۔ وہ خوش بھی کیوں نہ ہوتے وہ تو واپس بھی اس حالت میں آیا تھا کہ کامیابی و کامرانی کی واضح جھلک اس کے چہرے سے عیاں تھی۔

حضرت سیّد سخی شاہ محمد درویش رحمۃ اللہ علیہ کا وصال:

پانڈو کے میں حضرت سخی شاہ محمد درویش رحمۃ اللہ علیہ کا مدرسہ ایک مرکزی حیثیت اختیار کر چکا تھا۔ چودھری پانڈو کے کے وصال کے بعد اُن بیٹوں نے مدرسہ میں عدم دلچسپی لینا شروع کر دی تھی جبکہ چودھری پانڈو کے مدرسہ کو خاص اہمیت دیتے تھے۔ چودھری پانڈو کے حضرت سید سخی شاہ محمد درویش رحمۃ اللہ علیہ کا خاص خیال رکھتے تھے جبکہ اُن کے بیٹے اُن

Marfat.com

کے ساتھ ایسا سلوک کرتے جیسے وہ ان کے زرخرید غلام ہوں۔ جن دنوں حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ پانڈو کے واپس آئے اُس وقت مدرسہ کا انتظام چندہ کے ذریعے چل رہا تھا۔ حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے پانڈو کے واپس آنے کے کچھ عرصہ بعد حضرت سیّد سخی شاہ محمد درویش رحمۃ اللہ علیہ وصال فرما گئے۔ حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ شفقت پدرانہ سے محروم ہو گئے حالانکہ آپ رحمۃ اللہ علیہ ایک طویل جدائی کے بعد جب پانڈو کے واپس آئے تھے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ کی دلی تمنا تھی کہ والد محترم کی صحبت سے فیضیاب ہوں۔

والدہ ماجدہ کا وصال:

حضرت سیّد سخی شاہ محمد درویش رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کا صدمہ ابھی تازہ ہی تھا کہ حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ ماجدہ بھی وصال فرما گئیں۔ والدہ ماجدہ کا وصال آپ رحمۃ اللہ علیہ کے لئے صدمۂ عظیم سے کم نہ تھا۔ پھر کچھ ہی عرصہ کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ کی چھوٹی بہنیں بھی یکے بعد دیگرے وصال فرما گئیں۔ اب اس دنیا میں آپ رحمۃ اللہ علیہ اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کی بڑی ہمشیرہ کے علاوہ کوئی بھی نہ تھا۔ وہ گھر جو چند دن پہلے اپنے بیٹے کی آمد پر بے حد خوش تھا اس وقت افسردگی میں ڈوبا ہوا تھا۔ گھر کے چار افراد یکے بعد دیگرے اس جہانِ فانی سے کوچ فرما گئے تھے۔ یہ سب وہ لوگ تھے جو برسہا برس سے اپنے گھر کے فرد کے انتظار میں تھے اور جس وقت وہ گھر آیا یہ سب دارِفانی کی جانب رخصت ہو گئے۔

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے ان مصائب بھرے حالات کا ڈٹ کر مقابلہ کیا۔ اس دوران آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پیر و مرشد حضرت شاہ عنایت قادری شطاری رحمۃ اللہ علیہ بھی پانڈو کے تشریف لائے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے پیر و مرشد سے درخواست کی کہ وہ انہیں بھی اپنے ساتھ لاہور لے جائیں مگر پیر و مرشد نے فرمایا کہ ابھی تمہیں یہیں رہنا ہے۔ چنانچہ آپ رحمۃ اللہ علیہ پیر و مرشد کے حکم کی وجہ سے پانڈو کے میں ہی قیام پذیر ہو گئے۔ مدرسہ کے انتظام آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے والد محترم کے ایک ہونہار شاگرد کے سپرد کیا اور خود پھر سے عبادت و ریاضت میں مشغول ہو گئے۔

Marfat.com

چودھری پانڈو کے مغرور بیٹوں کا انجام

اورنگ زیب عالمگیر کے زمانہ میں سکھوں کو کبھی موقع نہ ملا کہ وہ مسلمانوں کے ساتھ جنگ کرتے لیکن جب اورنگ زیب عالمگیر کا انتقال ہوا اور اُس کا عیاش بیٹا تخت نشین ہوا تو اس دوران سکھوں نے ملتان پر حملے کی تیاری کی۔ جب سکھ ملتان پر حملہ کے لئے روانہ ہوئے تو راستے میں پانڈو کے کے نزدیک وہ خیمہ زن ہوئے۔ اس دوران ایک سکھ لشکری پانڈو کے میں اپنے اہل وعیال سے ملنے کی نیت سے داخل ہوا۔ چودھری پانڈو کے بیٹوں کو پتہ چلا تو انہوں نے اس کی بُری طرح سے پٹائی کی۔ اس دوران حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کو پتہ چلا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے خانقاہ سے باہر آ کر اُس کی جان بچائی۔ اُس سکھ کو بچانے کی پاداش میں چودھری پانڈو کے بیٹوں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ پر حملہ کر دیا جس سے آپ رحمۃ اللہ علیہ شدید زخمی ہو گئے۔

جب وہ زخمی سکھ اپنے لشکر میں پہنچا تو اُس نے اپنے سردار سے پانڈو کے میں ہونے والے واقعہ کا ذکر کیا۔ چونکہ سکھ بے عقل قوم ہے اس لئے انہوں نے غصے میں پانڈو کے پر حملہ کر دیا اور پانڈو کے کی اکثریت کو قتل کر دیا۔ اس حملے میں چودھری پانڈو کے مغرور بیٹے بھی قتل ہوئے۔

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ اس واقعہ کے بعد پانڈو کے سے دوبارہ لاہور روانہ ہو گئے۔ چودھری پانڈو کے بیٹوں کی غلط اور مغرورانہ روش کی سزا پانڈو کے کے لوگوں کو بھگتنا پڑی اور ایک ولی کامل کو ذلیل کرنے کے جرم میں وہ خود بھی واصل جہنم ہوئے۔

Marfat.com

قصور آمد

عزیز از جان والدین اور بہنوں کے وصال اور پانڈو کے میں سکھوں کی شورش کے بعد حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ اپنی اکلوتی بہن اور چند مریدوں کے ہمراہ لاہور مرشد پاک کی خدمت میں تشریف لے گئے۔ جب آپ رحمۃ اللہ علیہ پیر و مرشد کی خدمت میں پہنچے تو انہوں نے آگے بڑھ کر آپ رحمۃ اللہ علیہ کو اپنے گلے سے لگا لیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ پیر و مرشد کے گلے لگ کر خوب روئے اور فریاد کی کہ مجھے خود سے جدا کیوں کیا؟ حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے کچھ عرصہ لاہور میں ہی قیام کیا۔ ایک روز آپ رحمۃ اللہ علیہ نے پیر و مرشد سے عرض کیا:

''حضور! میرے لئے کیا حکم ہے؟''

حضرت شاہ عنایت قادری شطاری رحمۃ اللہ علیہ نے کچھ دیر توقف کیا پھر فرمایا:

''عبداللہ! تم قصور چلے جاؤ' وہاں کے لوگوں کو تمہاری ضرورت ہے۔''

حضرت شاہ عنایت قادری شطاری رحمۃ اللہ علیہ کا حکم سن کر حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ سوچ میں گم ہو گئے۔ اس سوچ کی وجہ یہ ہرگز نہ تھی کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ قصور نہیں جانا چاہتے بلکہ اس کی وجہ یہ تھی کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ وہاں نوجوانی میں حصولِ علم کے لئے جا چکے تھے اور جن اساتذہ سے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے تعلیم حاصل کی تھی وہ ظاہری شریعت کے بہت پابند تھے اور انہیں صوفیانہ طرزِ انداز سے کوئی دلچسپی نہ تھی۔ اگرچہ قصور آپ رحمۃ اللہ علیہ کا دیکھا بھالا تھا مگر آپ رحمۃ اللہ علیہ کا سماع کا ذوق اور شعر و شاعری کی طرف رجحان اساتذہ اور شاگرد کے درمیان واضح فرق تھا۔ یہی وجہ تھی کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ مرشد پاک کے حکم کی وجہ تردد کا شکار ہوئے کہ اگر وہاں اساتذہ سے سامنا ہو گیا تو مسائل کھڑے ہو جائیں گے۔ حضرت شاہ عنایت قادری شطاری

Marfat.com

رحمۃ اللہ علیہ نے جب حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کو سوچ میں گم دیکھا تو فرمایا:

''عبداللہ! کیا سوچ رہے ہو؟''

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے سر جھکا کر عرض کی:

''حضور! مجھے کسی اور علاقے میں بھیج دیں۔''

حضرت شاہ عنایت قادری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

''میں کون ہوتا ہوں تمہیں بھیجنے والا؟ عبداللہ! تمہاری منزل قصور ہی ہے۔''

حضرت شاہ عنایت قادری شطاری رحمۃ اللہ علیہ کی بات سن کر حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ قصور کی جانب روانہ ہوئے۔ اس سفر میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی بہن اور وہ مرید بھی شامل تھے جو پانڈو کے سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ہمراہ لاہور تشریف لائے تھے۔

قصور پہنچنے کے بعد حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے سب سے پہلے رہائش کے لئے گھاس پھونس کی ایک جھونپڑی تیار کی جس میں آپ رحمۃ اللہ علیہ اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے مریدین وغیرہ نے رہائش اختیار کی۔ اس دوران گردونواں سے لوگوں کی ایک کثیر تعداد آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہونے لگی اور اپنی مشکلات کا حل پانے لگی۔ لوگ اپنی دنیاوی اور دینوی مشکلات کے حل کے لئے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس حاضر ہونے لگے اور اپنی مرادیں پانے لگے۔ حضرت شاہ عنایت قادری شطاری رحمۃ اللہ علیہ کی اس کلی کی خوشبو اب سارے قصور میں پھیل چکی تھی۔

Marfat.com

استادِ محترم حافظ غلام مرتضیٰ سے مکالمہ

قصور پہنچنے کے بعد حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ اپنے استادِ محترم حافظ غلام مرتضیٰ سے ملاقات کے لئے اُن کے مدرسے حاضر ہوئے۔ حافظ غلام مرتضیٰ نے جب اپنے شاگرد کو دیکھا تو پوچھا:

''عبداللہ! یہ تم نے کیا حال بنا رکھا ہے؟''

حافظ غلام مرتضیٰ اس بات پر حیران تھے کہ کہاں اُن کا ایک عالم فاضل شاگرد اور کہاں ایک صوفی؟ حالانکہ حافظ غلام مرتضیٰ، حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھتے ہی یہ سمجھ گئے تھے کہ وہ کس منزل پر ہیں اور ان کی حیثیت کیا ہے؟

حافظ غلام مرتضیٰ اور حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے درمیان ہونے والی یہ ملاقات کافی دیر تک جاری رہی۔ اس دوران حافظ غلام مرتضیٰ کو آپ رحمۃ اللہ علیہ کے حالات سے آگاہی ہوئی۔ وہ آپ رحمۃ اللہ علیہ پر پڑنے والی مصیبت پر افسردہ ہوئے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ سے اظہارِ ہمدردی کیا۔

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے جب قصور شہر میں رہائش اختیار کی اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کو دن بدن مقبولیت حاصل ہونا شروع ہوئی تو حاسدین کی تعداد نے بھی جنم لینا شروع کر دیا۔ حاکم قصور اور اُس کے درباریوں کو اپنا اقتدار خطرے میں محسوس ہونے لگا۔ لوگوں کا ایک جم غفیر اب اپنے مسائل کے حل کے لئے حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے در پر حاضر ہونے لگا جس سے حاکم قصور کے درباری جن کا کام ہی خوشامد کرنا تھا انہوں نے حاکم قصور کو آگاہ کیا کہ یہ درویش اُس کے اقتدار کے لئے بہت بڑا خطرہ ہے۔ حاکم قصور کو خطرہ ہوا کہ حضرت

Marfat.com

بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ اس دن بدن بڑھتی مقبولیت کی وجہ اس پورے علاقے پر قابض ہو جائیں گے اور اُن کو اس خطے سے باہر نکال دیں گے۔ حاکم قصور کے دماغ میں یہ خیال راسخ کرنے والے اُس کے خوشامدی درباری تھے۔ ان لوگوں نے حاکم قصور سے کہا:

''یہ انتہائی آسان بات ہے تاریخ گواہ ہے کہ نسل انسانی ہمیشہ دو طبقات میں منقسم رہی ہے ایک حکمران طبقہ اور دوسرا محکوم طبقہ' ایک اعلیٰ اور معزز طبقہ اور دوسرا پست اور ذلیل طبقہ۔ ایسے میں اگر پست اور ذلیل طبقہ کو اعلیٰ اور معزز طبقہ کے سامنے لاکھڑا کیا جائے تو پھر معزز اور اعلیٰ طبقے کی وقعت' توقیر اور رعب و دبدبہ اور حکمرانی کہاں رہے گی اور جب سے اس درویش نے قصور شہر میں آن کر ڈیرا لگایا ہے یہاں کی عوام کو تعلیم دے رہا ہے اس سے پیشتر ہم نے کبھی بھی ایسی باتیں نہ تو سنی ہیں اور نہ ہی دیکھی ہیں وہ رعایا کو ہمارے مقابل لاکھڑا کرنا چاہتا ہے وہ ان پست لوگوں کے سامنے کہتا ہے: معزز وہ نہیں ہیں جن کے پاس اونچی حویلیاں' طبل و علم' فوج اور خزانے ہیں بلکہ معزز وہ ہیں جو نیک اور پارسا ہیں' اللہ تعالیٰ عزوجل نے دنیا کے تمام انسانوں کو ایک ہی ماں باپ سے پیدا کیا ہے نگاہ قدرت میں سب برابر ہیں' قبیلوں' ذاتوں اور فرقوں کی کوئی حیثیت نہیں۔''

حاکم قصور کو بھڑکانے کے لئے ان لوگوں نے حاکم قصور سے دریافت کیا:

''کیا آپ اس کی تعلیمات کی روشنی میں بتا سکتے ہیں کہ قصور کے حجام' تیلی' جولاہے اور قصائی ہم افغانوں کے برابر ہو سکتے ہیں؟ اگر کچھ عرصہ اور اس کی انہی شر پسندانہ باتوں کا سلسلہ جاری رہا تو قصور کی رعایا اپنے حاکم کے مقابل کھڑی ہو جائے گی۔''

حاکم قصور کا تعلق چونکہ افغان پٹھان قبیلے سے تھا اس لئے وہ اپنے درباریوں کی

Marfat.com

باتوں سے بے حد متاثر ہو گیا اور اسے اپنا اقتدار خطرے میں محسوس ہونے لگا۔ اُس نے اپنے درباریوں سے کہا:

”مجھے بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ سے قطعاً کوئی دلچسپی نہیں ہے مگر کیا کروں میری بہن کو ان سے بہت زیادہ عقیدت ہے اسی وجہ سے ہم نے بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے لئے مکانات اور ڈیرے کا بندوبست کیا ہے۔“

خوشامدی درباری سب ایک آواز میں بولے:

”آپ اپنی بہن کو سمجھائیں ان کی ایک درویش سے یہ عقیدت ان کے خاندان کے لئے انتہائی ضرر رساں ثابت ہو رہی ہے۔“

حاکم قصور نے جب اس بات کا تذکرہ اپنی بہن سے کیا تو وہ انتہائی برہم ہو گئیں اور کہنے لگیں:

”جس کے قدموں کی برکت سے ہزاروں نادیدہ خطرات ٹل رہے ہیں یہ کم فہم اور نادان لوگ اس درویش کے وجود کو اپنے لئے خطرہ جان رہے ہیں آپ ان کی باتوں میں ہرگز نہ آیئے گا یہ فتنہ پرواز لوگ سیدھے سادھے انسانوں کو صراطِ مستقیم سے بھٹکا کر بھی راضی نہیں ہوتے۔“

حاکم قصور اپنی بہن کی بات سن کر خاموش ہو گیا۔ کچھ عرصہ کے بعد حاکم قصور کے خوشامدی درباری پھر حاکم قصور کی خدمت میں حاضر ہوئے اور حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے خلاف اسے مزید بھڑکانا شروع کر دیا۔ بالآخر یہ طے پایا گیا کہ اس درویش کو قصور سے نکال دیا جائے۔ حاکم قصور نے کہا:

”میرا یہ اقدام میرے اختیار سے باہر ہے ہم اپنی بیوہ بہن کی دل شکنی کسی بھی صورت نہیں کر سکتے لہٰذا اس معاملے میں ہمیں معذور جانو۔“

Marfat.com

حاکم قصور نے یہ بات کہہ تو دی لیکن وہ بھی دل سے حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ سے ہراساں تھا۔ خوشامدی اور فتنہ پرور درباریوں کا یہ گروہ حاکم قصور سے بددل ہو کر واپس آ گیا اور انہوں نے آپس میں مشاورت سے یہ طے کیا کہ وہ حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی دن رات نگرانی کریں گے تاکہ اُن کے خلاف کوئی شرعی جواز ڈھونڈا جا سکے۔

چنانچہ اپنے منصوبہ کے پیش نظر انہوں نے حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی نگرانی کرنا شروع کر دی مگر انتہائی کوششوں کے وہ کوئی بھی غیر شرعی بات حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ میں نہ ڈھونڈ سکے۔ بالآخر انہوں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے سماع کو نشانہ بناتے ہوئے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے استاد حافظ غلام مرتضیٰ سے بات کی جو اس وقت قصور کے سب سے بڑے عالم دین اور جامع مسجد کے خطیب و امام تھے۔ ان فتنہ پروروں نے حافظ غلام مرتضیٰ سے سماعؒ کے متعلق دریافت کیا:

''حافظ صاحب! اگر کوئی مسلمان قوالیاں اور سماع سنے تو مذہب کی روشنی میں اس کا یہ فعل کیسا ہے؟''

حافظ غلام مرتضیٰ نے کہا:

''سماع کی کوئی شرعی حیثیت نہ ہے اس لئے ممنوع ہے''

وہ بولے:

''اور اگر کوئی سماع سنے تو؟''

حافظ غلام مرتضیٰ نے کہا:

''شرع میں صوفی یا عام مسلمان کی کوئی قید نہیں' مذہبی احکام سب کے لئے یکساں ہوتے ہیں۔ بہرحال یہ بتاؤ وہ صوفی کون ہے جس کے بارے میں تم لوگ مجھ سے فتویٰ لینے آئے ہو؟''

فسادیوں کا یہ گروہ سماع کے مسئلے پر فتویٰ لینے کے لئے حافظ غلام مرتضیٰ کے پاس حاضر ہوئے تھے حالانکہ خود یہ ناچ گانے کی محفلوں کا انعقاد کرتے تھے۔ حافظ غلام مرتضیٰ کو

Marfat.com

جب صورتحال کا ادراک ہوا تو آپ کے چہرے پر کرب کے آثار ظاہر ہوئے مگر ان شرپسندوں کی حیثیت دیکھتے ہوئے خاموشی اختیار کر لی۔ان فسادیوں نے جب اپنا وار خالی جاتا دیکھا تو بولے:

''حافظ صاحب! کیا خلق خدا کے لئے سماع کی ان محفلوں کو روکنا جائز ہے؟''

حافظ غلام مرتضٰی نے کہا:

''ہاں ایسی محفلوں کو روکنا جائز ہے لیکن شرط یہ ہے کہ ان محافل سماع سے قرب و جوار کے لوگوں کی یکسوئی میں فرق پڑ رہا ہو۔''

حافظ غلام مرتضٰی نے ان فسادیوں کے بے حد اصرار اور بامر مجبوری سماع کے خلاف فتویٰ تحریر کر دیا۔یہ فسادی شرپسند اس فتویٰ کو لے کر حاکم قصور کے پاس پہنچے اور اسے حافظ غلام مرتضٰی کا فتویٰ دکھاتے ہوئے بولے:

''ہم شریعت کی آڑ میں اس صوفی کی قوالیوں کی محافل پر پابندی لگا سکتے ہیں اس طرح جب درویش کے شغل روحانی میں رکاوٹ پیدا ہوگی تو وہ خود بخود دل برداشتہ ہو کر یہاں سے کہیں اور چلا جائے گا۔''

حاکم قصور جواب تک صرف اپنی بہن کی وجہ سے خاموش بیٹھا تھا اُس نے اس فتویٰ کو غنیمت جانتے ہوئے بخوشی اس بات کی اجازت دے دی کہ میری طرف سے تم لوگوں کو مکمل اجازت ہے کہ تم حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی محفل سماع پر پابندی لگا دو کیونکہ اب اس فتویٰ کی وجہ سے میں اپنی بہن کی باز پرس سے بھی محفوظ ہوں اور اگر تمہیں کوئی کچھ بھی کہے تو تم صاف الفاظ میں کہہ دینا کہ ہم ایک عالم دین کے فتویٰ پر عمل کر رہے ہیں۔

فسادی درباری تو اس موقع کی تلاش میں تھے انہوں نے حاکم قصور کی حمایت کو اپنی فتح تصور کیا اور فتویٰ پر عمل درآمد کرنے کے لئے حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے حجرہ کے باہر اکٹھے گئے اور محفل سماع شروع ہونے کا انتظار کرتے رہے۔جیسے ہی محفل سماع شروع

Marfat.com

ہوئی اور لوگ آنا شروع ہو گئے تو یہ سب حجرۂ مبارک میں داخل ہو گئے اور اعلان کرنا شروع کر دیا:

''سب اپنے گھروں کو لوٹ جاؤ اور آئندہ اس جگہ کوئی نظر نہ آئے' سماع حرام ہے اور مذہب میں بدعت کا راستہ ہے' جو شخص بھی سماع کی محفل میں نظر آئے گا اسے سخت ترین سزا دی جائے گی۔''

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ اس دوران حالت وجد میں تھے۔ جب فسادیوں کا شوروغل مزید بلند ہوا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے آنکھیں کھولیں اور ان فسادیوں سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ کے بندوں پر یہ ظلم کیوں کرتے ہو اللہ تعالیٰ کے قہر سے' ڈرو اور اس کے غضب کا نشانہ نہ بنو۔''

فسادیوں نے جب آپ رحمۃ اللہ علیہ کی بات سنی تو انہوں نے بجائے رکنے کے قوالوں کے تمام ساز توڑ ڈالے اور انہیں مارنے لگے۔ حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے جب یہ دیکھا تو فرمایا:

''یہ میرے مہمان ہیں ان کا کچھ تو خیال کرو انہیں میں نے بلایا ہے۔''

فسادیوں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی بات کو نظر انداز کر دیا اور قوالوں کو مار مار کر لہولہان کر دیا۔ اس کے بعد ان میں سے ایک فسادی نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے سر مبارک کا نشانہ لے کر تیر مارا جس کے نتیجے میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی دستار مبارک کا ایک پیچ کٹ گیا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ بچ گئے۔ جب ان کا ظلم حد سے بڑھ گیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے باآوازِ بلند ذیل کا شعر پڑھا:

کھرکاں چک جولاہے آہے
ہن کی کرن نی میرے مائے

فسادی اپنی جگہ مطمئن تھے کہ انہوں نے حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کا ڈیرہ ویران کر دیا ہے لیکن وہ اپنی تقدیر سے بے خبر تھے۔ اس دوران لوگ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں

Marfat.com

حاضر ہوتے رہے اور درس سن کر چلے جاتے۔ محفل سماع کا انعقاد اب مشکل نظر آتا تھا۔

اس دوران ایک مرتبہ پھر انقلاب آیا اور سکھوں نے قصور پر حملہ کر دیا۔ تمام افغان سرداروں بمع حاکم قصور سب کو قتل کر دیا گیا اور ان کی جائیدادیں لوٹ لی گئیں۔ اب چند بچے کچھے افغانوں نے پیٹ کی آگ بجھانے کے لئے شہر میں کھڈیاں لگا لیں اور جولاہوں کا کام شروع کر دیا۔ حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی پیشین گوئی سچ ثابت ہوئی اور یہ ظالم اپنے انجام کو پہنچے۔

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے استادِ محترم حافظ غلام مرتضیٰ اگرچہ سماع کے خلاف فتویٰ جاری کر چکے تھے مگر وہ اس بات سے بالکل بے خبر تھے کہ فسادی اس فتویٰ کی آڑ میں اپنے مذموم ارادوں کی تکمیل چاہتے تھے۔ اس فتویٰ کو تحریر کرنے کے بعد حافظ غلام مرتضیٰ شدید ذہنی کوفت کا شکار تھے۔ چنانچہ ایک دن انہوں نے اس کوفت سے نجات کے لئے اور حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ سے معافی مانگنے کے لئے ان کے آستانہ کا رخ کیا۔

جس روز حافظ غلام مرتضیٰ حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے آستانہ پر حاضر ہوئے اُس وقت محفل سماع جاری تھی۔ حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے مرید حضرت حافظ جمال رحمۃ اللہ علیہ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو اطلاع دی کہ استادِ محترم تشریف لائے ہیں۔ حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے قوالوں کو سماع سے روک دیا اور خود حجرۂ مبارک سے باہر تشریف لا کر حافظ غلام مرتضیٰ کا استقبال کیا۔ بعد ازاں انہیں حجرۂ مبارک میں لا کر اپنی مسند پر بٹھایا اور خود ان کی بائیں جانب ادب سے بیٹھ گئے۔ حافظ غلام مرتضیٰ نے گفتگو کا آغاز کرتے ہوئے کہا:

> ''عبداللہ! ایک عالم کی نظر میں سماع ناجائز ہے اور ناجائز شے کبھی جائز نہیں ہو سکتی میری دلی خواہش تھی کہ تم عالم دین بنو مگر تم نے صوفیانہ روش اختیار کر لی اب سوال و جواب کا وقت گزر گیا ہے اور تم جو کچھ بننا چاہتے تھے بن چکے اور میں اپنے فتویٰ پر تمہیں پہنچنے والے نقصان سے بھی آگاہ ہوں اور اس کے غلط استعمال سے تم سے

Marfat.com

معذرت خواہاں ہوں۔ بہرحال میں نے لوگوں میں تمہاری شاعری کی بہت دھوم سنی ہے آج میں اس لئے تمہارے ڈیرے پر آیا ہوں کہ تمہارا کلام سن کر اندازہ کرلوں کہ تم کس حد تک پایہ تکمیل کو پہنچ چکے ہو۔"

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے استادِ محترم کی بات سن کر عقیدت سے اپنا سر جھکایا اور ذیل کی کافی پڑھنا شروع کی۔

الف اللہ رتا دل میرا
مینوں ب دی خبر نہ کائی
ب پڑھیاں کجھ سمجھ نہ آوے
لذت الف دی آئی
ع تے غ دا فرق نہ جاناں
ایہہ گل الف سمجھائی
بلھیا قول الف دے پورے
جیہڑے دل دی کرن صفائی

حافظ غلام مرتضٰی نے جب حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی کافی سنی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ سے بے حد خوش ہوئے اور دادِ تحسین دی۔

Marfat.com

حضرت شاہ عنایت قادری شطاری رحمۃ اللہ علیہ کی ناراضگی

کتب سیر میں منقول ہے کہ قصور میں قیام کے دوران ایک ایسا واقعہ پیش آیا جس نے حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کا آتش عشق میں پھونک دیا۔ حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے محبوب اور ہر دلعزیز مرشد حضرت شاہ عنایت قادری شطاری رحمۃ اللہ علیہ اپنے مرید سے ناراض ہو گئے۔ ہوا کچھ یہ کہ حافظ غلام مرتضیٰ کی صاحبزادیوں کی شادی تھی۔ حافظ غلام مرتضیٰ کے تعلقات چونکہ بے حد وسیع تھے اس لئے شادی کی تقاریب میں بے شمار مہمان آئے۔ شادی کے کھانے کا انتظام حافظ غلام مرتضیٰ نے کھانے کا انتظام حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے سپرد کرتے ہوئے انہیں منتظم اعلیٰ مقرر کیا۔ جب لوگوں کو کھانا کھلانے کی باری آئی تو اس دوران مولوی ظہور محمد جو قصور میں آپ رحمۃ اللہ علیہ سے ملنے کے لئے آئے جو کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پیرومرشد حضرت شاہ عنایت قادری شطاری رحمۃ اللہ علیہ کے داماد اور بھتیجے ہونے کے ساتھ ساتھ اُن کے ہر دلعزیز مرید بھی تھے۔

مولوی ظہور احمد نے حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کو اپنی آمد کی اطلاع بھجوائی۔ حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے اطلاع دینے والے کو حکم دیا کہ وہ مولوی صاحب کی خاطر مدارت میں کوئی کسر نہ چھوڑے میں شادی سے فارغ ہو کر فوراً حاضر ہوتا ہوں۔ اتفاقاً کچھ ایسا ہوا کہ مہمانوں کی کثرت کی وجہ سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو شادی میں کافی دیر ہو گئی اور رات بھر آپ رحمۃ اللہ علیہ وہیں مصروف رہے۔ دوسری جانب مولوی ظہور احمد ساری رات آپ رحمۃ اللہ علیہ کا انتظار کرتے رہے۔ صبح ہوتے ہی وہ سیدھے لاہور روانہ ہو گئے اور انہوں نے حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے اس فعل کو غرور اور تکبر جانا۔

Marfat.com

لاہور پہنچنے کے بعد مولوی ظہور احمد نے حضرت شاہ عنایت قادری شطاری رحمۃ اللہ علیہ سے اس بات کا گلہ کیا کہ میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کے حکم سے قصور میں حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ سے ملنے کے لئے گیا اور رات بھر انتظار کرتا رہا لیکن وہ مجھ سے ملنے نہیں آئے۔ وہ غرور اور تکبر میں اس قدر سرشار تھے کہ انہوں نے میرے آنے کی کوئی پرواہ نہیں کی۔ حضرت شاہ عنایت قادری شطاری رحمۃ اللہ علیہ نے جب یہ سنا تو فوراً جلال میں آ گئے اور فرمایا:

''بلھے کی یہ مجال! ہم نے اس نکمے سے کیا لینا ہے چلو ہم بھی اس کی کیاریوں سے پانی موڑ کر تیری طرف کر دیتے ہیں۔''

حضرت شاہ عنایت قادری شطاری رحمۃ اللہ علیہ کا یہ فرمانا تھا کہ قصور میں حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ پر قیامت ٹوٹ پڑی۔ مرشد پاک کی طرف سے رحمت کا چشمہ کیا بند ہوا تمام بہار خزاں میں تبدیل ہوگئی، تجلی الٰہی ختم ہوگئی، خوشیاں ماتم میں بدل گئیں اور حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی ولایت سلب ہوگئی۔

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ جو کہ شروع سے ہی مرشد پاک سے سچے دل سے محبت کرتے تھے اور انہیں اپنا محبوب تصور کرتے تھے اُن کی جانب سے رُخ پھیرتے ہی آپ رحمۃ اللہ علیہ پر عجیب کیفیت طاری ہوگئی۔ اس کیفیت کا اندازہ وہی کر سکتا ہے جس سے اُس کا محبوب منہ موڑ لے۔

روحانی ترقی کا حاصل ہونا:

راہِ حقیقی کا ملنا، روحانی ترقی کا حاصل ہونا اور اس کا قائم و دائم رہنا سب مرشد پاک کے رحم و کرم پر منحصر ہوتا ہے۔ چونکہ روحانی دولت مرشد کامل کے پاس ہوتی ہے اور یہی وجہ ہے کہ مرید اپنے مرشد کا محتاج ہوتا ہے۔ مرید خود مرشد کی تلاش کرتا ہے اور اس کے بتائے ہوئے راستے پر چلنے کی کوشش کرتا ہے۔ اگر مرید خود راہِ حقیقی کی تلاش کرنا چاہے تو وہ کبھی بھی حقیقی راستہ تلاش نہیں کر سکتا اور اس کے لئے اسے کامل مرشد کا محتاج ہونا پڑتا ہے۔

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

Marfat.com

گورو جو چاہے سو کردا ہے
گورو خالی کاسے بھردا ہے
گورو بھریاں نوں خالی کردا ہے

''مرشد کامل جو چاہے کرتا ہے اور وہی سب کچھ عطا کرتا ہے اور وہی سب کچھ واپس بھی لے لیتا ہے۔''

بہر حال حقیقت حال تک پہنچنے کے لئے مرشد کی ناراضگی، ہجر کی آگ کے مہیب سمندر کو عبور کرنا ضروری ہے۔ چشمہ رحمت بند ہوتے ہی حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ اپنے مرشد کے پاس دوڑے آئے لیکن مرشد نے منہ موڑ لیا اور ان کا درگاہ میں داخلہ ممنوع قرار دے دیا ایک طرف مرشد کی ناراضگی اور دوسری جانب منہ نہ لگنے کا حکم' کسی مرید کے لیے اس سے بڑی سزا اور کیا ہو سکتی ہے۔

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی جان پر بن آئی وہ جدائی اور پشیمانی کے عالم میں ماہی بے آب کی مانند تڑپنے لگے۔ ان کی اس تڑپ کا اظہار ان کے کلام میں جا بجا ملتا ہے آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنے کلام میں اپنی اس تڑپ کا اظہار اس طرح کرتے ہیں:

اب لگن لگی کیہہ کریئے
نہ جی سکیئے تے نہ مریئے
تم سنو ہماری بیناں
موہے رات دنے نہیں چیناں
ہن پی بن پلک نہ سریئے
اب لگن لگی کیہہ کریئے
نہ جی سکیئے تے نہ مریئے

اس کافی سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ محبوب کے وصال سے ملے سُرور کی یاد اور محبوب کی جدائی کی تڑپ ایک پوشیدہ آگ کی مانند حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کو جلا کر راکھ

Marfat.com

کرتی چلی جاتی ہے وہ ترک محبت نہیں کر سکتا لیکن محبوب کی جدائی میں اس کو نہ دن کا چین ہے نہ رات کا قرار، محبوب کا دیدار نصیب نہیں ہوتا دیدار کے بغیر سینہ پھٹا جا رہا ہے اور جگر جلتا ہے اس درد کو برداشت کرنا محال ہے چونکہ ترک محبت بھی ناممکن ہے ایسے میں زندگی اور موت کے درمیاں لٹکا ہوا یوں پکار رہا ہے:

ایہہ اگن برہوں دی جاری
کوئی ہمری پریت نواری
بن درشن کیسے تریئے
اب لگن لگی کیہہ کریئے
بلھے پئی مصیبت بھاری
کوئی کردو ہماری کاری
ایہہ اجے دکھ کیسے جریئے
اب لگن لگی کیہہ کریئے
نہ جی سکیئے تے نہ مریئے

جب جدائی کا یہ درد حد سے گزر گیا اور کسی بھی صورت مرشد کی شکل نہ دیکھی تو تڑپ کا سوز مزید بڑھ گیا ایسے میں وہ مرغ بسمل کی طرح تڑپتے ہوئے یہ اذان دینی شروع کر دیتے ہیں:

مینوں چھڈ گئے آپ لد گئے
میں وچ کیہ تقصیر
راتیں نیند نہ دے بھکھ
اکھیں پلٹیاں نیر
چھویاں نے تلواراں کولوں
عشق دے تکھے تیر

Marfat.com

عشق جیڈ نہ ظالم کوئی
ایہہ رحمت بے پیر
اِک پل ساعت آرام نہ آوے
بُری برہوں دی پیر
بلھا شوہ جے کرے عنایت
دُکھ ہوون تغیر
مینوں چھڈ گئے آپ لد گئے
میں وِچ کیہہ تقصیر

جوں جوں جدائی کا درد بڑھتا گیا اذان مرغ بلند ہوتی گئی سوز جگر بڑھتا گیا جان کا عذاب چوگنا ہوتا گیا ایسے اذان عشق کے ہاتھوں گھائل شکاری تڑپ تڑپ کر یوں پکار ڈالتا ہے:

میرے ماہی کیوں چر لایا اے
کہہ بلھیا ہُن پریم کہانی
جس تن لاگے سوتن جانے
اندر جھڑکاں باہر طعنے
نیہوں لا ایہہ سُکھ پایا اے
نیناں کار لطف دی پکڑی
اِک مرنے دوجے جگ دی پھکوی
برہوں چند اولی جکڑی
نی میں رو رو حال ونجایا اے
بلھا شوہ گھر لیٹ لگاہیں
رتے میں سبھ بن تن جائیں

Marfat.com

میں ویکھاں عنایت سائیں
جس مینوں شوہ ملایا اے

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کو اپنی خطا کا شدید احساس ہے وہ اپنی خطا بخشوانا چاہتے ہیں وہ اپنی کافیوں کے ذریعے حتی الوسع کوشش کرتے ہیں کہ کسی طرح مرشد راضی ہو جائے اور جدائی کا زخم بھر جائے تڑپتے ہوئے دل کو اپنے دیدار سے ٹھنڈک پہنچا دیں ایسے میں وہ اس طرح اپنی تڑپ اور جدائی کے درد کا اظہار کرتے ہیں اور ساتھ ہی معافی کے طلب گار ہوتے ہیں:

مینوں درد اولڑے دی پیر
آدیاں رانجھا دے دے نظارہ
معاف کریں تقصیر
تخت ہزاریوں رانجھا تڑیا
ہیر نمانہ دا پیر
ہور نادلے نوشہ آوے جاوے
کی بلھے وچ تقصیر

اور جب بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کو کوئی بات سمجھ میں نہیں آتی تو ایسے میں وہ اپنے درد کا اظہار گلے شکوے کی صورت میں کرنے لگتے ہیں:

گھائل کر کے مکھ چھپایا
ایہہ چوریاں کن دسیاں ولے
نیہوں لگا کے من ہر لیسا
پھیر نہ اپنا درشن دیتا
زہر پیالہ میں آپے پیتا
سی عقلوں میں کچیاں دلے

Marfat.com

حضرت شاہ عنایت قادری شطاری رحمۃ اللہ علیہ کی جدائی میں رونا حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کا دستور بن چکا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا مرشد پاک سے جدائی کا یہ درد اپنے عروج پر پہنچ چکا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ' مرشد پاک کے عشق میں چونکہ دیوانے تھے اس لئے مرشد پاک کی ناراضگی کو برداشت نہ کر سکے اور دیوانوں کی طرح گلی گلی گھومنا شروع کر دیا۔ اس دوران آپ رحمۃ اللہ علیہ کو اپنی کچھ ہوش باقی نہ تھی۔ جس قدر آتش عشق کو ٹھنڈا کرنے کی کوشش کرتے اس قدر ہی بڑھتا جاتا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنے حواس کھو بیٹھتے۔

حضرت شاہ محمد غوث گوالیار رحمۃ اللہ علیہ کے آستانہ پر:

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کا دردِ جدائی جب حد سے بڑھ گیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ حضرت شاہ محمد غوث گوالیار رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر حاضر ہوئے اور وہاں پر معتکف ہوئے۔ حضرت شاہ محمد غوث گوالیار رحمۃ اللہ علیہ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو روحانی فیض سے نوازا۔ اس کے بعد انہوں نے حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کو تان سین کی قبر پر چلہ کرنے کا حکم دیا جوان کے مزار کے احاطہ میں ہی واقع تھی۔ حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت شاہ محمد غوث گوالیار رحمۃ اللہ علیہ کی ہدایت پر عمل کرتے ہوئے تان سین کی قبر پر چلہ کیا اور قصور واپس تشریف لے آئے۔

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کا آتش عشق:

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ چونکہ اپنے مرشد پاک حضرت شاہ عنایتؒ قادری شطاری رحمۃ اللہ علیہ سے والہانہ عشق تھا اور اُن کی جدائی میں آپ رحمۃ اللہ علیہ دن رات جلتے رہتے تھے۔ یہ عشق حضرت مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ کے عشق کی مانند تھا جنہیں حضرت شاہ شمس تبریز رحمۃ اللہ علیہ سے والہانہ عقیدت تھی۔ حضرت مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت شاہ شمس تبریز رحمۃ اللہ علیہ کے عشق میں ایک دیوان لکھ ڈالا تھا جس میں ان کے عشق کا اظہار جا بجا تھا۔ حضرت مولانا روم نے اپنے دیوان میں اپنا نام استعمال کرنے کی بجائے حضرت شاہ شمس تبریز رحمۃ اللہ علیہ کا نام ہی استعمال کیا تھا اور ہر شخص یہ سمجھتا تھا کہ یہ دیوان حضرت شاہ شمس تبریز رحمۃ اللہ علیہ کا ہی ہے۔

Marfat.com

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ کی روش پر ہی اپنی کافیوں میں اپنے مرشد پاک حضرت شاہ عنایت قادری شطاری رحمۃ اللہ علیہ کا نام ہی استعمال کیا۔ حضرت شاہ محمد غوث گوالیار رحمۃ اللہ علیہ کے مزارِ مبارک پر حاضری اور تان سین کی قبر پر چلہ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے سوز و گداز کو مزید بڑھا دیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی شاعری میں مرشد پاک سے جدائی کا غم اور نمایاں ہو گیا۔ چنانچہ اسی سوز و غم میں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے عشق سے بھرپور کافیوں کو تحریر کیا۔

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ لاہور میں:

حضرت شاہ محمد غوث گوالیار رحمۃ اللہ علیہ کے مزارِ پاک پر حاضری کے بعد حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ قصور واپس تشریف لائے۔ بعد ازاں آپ رحمۃ اللہ علیہ قصور میں ایک روز قیام کرنے کے بعد لاہور تشریف لے گئے اور سیدھا ہیرا منڈی پہنچے اور وہاں پر موجود ایک مغنیہ کے پاس قیام کیا جو ہر سال آپ رحمۃ اللہ علیہ کے دادا مرشد حضرت شاہ محمد رضا قادری شطاری رحمۃ اللہ علیہ کے عرس مبارک پر حاضر ہوتی تھی اور اسی عقیدت میں حضرت شاہ عنایت قادری شطاری رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر حاضر ہو کر انہیں اپنا کلام سناتی تھی۔

مغنیہ چونکہ حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کو اچھی طرح جانتی تھی اور وہ اس بات سے بھی آگاہ تھی کہ حضرت شاہ عنایت قادری شطاری رحمۃ اللہ علیہ' آپ رحمۃ اللہ علیہ سے ناراض ہیں اس لئے اُس نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو اپنے ہاں ٹھہرانے میں تردد سے کام لیا کہ کہیں حضرت شاہ عنایت قادری شطاری رحمۃ اللہ علیہ ناراض نہ ہو جائیں۔ حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے اُس مغنیہ پر یہ واضح کیا کہ وہ اپنا راز کسی سے بیان نہیں کریں گے۔ مغنیہ کے پاس رہ کر حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے موسیقی اور ناچ گانے میں مہارت حاصل کی اور خدمت گزاری کے ذریعے مغنیہ کا دل بھی جیت لیا۔

حضرت شاہ عنایت قادری شطاری رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ میں حاضری:

کتب سیر میں منقول ہے کہ حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ اُس مغنیہ کے پاس بارہ

Marfat.com

برس تک رہے اور اس دوران ناچ گانے اور موسیقی میں مہارت حاصل کی۔ ایک روز جمعہ کے دن جب مغنیہ' حضرت شاہ عنایت قادری شطاری رحمۃ اللہ علیہ کی محفل میں جانے لگی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اُس مغنیہ سے کہا کہ وہ جب وہ اپنی قوالی ختم کر چکے تو حضرت شاہ عنایت قادری شطاری رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کرے کہ اُس کے پاس ہندوستان سے ایک مغنیہ آئی ہوئی ہے اگر حکم ہو تو اگلے جمعہ اُس کو لے کر حاضر ہوا جائے۔ پھر جو حکم مرشد پاک کی جانب سے ملے اُس سے مجھے آگاہ کر دے۔ مغنیہ نے جب اُس مغنیہ کے بارے میں دریافت کیا کہ وہ کون ہے؟ تو حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ وہ مغنیہ میں ہوں۔ یہ کہہ کر حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی آنکھوں میں آنسو چھلک پڑے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی آواز اور آنکھوں میں مرشد پاک کی جدائی کا غم نمایاں تھا۔

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی بات سن کر مغنیہ حیران رہ گئی اور کہنے لگی کہ کیا آپ رحمۃ اللہ علیہ وہاں عورت کے روپ میں جائیں گے؟ حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

> ''تم میری داستانِ غم نہ پوچھو تو بہتر ہے میں وہاں ایک مغنیہ کے روپ میں جانا چاہتا ہوں۔''

مغنیہ نے کہا:

> ''آپ رحمۃ اللہ علیہ کی مجبوری اپنی جگہ بجا ہے لیکن میں یہ خطرہ مول نہیں لے سکتی اور حضرت شاہ عنایت قادری شطاری رحمۃ اللہ علیہ کی ناراضگی برداشت نہیں کر سکتی۔''

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ ' مغنیہ کا جواب سن کر پریشان ہو گئے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کی آنکھوں میں آنسو ایک مرتبہ پھر اُمڈ آئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اُس مغنیہ سے فرمایا:

> ''تمہیں کیسا خطرہ؟ تم نے تو صرف حضرت شاہ عنایت قادری شطاری رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے اُس مغنیہ کی تعریف کرنی ہے اب یہ میری قسمت ہے کہ پیر و مرشد مجھے طلب کرتے ہیں یا نہیں۔''

Marfat.com

مغنیہ ابھی بھی اپنی بات پر قائم تھی وہ قدرے برہم انداز میں کہنے لگی:

''کیوں ہماری عزت اور روزی سے کھیلتے ہو؟ ہم تمہاری خاطر جھوٹ بول کر اپنی دنیا اور آخرت خراب نہیں کرنا چاہتے اور نہ ہی کر سکتے ہیں اگر حضرت شیخ نے جواب طلب کر لیا تو ہم کیا جواب دیں گے؟ اگر ہماری اس حرکت کا انہوں نے برا منایا تو پھر ہم کہاں جائیں گے؟''

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے جب دیکھا کہ مغنیہ کسی طور پر راضی نہیں ہو رہی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ زار و قطار روتے ہوئے کہنے لگے:

''میں پیرومرشد کی عارفانہ مجلس میں کوئی غیر نہیں ہوں اور نہ ہی بھیس بدل کر ان سے کوئی مذاق کرنے کی خاطر ایسا کر رہا ہوں میں ان کا محبوب مرید ہوں اور اپنی ایک غلطی کے سبب راندہ درگاہ ہو گیا ہوں۔ پیرومرشد کی ناراضگی دور کرنے کے لئے یہ روپ دھارنا چاہتا ہوں تاکہ اس حال میں مجھے دیکھ کر شاید انہیں رحم آ جائے۔''

مغنیہ کو جب حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی حقیقت کا علم ہوا تو وہ بے حد متاثر ہوئی اور وعدہ کر لیا کہ وہ حضرت شیخ کے سامنے ان کے گانے کی از حد تعریف کرے گی۔

جمعہ کے روز جب وہ مغنیہ حضرت شاہ عنایت شاہ قادری شطاری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ بعد از قوالی اس نے حضرت شیخ عنایت قادری شطاری رحمۃ اللہ علیہ سے عاجزانہ لہجے میں عرض کیا:

''یا شیخ! ہندوستان کی ایک مشہور مغنیہ اپنے فن کے مظاہرے کے لئے یہاں آ چکی ہے اور اس کی شدید خواہش ہے کہ وہ آپ رحمۃ اللہ علیہ سے بھی اپنے فن کی داد پائے۔''

حضرت شاہ عنایت قادری شطاری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

''اس مغنیہ کو ہم خوب جانتے ہیں خیر اگلے جمعہ اسے ساتھ ضرور لانا۔''

Marfat.com

جب مغنیہ واپس آئی تو اُس نے حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کو یہ خوشخبری سنائی جسے سن کر آپ رحمۃ اللہ علیہ پر درافتگی طاری ہوگئی اور آپ رحمۃ اللہ علیہ دیر تک روتے رہے۔اب مرشد پاک سے مزید جدائی برداشت نہ ہورہی تھی اور آپ رحمۃ اللہ علیہ چاہتے تھے کہ فوراً سے بیشتر جمعہ کا روز آجائے۔الغرض جب جمعہ آیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے علی الصبح اٹھ کر غسل کیا اور نمازِ تہجد ادا کی۔اس کے بعد اللہ عزوجل کے حضور دعا مانگی کہ مرشد پاک کی ناراضگی ختم ہوجائے۔پھر نمازِ فجر ادا کی اور اپنا لباس تبدیل کر کے مغنیوں والا لباس پہنا اور پاؤں میں گھنگھرو باندھ کر چہرے پر نقاب ڈال لیا۔

وقت مقررہ پر آپ رحمۃ اللہ علیہ اُس مغنیہ کے ہمراہ حضرت شاہ عنایت قادری شطاری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔جب آپ رحمۃ اللہ علیہ نے پیرومرشد کو دیکھا تو عجیب کیفیت طاری ہوگئی مگر پھر بھی خود پر قابو رکھ کر کلام کا آغاز کیا۔تمام حاضرین نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے کلام کی تعریف کی۔اس دوران آپ رحمۃ اللہ علیہ نے کلام بدل کر ذیل کی کافی پڑھنا شروع کر دی۔

تیرے عشق نے ڈیرا میرے اندر کیتا!
بھر کے زہر پیالہ میں تاں آپے پیتا!
چھیتی بوہڑیں وے طبیبا نہیں تاں میں مرگئی آ
تیرے عشق نچایا کر کے تھیا تھیا
چھپ گیا وے سورج باہر رہ گئی آ لالی
دے میں صدقے ہوواں دیویں مڑ جے دکھالی
پیرا! میں بھل گئی آں تیرے نال نہ گئی آ
تیرے عشق نچایا کر کے تھیا تھیا
ایس عشقے دے کولوں مینوں ہٹک نہ مائے
لاہو جاندڑے بیڑے کیہڑا موڑ لیائے
میری عقل جو بھلی نال مہانیاں دے گئی آ

Marfat.com

تیرے عشق نچایا کر کے تھیا تھیا
ایس عشقے دی جھنگی وِچ مور بولیندا
سانوں قبلہ تے کعبہ سوہنا یار دسیندا
سانوں گھائل کر کے پھیر خبر نہ لئی آ
تیرے عشق نچایا کر کے تھیا تھیا
بلھا شوہ نے آندا مینوں عنایت دے بوہے
جس نے مینوں پوائے چولے ساوے تے سوہے
جاں میں ماری ہے اڈی مل پیا ہے رہیا!
تیرے عشق نچایا کر کے تھیا تھیا

یہ کافی ختم کرنے کے بعد حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے ذیل کی ایک اور کافی پڑھنا شروع کر دی۔

کیا جاناں میں کوئی رے بابا
کیا جاناں میں کوئی
نچن لگی تے گھونگٹ کیہا
مونہہ توں ہہ گئی لوئی
جو کچھ کر سی اللہ بھانا
کیا کجھ کر سی کوئی
جو کجھ لیکھ متھے دا لکھیا
میں اس تے شاکر ہوئی
کو کو کر دی قمری آئی!
گل وچ طوق پیوئی
بس نہ کر دی کو کو کولوں

Marfat.com

کو کو اندر موئی
عاشق بکرا معشوق قصائی!
میں میں کر دی کوہی
جوں جوں میں زیادہ کر دی
توں توں موہی موہی
کسے اِک سہی میں دَس سہیاں
پھر کیہ کر سی کوئی!
جس دے نال میں پیت لگائی
تس جیہی میں ہوئی
الف پچھاتا ب پچھاتی
ت ملامت ہوئی
جو کجھ ساڈے اندر وسدا
ذات ہماری ہوئی
جے مہر کریں تے فضل کریں
پھر میں عاجز نوں ڈھوئی
بلھا شاہ عنایت کر کے!!
شوق شراب دِتوئی
کیہ جاناں میں کوئی رے بابا
کیا جاناں میں کوئی

جب حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ جب یہ دونوں کافیاں پڑھ چکے تو حضرت شاہ عنایت قادری شطاری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

''تو بلھا ہے؟''

Marfat.com

پیرومرشد کا فرمان سننا تھا کہ حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کا رقص تھم گیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ والہانہ آگے بڑھے اور پیرومرشد کے قدموں سے جا لپٹے اور عرض کرنے لگے:

''سیّدی! میں بلھا نہیں بلکہ بھولا ہوا ہوں۔''

آپ رحمۃ اللہ علیہ کا یہ کہنا تھا کہ حضرت شاہ عنایت قادری شطاری رحمۃ اللہ علیہ نے اٹھ کر آپ رحمۃ اللہ علیہ کو گلے سے لگا لیا اور سینے سے لگاتے ہوئے بولے:

''تو میرا بلھا ہی ہے اب تیرا یہ عشق کبھی ختم نہ ہوگا اور نہ ہی تمہاری ولایت کبھی سلب ہوگی۔''

حضرت شاہ عنایت قادری شطاری رحمۃ اللہ علیہ کا یہ کہنا تھا کہ حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی سلب شدہ ولایت بحال ہوگئی۔ حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی طویل آزمائش ختم ہوئی اور مرشد پاک راضی ہوگئے۔ حضرت شاہ عنایت قادری شطاری رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کو گلے سے لگا لیا۔

حضرت شاہ عنایت قادری شطاری رحمۃ اللہ علیہ کی ناراضگی کی وجہ:

حضرت شاہ عنایت قادری شطاری رحمۃ اللہ علیہ کی ناراضگی کی وجہ کے بارے میں منقول ہے کہ اُن کی ناراضگی صرف اس لئے تھی کہ وہ حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کو کندن بنانا چاہتے تھے اس لئے انہیں ہجر و فراق کی بھٹی میں جلایا۔

یہ حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی آزمائش تھی جس کے بعد انہیں عشق حقیقی کی دولت سے سرفراز کرنا تھا۔

چنانچہ یہی وجہ ہے کہ جب حضرت شاہ عنایت قادری شطاری رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کو سینے سے لگایا تو سوکھی کیاری پھر سے ہری بھری ہوگئی۔ مرشد پاک کے فیضان کا نہ رکنے والا سمندر موجزن ہوگیا جس سے حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے دل کی کھیتی سیراب ہونا شروع ہوگئی۔ اس میں لطف و سرور کے پھول مہک اٹھے اور جسم و روح دونوں خوشبوئے مرشد سے لبریز ہوگئے۔

Marfat.com

مٹھائی کی تقسیم:

حضرت شاہ عنایت قادری شطاری رحمۃ اللہ علیہ کا دستور تھا کہ محفل سماع کے اختتام پر کسی مرید کو حکم دیتے کہ وہ مٹھائی تقسیم کرتے۔ اب کی بار حضرت شاہ عنایت قادری شطاری رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کو مٹھائی تقسیم کرنے کا حکم دیا۔ حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے مؤدبانہ عرض کیا:

''حضور! مٹھائی کس طرح تقسیم کروں؟''

حضرت شاہ عنایت قادری شطاری رحمۃ اللہ علیہ نے دریافت فرمایا:

''عبداللہ! یہ بھی کوئی پوچھنے کی بات ہے تمہیں معلوم ہے کہ محفل میں مٹھائی کس طرح تقسیم کی جاتی ہے اسی طرح تقسیم کرو۔''

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا:

''حضور! میرا مطلب تھا کہ مٹھائی کی تقسیم اللہ عزوجل کے طریقے پر ہو یا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے پر؟''

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کا سوال سن کر حاضرین محفل دنگ رہ گئے۔ حضرت شاہ عنایت قادری شطاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے ہر دلعزیز مرید کا سوال سن کر فرمایا:

''عبداللہ! مٹھائی اللہ عزوجل کے طریقے پر تقسیم کرو۔''

چنانہ حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے کسی کو چار دانے' کسی کو ایک دانہ اور کسی کو کچھ بھی نہ دیا اور اس طرح خوان ختم کر دیا۔ لوگوں کے چہروں پر حیرانی دیکھتے ہوئے حضرت شاہ عنایت قادری شطاری رحمۃ اللہ علیہ نے پوچھا:

''عبداللہ! یہ تم نے کیسی تقسیم کی ہے؟''

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا:

''حضور کے حکم کے مطابق تقسیم الٰہی کی ہے جیسا کہ سبھی جانتے ہیں کہ تقسیم الٰہی میں کسی کو بہت زیادہ' کسی کو کم اور کسی کو کچھ بھی نہیں ملا

Marfat.com

ہے اور وہی اس کا مقدر ٹھہرا ہے۔"

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے اس جواب کو سن کر حضرت شاہ عنایت قادری شطاری رحمۃ اللہ علیہ بہت خوش ہوئے اور سبھی حاضرین محفل کو اس بات کا اعتراف کرنا پڑا کہ معرفت میں حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کا مقام بہت بلند ہے۔

مقام فنافی مرشد:

حضرت شاہ عنایت قادری شطاری رحمۃ اللہ علیہ کے سینے سے لگنے کی دیر تھی کہ حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ پر انوار وتجلیات کی بارش برسنے لگی۔ مرشد پاک دن رات اپنی صحبت کے جام پر جام پلانے لگے جس سے حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی روح مرشد پاک کی روح میں رنگ گئی اور دونوں کے درمیان تمام حجاب ختم ہو گئے۔ حضرت شاہ عنایت قادری شطاری رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کو اُن کی حقیقی منزل پر پہنچا دیا وہ منزل جس کی تلاش میں حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ نوجوانی میں گھر سے نکلے تھے اور آج ایک عرصہ گزرنے کے بعد جامِ معرفت سے سرشار ہو رہے تھے۔ اپنی اس کیفیت کا اظہار حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ اپنی ذیل کی کافی میں یوں فرماتے ہیں:

رانجھا رانجھا کر دی نی میں آپے رانجھا ہوئی
سدو نی مینوں دھیدو رانجھا ہیر نہ آکھو کوئی
رانجھا میں وِچ' میں رانجھے وِچ ہور خیال نہ کوئی
میں نہیں اوہ آپ ہے اپنی آپ کرے دلجوئی
جو کوئی ساڈے اندر وسے ذات اساڈی سوائی
ہتھ کھونڈی میرے اگے منگو' موڈھے بھورا لوئی
بلھا ہیر سلیٹی ویکھو' کتھے جا کھلوئی
جس دے نال میں نیونہہ لگایا' اوہو جیہی ہوئی
تخت ہزارے لے چل بلھیا سائیں ملے نہ ڈھوئی

Marfat.com

قصور واپسی:

حضرت شاہ عنایت قادری شطاری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں رہنے کے بعد حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ ایک مرتبہ پھر مرشد پاک کے فرمان کے مطابق قصور واپس تشریف لے گئے اور رشد و ہدایت میں مصروف ہو گئے۔ قصور کے لوگ حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے تقویٰ اور اخلاص سے پہلے ہی متاثر تھے اور اب اُن کی نظروں میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کا احترام پہلے سے بھی زیادہ ہو گیا۔

حضرت شاہ عنایت قادری شطاری رحمۃ اللہ علیہ کا وصال ۲۷ جمادی الثانی ۱۱۴۱ھ کو ہوا۔ پیر و مرشد کے وصال کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ مرشد پاک کی جانب سے خلیفہ اکبر مقرر ہوئے اور مرشد پاک کے حکم کی وجہ سے قصور میں ہی مستقل سکونت اختیار کی۔

Marfat.com

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کا حلیہ مبارک

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ شکل وصورت کے لحاظ سے نہایت خوبرو اور خوش شکل تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی داڑھی مبارک گھنی اور شریعت کے عین مطابق تھی۔ سر مبارک پر عمامہ شریف باندھتے تھے اور بالوں کے دونوں جانب پٹے رکھے ہوئے تھے جو کانوں سے ذرا نیچے کی جانب تھے۔ ہمیشہ تہہ بند باندھتے تھے اور کھلا کرتا پہنتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی آنکھیں گول اور موٹی تھیں۔ نقش تیکھے تھے اور چہرے پر رعب وجلال کی کیفیت نمایاں تھی۔ لہجے میں متانت تھی اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کا حسن ملاحت وصباحت کا ایک حسین مرکب تھا۔ حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی ساری زندگی تجرد میں بسر کی اور شادی نہیں کی۔

Marfat.com

کشف و کرامت

اُجڑے کھیتوں کا اصل حالت میں واپس آنا:

ابتداء میں حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے والد ماجد حضرت سیّد سخی شاہ محمد درویش رحمۃ اللہ علیہ کا قیام اُچ گیلانیاں میں تھا۔ حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش بھی اُچ گیلانیاں میں ہوئی۔ جب حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی عمر چھ برس ہوئی تو والد محترم نے ابتدائی تعلیم و تربیت کے ساتھ مویشیوں کو چرانے کی ذمہ داری بھی حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے سپرد کر دی۔ ایک مرتبہ شدید گرمی کے دنوں میں حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ مویشی چرانے کے لئے جنگل کی جانب چلے گئے۔ تیز دھوپ ہونے کی وجہ سے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مویشیوں کو چرنے کے لئے چھوڑ دیا اور خود ایک درخت کی چھاؤں میں ستانے کے لئے لیٹ گئے۔ مویشی اس دوران چرتے چرتے نزدیکی کھیت میں چلے گئے اور ہری بھری گھاس دیکھ کر اسے کھانا شروع کر دیا۔

یہ کھیت جیون خان کی ملکیت تھے۔ اُس کی ملازموں نے جب دیکھا کہ اُن کی محنت سے لگائی گئی فصل تباہ ہو رہی ہے تو انہوں نے مار پیٹ کر جانوروں کو کھیت سے باہر نکال دیا لیکن اس دوران بہت دیر ہو چکی تھی اور کھیت اچھا خاصا اجڑ چکا تھا۔ جیون خان کو جب اطلاع ملی تو اُس نے اپنے ملازموں کو دوڑایا کہ ارد گرد دیکھ کر آئیں کہ ان مویشیوں کا مالک کون ہے؟ ملازم تلاش میں نکلے اور ڈھونڈتے ڈھونڈتے اُس درخت کے پاس آ گئے جہاں پر مویشی حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے گرد کھڑے تھے اور وہ گہری نیند سو رہے تھے۔

جب جیون خان اُس جگہ پہنچا جہاں حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ آرام فرما رہے

Marfat.com

تھے تو اُس نے دیکھا کہ ایک سیاہ سانپ بچے کے قریب پھن پھیلائے بیٹھا ہے اور بچہ بالکل بے حس لیٹا ہوا ہے۔ اُس نے سمجھا کہ شاید سانپ کے کاٹنے کی وجہ سے بچہ مر گیا ہے۔ اُس نے جب بچے کو غور سے دیکھا تو پہچان گیا کہ یہ امام مسجد حضرت سیّد سخی شاہ محمد درویش رحمۃ اللہ علیہ کا صاحبزادہ ہے۔ جیون خان نے اپنے ملازموں کو دوڑایا کہ وہ جا کر حضرت سیّد سخی شاہ محمد درویش رحمۃ اللہ علیہ کو بلا لائیں۔ جب حضرت سیّد سخی شاہ محمد درویش رحمۃ اللہ علیہ آئے تو جیون خان نے اُن کو بتایا کہ اب اُن کا بیٹا اس دنیا میں نہیں رہا۔

حضرت سیّد سخی شاہ محمد درویش رحمۃ اللہ علیہ یہ سن کر پریشان ہو گئے۔ جیون خان نے بتایا کہ جب وہ آیا تو ایک سیاہ سانپ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے بچے کے قریب پھن پھیلائے بیٹھا تھا اور بچہ بے حس تھا۔ حضرت سیّد سخی شاہ محمد درویش رحمۃ اللہ علیہ بے تابی سے بیٹے کی جانب آوازیں دیتے ہوئے بڑھے تو حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے آنکھیں کھول دیں اور اس حیرانگی کی وجہ دریافت کی۔ حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کو زندہ دیکھ کر حضرت سیّد سخی شاہ محمد درویش رحمۃ اللہ علیہ کے چہرے پر رونق آ گئی۔

جیون خان نے جب یہ سب دیکھا تو اُس نے کہا:

''شاہ صاحب! آپ رحمۃ اللہ علیہ کا بیٹا تو ماشاء اللہ تندرست ہے مگر میرے کھیت آپ رحمۃ اللہ علیہ کے مویشیوں نے برباد کر دیئے ہیں۔''

حضرت سیّد سخی شاہ محمد درویش رحمۃ اللہ علیہ نے حیرانگی سے پوچھا:

''بھلا میرے بچے کا تمہارے کھیت کے ساتھ کیا تعلق؟ وہ تو مویشی لے کر جنگل میں جاتا ہے۔''

جیون خان نے سارا ماجرا بیان کیا کہ حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ ادھر جنگل میں سستا رہے تھے اور مویشی میرے کھیت میں گھس گئے اور سارا کھیت اجاڑ دیا۔ حضرت سیّد سخی شاہ محمد درویش رحمۃ اللہ علیہ نے جب یہ بات سنی تو انہیں شدید صدمہ پہنچا۔ سارا گاؤں اس سادات خاندان کی عزت کرتا تھا اور اس سادات خاندان سے کبھی کسی کو کوئی دکھ نہ پہنچا تھا۔

Marfat.com

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت کیا:

''عبداللہ! تم کچھ نہیں بتاتے؟ یہ کہہ رہے ہیں کہ تمہاری سستی کی وجہ سے ان کا کھیت برباد ہو گیا۔''

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا:

''نہیں بابا جان! چچا جیون خان کو غلط فہمی ہوئی ہے میرے مویشیوں کا معمول ہے کہ وہ صرف گھاس چرتے ہیں اور کچھ نہیں۔''

جیون خان نے جب یہ بات سنی تو کہا:

''شاہ صاحب! یہ بچہ تو یہاں سو رہا تھا اور مویشی جنگل میں گھاس چرنے کی بجائے میرے کھیت میں گھس گئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ میرے ساتھ جا کر خود دیکھ لیں تاکہ میرے نقصان کا اندازہ ہو سکے۔''

حضرت سیّد سخی شاہ محمد درویش رحمۃ اللہ علیہ نے جب سنا تو فرمایا:

''جیون خان! تم اطمینان رکھو۔ اگر میرے بیٹے کی غفلت کی وجہ سے تمہارے کھیت کو کچھ نقصان پہنچا ہے تو میں تمہارا نقصان پورا کروں گا۔''

جیون خان نے حضرت سیّد سخی شاہ محمد درویش رحمۃ اللہ علیہ کی بات سن کر کہا:

''شاہ صاحب! آپ رحمۃ اللہ علیہ ہمارے پیر و مرشد ہیں بھلا ہم آپ رحمۃ اللہ علیہ سے کیسے تاوان لے سکتے ہیں؟''

حضرت سیّد سخی شاہ محمد درویش رحمۃ اللہ علیہ نے جیون خان اور دیگر لوگوں کو کہا کہ وہ کھیت کی جانب چلیں۔ اس دوران حضرت سیّد سخی شاہ محمد درویش رحمۃ اللہ علیہ پریشان بھی تھے کہ انہوں نے تاوان کی بات تو کر دی ہے مگر آج کل گھر کے حالات بہت خراب ہیں اور گھر کا گزارہ نہایت مشکل سے ہو رہا ہے۔ جب تمام لوگ کھیت میں پہنچے تو کھیت بالکل ٹھیک ٹھاک تھا۔ جیون خان اور اُس کے ملازمین بھی یہ منظر دیکھ کر حیران تھے کیونکہ اُنہوں نے

Marfat.com

اجڑا ہوا کھیت اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا اور اب اُن کی آنکھوں کے سامنے کھیت بالکل ٹھیک تھا۔ حضرت سید سخی شاہ محمد درویش رحمۃ اللہ علیہ نے اطمینان بھرا سانس لیتے ہوئے کہا:

''جیون خان! تمہیں ضرور غلط فہمی ہوئی ہو گی تمہارا کھیت تو بالکل ٹھیک ہے۔''

جیون خان نے حضرت سید سخی شاہ محمد درویش رحمۃ اللہ علیہ کی بات سنتے ہوئے کہا:

''شاہ صاحب! اب تو اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ کون سچا تھا اور کون جھوٹا؟''

حضرت سید سخی شاہ محمد درویش رحمۃ اللہ علیہ اہل نظر میں سے تھے۔ وہ تمام ماجرا سمجھ گئے تھے اور جان گئے تھے کہ اُن کا بیٹا کوئی معمولی انسان نہیں بلکہ یہ بڑا ہو کر ضرور بلند مرتبہ اور مقام پر فائز ہو گیا۔ کھیت کے اجڑنے اور اصل حالت میں آنے کے واقعہ نے جیون خان اور اُس کے ملازموں کے دلوں پر بھی گہرا اثر کیا اور اُن کے دل میں بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی عزت وتکریم پیدا ہو گئی۔

لوگوں کی مدد کرنا:

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ جن دنوں پانڈو کے میں قیام پذیر تھے ان دنوں پانڈو کے میں سخت قحط آن پڑا۔ حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے لوگوں سے کہا کہ وہ ان کی نشست پر مٹی ڈال کر اسے اونچا کر دیں۔ جو لوگ یہ مزدوری کریں گے انہیں دو آنے فی کس کے حساب سے دیئے جائیں گے۔ چنانچہ بے شمار لوگ مزدوری کرنے کے لئے اکٹھے ہو گئے اور مٹی ڈال ڈال کر آپ رحمۃ اللہ علیہ کی نشست گاہ اونچی کرنے لگے۔ جب شام ہو جاتی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ سب کو بلاتے اور طے شدہ دو آنے دیہاڑی دے دیتے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ یہ رقم اپنی جائے نماز کے نیچے سے نکالتے۔

ایک دن دو آدمیوں کے دل میں خیال آیا کہ ہو سکتا ہے اس جائے نماز کے نیچے کوئی خزانہ ہو جہاں سے حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ نکال کر دیتے جاتے ہیں۔ چنانچہ یہ

Marfat.com

دونوں شخص رات کے اندھیرے میں آئے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کی جائے نماز اٹھا کر اس کے نیچے کھدائی کرنا شروع کر دی۔ جب وہ کافی گہرائی تک جا چکے اور انہیں کچھ نہ ملا تو انہوں نے دوبارہ مٹی اس کھدائی والی جگہ پر ڈالنا شروع کر دی۔ جب وہ اس گڑھے کو مٹی سے دوبارہ بھر چکے تو اُس کے اوپر حسبِ معمول جائے نماز بچھا دی تاکہ اُن کا بھید نہ کھل جائے۔

اگلے روز وہ دونوں شخص بھی دیگر لوگوں کے ہمراہ ایک مرتبہ پھر مزدوروں کے بھیس میں آئے اور کام کرنے لگا۔ جب شام ہوئی تو حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ حسبِ معمول سب لوگوں کو دیہاڑی دینے لگے۔ جب یہ دونوں شخص آئے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ تمہیں دیہاڑی سب لوگوں کو دینے کے بعد دی جائے گی۔ حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ جب تمام لوگوں کو دیہاڑی دینے کے بعد فارغ ہوئے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ان دونوں آدمیوں کو طلب کیا اور انہیں چار چار آنے دیہاڑی دی۔ لوگوں نے جب وجہ دریافت کی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ یہ دونوں تو رات سے کام کر رہے ہیں جب کہ تم سب صبح کام پر آئے ہو اس لئے ان کی اُجرت چار آنے بنتی ہے۔ ان دونوں آدمیوں نے جب یہ سنا تو بہت شرمندہ ہوئے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ سے معافی مانگ کر آپ رحمۃ اللہ علیہ کے حلقہ ارادت میں شامل ہو گئے۔

بے ادبی کی سزا:

ایک مرتبہ موسم سرما میں موسلا دھار بارش ہو رہی تھی اور چہار سو طوفان اور بادو باراں امڈ پڑا تھا۔ اتفاقاً حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے گھر میں خواتین کے علاوہ اور کوئی نہ تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا مکان کچا تھا اور اس کی چھت پر لکڑی کا پرنالہ لگا ہوا تھا۔ اس دوران ایک راجپوت جو کہ چودھری پانڈو کی اولاد میں سے تھا اس کا گزر آپ رحمۃ اللہ علیہ کے مکان کے پچھواڑے سے ہوا۔ اس نے اپنے ہاتھ میں بانس کی ایک لمبی سی چھڑی پکڑ رکھی تھی جس سے اس نے شرارت کرتے ہوئے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے مکان سے پرنالے کو گرا دیا جس سے چھت کا تمام پانی مکان کے اندر گرنے لگا۔ اس شخص کی اس نازیبا حرکت کو ملحقہ مسجد سے ایک آدمی

Marfat.com

دیکھ رہا تھا۔ اس شخص نے حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے آنے پر سارا ماجرا بیان کر دیا کہ کس شخص نے یہ حرکت کی ہے۔ حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ یہ سنتے ہی جلال میں آ گئے اور فرمانے لگے کہ کیا وہ شخص خیریت سے اپنے گھر پہنچ گیا ہے؟ ابھی وہ شخص اپنے گھر تک بھی نہیں گیا تھا کہ اس کے پیٹ میں شدید لہر درد کی اٹھی اور وہ تڑپنے لگا۔ اس کے والدین اطلاع ملنے پر بھاگے ہوئے حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس گئے تا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ سے اس کی بے ادبی پر معافی مانگیں۔ ابھی وہ راستے میں ہی تھے کہ اطلاع ملی اُن کا بیٹا مر گیا ہے۔

میں کچھ نہیں:

ایک مرتبہ حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ اپنے حجرۂ مبارک میں بیٹھے عبادت میں مشغول تھے۔ رمضان المبارک کا مہینہ تھا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ روزہ سے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے کچھ مرید حجرۂ مبارک کے باہر بیٹھے گاجریں کھا رہے تھے۔ اس دوران چند گھڑ سوار مسلمانوں کا گزر حجرۂ مبارک کے نزدیک سے ہوا۔ انہوں نے جب دیکھا کہ لوگ گاجریں کھا رہے ہیں تو وہ غضبناک ہو گئے اور بولے کہ تمہیں شرم نہیں آتی کہ تم رمضان المبارک میں گاجریں کھا رہے ہو۔ حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے مریدوں میں سے ایک بولا کہ جاؤ تم اپنی راہ لو ہمیں بھوک لگی تھی اس لئے کھا رہے ہیں۔

اُن لوگوں کے دل میں خیال گزرا کہ یہ مسلمان نہیں ورنہ رمضان المبارک میں اس طرح نہ کھاتے۔ انہوں نے پوچھا کہ تم کون ہو؟ حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے مرید بولے کہ ہم مسلمان ہیں۔ چنانچہ اُن گھڑ سوار مسلمانوں نے حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے مریدوں کے ہاتھوں سے گاجریں چھین لیں اور ان کو زدوکوب کرنا شروع کر دیا۔ اس کے بعد وہ لوگ حجرۂ مبارک میں داخل ہوئے اور حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا جو آنکھیں بند کئے بیٹھے تھے۔ انہوں نے پوچھا کہ تم کون ہو؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ہاتھ اونچے کر دیئے۔ انہوں نے دوبارہ دریافت کیا کہ تم کون ہو؟ تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے پھر ہاتھ بلند کر دیئے۔ وہ لوگ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو دیوانہ سمجھ کر چل دیئے۔

Marfat.com

ان گھڑ سواروں کے جانے کے بعد حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے مرید دہائی دیتے ہوئے حجرۂ مبارک میں داخل ہوئے اور شکایت کرنے لگے کہ ان گھڑ سواروں نے ہمیں مارا ہے۔ حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے پوچھا کہ تم نے ضرور کچھ ایسی حرکت کی ہوگی؟ انہوں نے کہا کہ ان گھڑ سواروں نے ہم سے پوچھا کہ تم کون ہو؟ تو ہم نے بتایا کہ ہم مسلمان ہیں۔ حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے اُن کا جواب سن کر فرمایا کہ اگر تم کچھ بنے ہو تو پھر مار بھی کھاؤ۔ مجھ سے جب انہوں نے پوچھا کہ میں کون ہوں تو میں نے کہا کہ میں کچھ بھی نہیں ہوں۔

نورِ عرفان کی روشنی:

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ جب حضرت شاہ عنایت قادری شطاری رحمۃ اللہ علیہ کے مرید ہوئے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ کے عزیز و اقارب اور بہنوں نے طعنے دیئے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ سید ہو کر ایک ارائیں کے مرید ہو گئے ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے خاندان والوں کے طعنوں سے تنگ آ کر کچھ کھوتے خرید لئے اور ان کو لے کر پھرنے لگے جس سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کھوتیاں والے مشہور ہو گئے۔

ایک روز کچھ لوگ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس آئے اور اپنا مدعا عرض کیا کہ ان کے بھائی ایک بیوی بہت خوبصورت ہے جسے ایک ظالم حکمران زبردستی اٹھا کر لے گیا ہے۔ اس ظالم حکمران نے اُس غریب کی بیوی واپس کرنے سے انکار کر دیا ہے اور اُس غریب کو بہت مارا پیٹا ہے۔

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے ان سے فرمایا کہ جاؤ دیکھو شہر میں کوئی طبلہ نواز یا سارنگی بجانے والا ہے۔ انہوں نے شہر میں تلاش کیا تو انہیں ایک جگہ ہیجڑے ناچتے ہوئے نظر آئے۔ انہوں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ سے آ کر عرض کیا کہ فلاں جگہ ہیجڑے ناچ رہے ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ ان کے ساتھ اُس جگہ ہو لئے جہاں ہیجڑے ناچ رہے تھے۔ جب آپ رحمۃ اللہ علیہ پر وجدانی کیفیت طاری ہوگئی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے پوچھا کہ وہ ظالم حکمران کس جگہ رہتا ہے۔

Marfat.com

اُنہوں نے بتایا کہ فلاں جگہ کھجوروں اور آموں والے باغ میں رہتا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اُن کی بات سن کر اُس جگہ توجہ دی اور اونچی آواز میں گانا شروع کر دیا۔

امباں والی باغچی سی دی کھجی والا باغ
کھوتیاں والے سد بلائی ستی ایں تاں جاگ
چنیا ایوں چھریندا یار چنیا ایوں چھڑیندا

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہ کہنا تھا کہ وہ عورت بھاگتی ہوئی چلی آئی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اُس شخص سے کہا کہ جاؤ اپنی زوجہ کو لے جاؤ۔

اس بات کی خبر جب حضرت سیّد سخی شاہ محمد درویش رحمۃ اللہ علیہ کو ہوئی اور لوگوں نے جب انہیں طعنہ دیا کہ تمہارے بیٹے نے تو گدھے پال لئے ہیں اور ہیجڑوں کے ساتھ ناچ کر سیّدوں کی عزت خاک میں ملا رہا ہے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ کو شدید صدمہ پہنچا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ ایک ہاتھ میں لاٹھی اور دوسرے ہاتھ میں تسبیح لئے اُس جگہ پہنچے۔ حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے جب والد بزرگوار کو آتا دیکھا تو گانا شروع کر دیا۔

لوکاں دے ہتھ مالیاں تے بابے دے ہتھ مال
ساری عمراں پٹ پٹ مر گیا کھس نہ سکیا وال
چنیا ایوں چھڑیندا لال چنیا ایوں چھڑیندا

حضرت سیّد سخی شاہ محمد درویش رحمۃ اللہ علیہ نے جب یہ سنا تو لاٹھی اور تسبیح کو پھینک دیا اور خود بھی والہانہ ناچنا شروع کر دیا اور ساتھ ہی ساتھ گانے لگے۔

پتر جہاں دے رنگ رنگیلے پے وی دیندے تار
چنیا ایوں چھڑیندا یار چنیا ایوں چھڑیندا

حضرت سیّد سخی شاہ محمد درویش رحمۃ اللہ علیہ کے دل سے ظلمت کا پردہ ہٹ چکا تھا اور نورِ عرفان کی روشنی سے دل کی دنیا روشن ہو چکی تھی۔ حضرت سیّد سخی شاہ محمد درویش رحمۃ اللہ علیہ بھی معرفت اور عشق کے رنگ میں رنگ چکے تھے۔

Marfat.com

حاکم قصور کی بہن کی دلی کیفیت کا بدلنا:

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ جب مرشد پاک حضرت شاہ عنایت قادری شطاری رحمۃ اللہ علیہ کے حکم سے قصور روانہ ہوئے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ہمراہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی بہن اور چند مریدین بھی تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے قصور شہر کے باہر ایک تالاب کے کنارے پر ڈیرہ لگایا۔ یہ تالاب ''سالانے والا تالاب'' کہلاتا ہے اور قصور ریلوے اسٹیشن کے نزدیک واقع ہے۔ قصور شہر کے لوگ درویشوں کو نہ مانتے تھے اس لئے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے شہر سے باہر ہی رہائش اختیار کی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ دن رات اللہ عزوجل کی عبادت میں مصروف رہتے تھے۔ رفتہ رفتہ لوگ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہونے لگے اور اپنے مسائل کا شافی علاج پانے لگے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس دوران لنگر بھی شروع کر دیا۔ لنگر کی تقسیم کا انتظام آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ایک مرید سلطان احمد مستانہ کے سپرد تھا۔

کچھ ہی عرصہ میں یہ خبر اُڑتی اُڑتی حاکم قصور کے دربار تک بھی جا پہنچی کہ ایک سید زادے آئے ہیں جو کہ درویش ہیں اور اُن کا زہد و تقویٰ بے مثال ہے۔ حاکم قصور کی ایک بہن تھی جو بیوہ ہو چکی تھی اور جوانی کی عمر سے نکل چکی تھی لیکن اُس کا حسن اب بھی بے مثال تھا۔ اس خاتون نے جب آپ رحمۃ اللہ علیہ کا تذکرہ سنا تو وہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت اور شرف نیاز کے لئے حاضر ہوئی۔

جس روز حاکم قصور کی بہن حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات کے لئے حاضر ہوئے تو اُس کے ہمراہ جواہرات سے بھرا ہوا ایک تھال بھی تھا جو وہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی نذر کرنے کے لئے لائی تھی۔ اس خاتون نے جب حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا تو اپنے دل سے ہاتھ دھو بیٹھی۔ حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کو بذریعہ کشف ساری صورتحال کا ادراک ہو گیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس عورت کو دیکھتے ہی منہ دوسری طرف پھیر لیا۔ جب اُس خاتون نے اس کی وجہ دریافت کی اور کہا کہ میں حاکم قصور کی بہن ہوں اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے شرف نیاز کے لئے حاضر ہوئی ہوں۔ تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں نے تمہیں اپنی والدہ

Marfat.com

سمجھا ہے میں تمہاری نذر اس صورت قبول کروں گا کہ تم بھی اپنی زبان سے مجھے بیٹا کہو۔ حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی بات سنتے ہی اُس خاتون کے دل سے تمام غلط خیالات دور ہو گئے اور اُس نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو بیٹا کہہ دیا۔ چنانچہ حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی نذر قبول فرمالی۔

کچھ روز گزرنے کے بعد اس خاتون نے آپ رحمۃ اللہ علیہ سے درخواست کی کہ شہر کے اندر ڈیرہ لگالیں میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی رہائش کا بندوبست کروں گی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ نہیں درویشوں کے لئے شہر سے باہر رہنا ہی درست ہے۔ لیکن اس خاتون نے اصرار جاری رکھا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ شہر قصور میں داخل ہوئے۔ حاکم قصور کی جانب سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو وہ جگہ دی گئی جہاں پر آج آپ رحمۃ اللہ علیہ کی مسجد واقع ہے۔

ایک بگڑا رئیس زادہ:

جس زمانے میں حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ دریائے چناب کے نزدیک عبادت و ریاضت میں مشغول تھے تو لوگ جوق در جوق آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس حاضر ہونے لگے۔ اس دوران چند حاسدین نے یہ مشہور کر دیا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ جادوگر ہیں۔ انہی لوگوں میں ایک جاگیردار حافظ برخوردار اور اُس کا بیٹا بھی شامل تھے۔

حافظ صاحب کا بیٹا اور حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ ہم عمر تھے لیکن دونوں کی عادات واطوار میں زمین آسمان کا فرق تھا۔ حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے معمولات بالکل بزرگوں جیسے تھے اور اُن کی باتوں سے ایک سمجھدار اور جہاندیدہ شخص کی جھلک نظر آتی تھی۔ حاسدین نے جب دیکھا کہ حافظ صاحب' حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کو پسند نہیں کرتے تو انہوں نے حافظ صاحب کو حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے خلاف بھڑکانا شروع کر دیا۔ حافظ صاحب نے ان لوگوں سے کہا کہ وہ اس نوجوان درویش کو آزما کر دیکھ لیں۔ حاسدین نے حافظ صاحب سے پوچھا کہ وہ کیا طریقہ اختیار کریں جس سے اس نوجوان درویش کو آزمایا جائے۔ حافظ صاحب نے کہا کہ تم قیمتی تحائف لے کر اس نوجوان درویش کے پاس جاؤ اور اگر اُس نے

Marfat.com

ان تحائف کو قبول کرلیا تو یہ شخص درویش نہیں اور اگر اس نے تحائف کو قبول نہ کیا تو وہ صحیح درویش ہے۔

حاسدین نے دو خوان تیار کئے جن میں سے ایک خوان میں مختلف انواع کے پھل اور دوسرے خوان میں چاندی کے سکے تھے۔ جب یہ لوگ حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نماز پڑھ رہے تھے۔ نماز کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ نے لوگوں سے آنے کی وجہ دریافت کی تو ایک شخص نے خود کو ارادت مند ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ ہم آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں یہ نذرانہ پیش کرنے آئے ہیں آپ رحمۃ اللہ علیہ اس کو قبول فرمائیں تو یہ ہم پر بڑا احسان ہوگا۔

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے اُس کی بات سن کر آنکھیں بند کرلیں اور بذریعہ کشف اُن پر ان حاسدین کی سازش ظاہر ہوگئی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ان حاسدین کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:

> ''مجھے دنیا اور اس کی آسائشوں کو چھوڑے عرصہ ہوگیا ہے اب میرے لئے ان قیمتی چیزوں کی کوئی اہمیت نہیں ہے۔ میری تمام ضروریات میرا رب پوری فرمادیتا ہے۔ آپ براہِ مہربانی ان اشیاء کو کسی مستحق میں تقسیم فرمادیں۔''

یہ فرما کر حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ دوبارہ نماز کے لئے کھڑے ہوگئے۔ ان لوگوں نے نماز کے ختم ہونے کا کچھ دیر تک انتظار کیا مگر حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے پہلی ہی رکعت کو طویل کرلیا۔ حاسدین نے جب طویل انتظار کیا اور حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی نماز ختم نہ ہوئی تو وہ واپس چل دیئے۔ واپس آکر ان حاسدین نے حافظ صاحب کو ساری صورتحال سے آگاہ کیا۔ حافظ صاحب نے خود حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ سے ملنے کا فیصلہ کیا اور اس مقصد کے لئے حافظ صاحب' حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس خود پہنچے۔ حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے حافظ صاحب کو اپنے پاس بٹھایا۔ حافظ صاحب کو حضرت بابا بلھے شاہ

Marfat.com

رحمۃ اللہ علیہ کی جھونپڑی میں داخل ہوتے ہی طمانیت کا احساس ہوا اور اُن کا ذہن ہلکا پھلکا ہوگیا۔ حافظ صاحب اور حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے درمیان کافی دیر تک باتیں ہوتی رہیں۔ اس دوران افطار کا وقت ہوگیا اور ایک دیہاتی ایک روٹی اور تھوڑا سا سالن لے کر حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حافظ صاحب نے جب کھانا دیکھا تو حیران رہ گیا اور پوچھنے لگا کہ کیا آپ رحمۃ اللہ علیہ روزانہ روزے رکھتے ہیں؟ حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

''حافظ صاحب! نماز روزے کے لئے ہی تو اس پُرسکون جگہ آئے ہیں اور ویرانے میں آبیٹھے ہیں۔ میں نے ان لوگوں کو سختی سے منع کیا کہ صرف ایک روٹی اور تھوڑا سا سالن لایا کریں کیونکہ میرے لئے اتنا ہی کافی ہے۔''

حافظ صاحب اِس نوجوان سے بے حد متاثر ہوئے اور کہنے لگے کہ اگر آپ رحمۃ اللہ علیہ کہیں تو میں افطاری کے لئے کچھ بھیج دیا کروں۔ حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

''میری غذا بہت قلیل ہے اور ان لوگوں نے اللہ عزوجل کے حکم سے اسے اپنے ذمے لے رکھا ہے۔ اگر آپ کچھ بھیجنا چاہتے ہیں تو اسی قدر ہی بھیجیں جس قدر یہ لایا تھا۔''

حافظ صاحب اگلے روز ایک خادم کے ہمراہ حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی ہدایات کو نظر انداز کرتے ہوئے اور مختلف انواع کے کھانے لے کر حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے جب کھانے دیکھے تو ناراضگی کا اظہار کیا مگر حافظ صاحب کی جانب سے آئندہ ایسا نہ کرنے کی وجہ سے انہیں قبول فرمالیا۔ حافظ صاحب نے عرض کیا کہ کچھ عرصہ قبل چند لوگ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں کچھ نذرانہ لائے تھے جسے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے قبول نہ فرمایا آج میرا نذرانہ قبول فرمالیا؟ حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

Marfat.com

''حافظ صاحب! مجھے بذریعہ کشف معلوم ہو گیا تھا کہ وہ لوگ کس نیت سے نذرانہ لے کر آئے ہیں اور ان لوگوں کو معلوم نہیں کہ میرے مرشد پاک حضرت شاہ عنایت قادری شطاری رحمۃ اللہ علیہ کی رہنمائی ہمہ وقت میرے ساتھ ہے اور اُن کی نظریں کرم ہر وقت مجھ پر رہتی ہیں۔''

حافظ صاحب' حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے اخلاق و اطوار سے بے حد متاثر ہوئے اور حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے عقیدت مندوں میں شامل ہو گئے۔ایک روز انہوں نے حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ سے درخواست کی کہ میرا بیٹا راہِ راست سے بھٹک چکا ہے آپ رحمۃ اللہ علیہ براہِ مہربانی اس پر کچھ نظر کرم فرمائیں۔حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

''حافظ صاحب! آپ کسی دن اپنے بیٹے کو ساتھ لے کر آئیں پھر وہ یہاں سے واپس نہ جا سکے گا اور نہ ہی اُس کی کسی بداعمالی کی شکایت آپ کو ملے گی۔''

چنانچہ کچھ دنوں بعد حافظ صاحب اپنے بیٹے کو بصد اصرار حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں لے آئے۔حافظ صاحب کے بیٹے کا نام سلطان احمد تھا۔سلطان احمد جیسے ہی حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی جھونپڑی میں داخل ہوا وہیں کا ہو کر رہ گیا۔سلطان احمد کی رنگینی ختم ہو چکی تھی۔وہ بہن بھائیوں اور ماں باپ کو فراموش کر چکا تھا۔ہمہ وقت نماز اور تسبیح و تہلیل میں مشغول رہتا تھا۔

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے جب دیکھا کہ سلطان احمد کے دوست روزانہ چلے آتے ہیں تو انہوں نے ان کو منع کرتے ہوئے فرمایا:

''کیا تم نہیں جانتے کہ سلطان احمد اب ہمارا ہو چکا ہے اب تم لوگ اسے بھول جاؤ اور اس کی خاطر ادھر مت آیا کرو۔''

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہ فرمانا تھا کہ ان لوگوں نے ادھر آنا چھوڑ دیا۔ سلطان احمد کو حضرت شاہ عنایت قادری شطاری رحمۃ اللہ علیہ نے بذریعہ حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

کچھ وظائف پڑھنے کی اجازت دی۔ سلطان احمد کو اب کسی چیز کا کچھ ہوش نہ تھا وہ نماز' اورادو وظائف میں مصروف رہتا۔ ہمہ وقت روزے رکھتا اور ان سب کے علاوہ اسے کسی بات کی کچھ ہوش نہ ہوتی تھی۔ کچھ عرصہ گزرنے کے بعد حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے سلطان احمد کو حکم دیا کہ وہ ایک دن چھوڑ کر ایک دن گھر جایا کرے کیونکہ وہ شادی شدہ ہے اور اُس کے بیوی بچے بھی ہیں۔ سلطان احمد کسی صورت بھی حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کو چھوڑ کر جانے کو تیار نہ تھا مگر حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے فرمان کے مطابق ایک دن چھوڑ کر اپنے گھر جانے لگے۔

ایک مرتبہ حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے کھانا تناول فرماتے ہوئے کچھ کھانا قریب بیٹھے ہوئے سلطان احمد سے فرمایا کہ یہ تمہارا حصہ ہے اسے نوش فرمالو۔ سلطان احمد نے ازراہِ عقیدت وہ کھانا نوش فرمالیا۔ چنانچہ سلطان احمد نے جیسے ہی وہ کھانا نوش فرمایا لوگوں نے دیکھا کہ سلطان احمد پر کیفیت جذب و مستی طاری ہوگئی۔ سوائے حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے حکم کی تعمیل کے سلطان احمد ہمہ وقت عالم جذب میں ہی رہتا۔ سلطان احمد جنگل میں جاتے اور لکڑیاں کاٹ کر لاتے' مٹکے میں پانی بھرتے اور اس کے علاوہ دیگر کام بھی اپنے ہاتھوں سے خود کرتے تھے۔

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ جب دریائے چناب سے لاہور واپس تشریف لائے تو سلطان احمد جو کہ اب سلطان مستانہ کے نام سے مشہور تھے وہ بھی ہمراہ آئے۔ پھر جب حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ پیرو مرشد کے حکم پر قصور تشریف لے گئے تو سلطان مستانہ بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ہمراہ تھے۔ سلطان مستانہ کا وصال حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے ہی ہوا اور سلطان مستانہ کی اولادِ پاک کو ہی حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے مزارِ پاک کی سجادگی کا شرف حاصل ہے۔

بعد از وصال اظہارِ کرامت:

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے بعد ایک شخص روز اپنی کسی خواہش کی

Marfat.com

تکمیل کے لئے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے مزارِ پاک پر حاضر ہوتا رہا لیکن عرصہ گزرنے کے بعد بھی اُس کی خواہش پوری نہ ہوئی۔ عرصہ گزرنے کے بعد بھی اُس شخص کی گریہ وزاری میں کوئی فرق نہ آیا۔ ایک دن وہ دعا مانگنے کے لئے سر جھکائے کھڑا تھا کہ گھنگھروؤں کی آواز آئی جس سے اُس کا تسلسل ٹوٹ گیا۔ اُس نے سر اٹھا کر دیکھا تو ایک ناچنے والی عورت اپنی تمام تر رنگینیوں کے ساتھ مزارِ پاک کے احاطے میں داخل ہوئی اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر آپ رحمۃ اللہ علیہ کی کافی گا کر اور دعا مانگ کر چلی گئی۔

کچھ دن گزرنے کے بعد اُس شخص نے دیکھا کہ وہ مغنیہ اپنے ہمراہ لنگر کی دیگیں لئے دوبارہ آئی۔ اُس شخص نے اُس مغنیہ سے دریافت کیا تو اُس نے بتایا کہ یہ نیاز کی دیگیں ہیں کیونکہ میری مراد پوری ہوگئی ہے۔ وہ شخص یہ سنتے ہی دل برداشتہ ہوگیا کہ میں کتنے عرصہ سے گریہ وزاری کر رہا ہوں اور میری دعا قبول نہیں ہو رہی جبکہ اس مغنیہ کی مراد چند ہی روز میں بر آئی۔

وہ شخص اس دلبرداشتہ کیفیت کے ساتھ گھر آیا اور سو گیا۔ خواب میں اُسے حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت ہوئی۔ حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے اُس شخص سے فرمایا:

> ''مغنیہ کا انداز مجھے پسند نہ تھا اس لئے اللہ تعالیٰ نے اُس کی مراد پوری کر دی تا کہ وہ بار بار اس انداز میں ہمارے پاس نہ آئے جبکہ تمہاری گریہ وزاری اور عجز و انکساری مجھے اور اللہ عزوجل کو بے حد پسند ہے اس لئے ہم تمہیں بار بار بلاتے ہیں۔''

اُس شخص کی جب آنکھ کھلی تو وہ قدرے پرسکون ہوگیا اور سمجھ گیا کہ حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے اُسے نہیں بھلایا ہے۔ چنانچہ کچھ عرصہ کے بعد اُس شخص کی دلی مراد بھی پوری ہوگئی۔

Marfat.com

تصانیف

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی کسی بھی تصنیف کا ذکر کتب سیر میں نہیں ملتا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا تمام کلام مختلف قوالوں کی زبانی مرتب کیا گیا ہے اور یہ بالکل مصدقہ کلام نہیں ہے بلکہ آپ رحمۃ اللہ علیہ سے منسوب شدہ ہے۔ حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے کلام اور کافیوں کا پہلا مجموعہ ملک ہیرا اینڈ کمپنی کشمیری بازار لاہور نے ۱۸۸۲ء میں چھاپا جس میں کل ۱۴۲ کافیاں موجود تھیں۔ اس کے علاوہ ذیل کی کتب اور رسائل بھی حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے کلام سے منسوب ہیں۔

۱۔ قانونِ عشق

۲۔ کافیاں حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ

۳۔ گنجینہ معرفت

۴۔ سی حرفی حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ

۵۔ کلیات حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ

۶۔ قلمی نسخہ شیخ وزیر علی قصوری

۷۔ قلمی نسخہ مرتبہ وسوندھی قصوری

۸۔ آکھیا حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

وصال

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کا وصال ۱۱۷۱ ہجری بمطابق ۱۷۵۸ء کو قصور میں ہوا۔ بوقت وصال آپ رحمۃ اللہ علیہ کی عمر مبارک ایک سو دس سال تھی۔ حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ قصور میں ہی مدفون ہوئے جہاں آپ رحمۃ اللہ علیہ کا مزارِ پاک آج بھی مرجع گاہ خلائق خاص و عام ہے۔

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کا عرس مبارک ہر سال بھادوں کے مہینے میں گیارہ اور بارہ تاریخ کو قصور شہر میں منعقد ہوتا ہے جہاں پر دنیا بھر سے لوگ حاضر ہو کر اپنی عقیدت کا اظہار کرتے ہیں۔ عرس مبارک کے موقع پر محافل کا انتظام بھی کیا جاتا ہے جن میں عقیدت منداپنی عقیدت کا اظہار کرتے ہیں۔ اس موقع پر حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی کافیاں سنائی جاتی ہیں جس سے محفل میں ایک روح پرور منظر قائم ہو جاتا ہے۔

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے مزارِ پاک پر ذیل کا قطعہ نسب ہے:

چوں بلھے شاہ شیخ ہر دو عالم
مقام خویش اندر خلد در زید
رقم کن شیخ اکرام ارتحاش
دگر ہادی اکبر مست توحید

Marfat.com

حضرت بابا بلھے شاہ رحمتہ اللہ علیہ کا آفاقی پیغام

حضرت بابا بلھے شاہ رحمتہ اللہ علیہ کا پیغام آفاقی پیغام ہے جسے زندگی کی ہر سطح پر دیکھا جاسکتا ہے۔ حضرت بابا بلھے شاہ رحمتہ اللہ علیہ کا پیغام فرقہ بندی' تعصبات اور بے راہ رویوں سے پاک ہے۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ اپنے پیغام میں دین اسلام کو انسانی حقوق کا علمبردار قرار دیتے ہیں اور عبادت الٰہی ہر انسان کا فرضِ عین ہے۔ انسان کی مذہبی بنیادوں پر تقسیم ایک بہت بڑا جرم ہے۔ حضرت بابا بلھے شاہ رحمتہ اللہ علیہ اس کا اظہار اپنے ذیل کی کافی میں یوں فرماتے ہیں:

ہندو نہ نہیں مسلمان
بہیے ترنجن تج ابھمان
سنی نہ نہیں ہم شیعہ
صلح کل کا مارگ لیا
بھکھے نہ نہیں ہم رجے
ننگے نہ نہیں ہم کجے
روندے نہ نہیں ہم ہسدے
اُجڑے نہ نہیں ہم وسدے
پاپی نہ سدھر می ناں
پاپ پن کی راہ نہ جاں
بلھے شاہ جو ہر چت لاگے
ہندو ترک دوجن تیاگے

Marfat.com

اللہ عزوجل کا احسانِ عظیم ہے کہ اُس نے انسان کو بے شمار فضائل عطا فرمائے لیکن انسان اللہ عزوجل سے قطع تعلقی کی بناء پر ان نعمتوں سے محروم ہے۔ انسان' شیطان کے بہکاوے میں اور دنیا کی لالچ میں اللہ عزوجل کے بتائے ہوئے سیدھے راستے اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال و افعال کو بھول چکا ہے جس کی وجہ سے آج وہ مصائب میں مبتلا ہے۔ خواہشات کے گڑھوں میں گرتا جارہا ہے اور اپنی تکالیف کو بڑھاتا جارہا ہے۔ مال و دولت کی خواہش' حب دنیا کی خواہش اور شان و مرتبہ کی خواہش ان سب نے انسان کو بُری طرح جکڑ رکھا ہے۔ اگر انسان اپنا مقصودِ حقیقی حاصل کرنا چاہتا ہے تو اُسے بھی حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی طرح مرشد کامل کی ضرورت ہے جس طرح حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ' حضرت شاہ عنایت قادری شطاری رحمۃ اللہ علیہ کے دست حق پر بیعت ہوئے اور مقامِ حقیقی اور گوہر مقصود کو حاصل کیا۔ حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

بلھا شوہ اساں تھیں وکھ نہیں
بن شوہ تھیں دوجا ککھ نہیں
پر ویکھن والی اَکھ نہیں
تاہیں جان جدائیاں سہندی اے
مونہہ آئی بات نہ رہندی اے

قرب و وصال اس صورت میں ہی ممکن ہے جب انسان دنیا کے جال سے نکلنے کی کوشش کرے اور اپنے اندر سے حب دنیا کی خواہش کو مٹانے کی کوشش کرے۔ حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

پتیاں لکھاں میں شام نوں پیا مینوں نظر نہ آوے
آنگن بنا ڈراونا گیت بدھ رین دہاوے
کاغذ کروں لکھ دانے نین آنسو لاؤں
برہوں جاری ہوں جری دل پھوک جلاؤں

Marfat.com

چونکہ دنیا ختم ہونے والی چیز ہے اور یہ ختم ہو کر رہے گی۔اس میں انسان کا قیام صرف مختصر وقت کے لئے ہے۔حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ دنیا کو میلہ قرار دیتے ہوئے فرماتے ہیں:

اک پلک جھلک دا میلہ اے
کجھ کر لے ایہو ویلا اے

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ انسانوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ انسانیت کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑیں اور مسلمانوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ فرقہ واریت اور تعصب کو بالائے طاق رکھتے ہوئے یکجا ہوں اور اپنی تخلیق کے مقصد کو پہچانیں اور معاشرے میں بھائی چارے کی فضاء پیدا کریں۔اس سلسلے میں آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

اساں عصبیت تخی دے پائے
الٹے ہور زمانے آئے
اپنیاں دے وچ اُلفت ناہیں
کیا چاچے کیا تائے
پیو پتران اتفاق نہ کوئی
دھیاں نال نہ مائے
اُلٹے ہور زمانے آئے

آج کے اس مادیت پرست دور میں ہر انسان کو حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے اس آفاقی پیغام کو سمجھنے کی ضرورت ہے جس سے معاشرے میں امن وسکون کی فضاء پیدا ہوسکتی ہے اور معاشرے میں پیدا انسانوں کے درمیان ہر قسم کی تفریق ختم ہوسکتی ہے۔

Marfat.com

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی سوچ کا انداز

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کا کلام نہ صرف مسلمانوں کے لئے بلکہ ہر مکتبہ فکر سے تعلق رکھنے والے انسان کے لئے ہے۔ حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ جہاں اپنے کلام میں عشق کا اظہار کرتے ہوئے مسجد، مصلیٰ اور تسبیح کا ذکر فرماتے ہیں اسی طرح وہ ہندوؤں کے رسوم و رواج کا بھی ذکر فرماتے ہیں۔

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ اپنے کلام میں عشق کی پُر خطر راہ کا بھی ذکر فرماتے ہیں اور اس کی تکالیف کو برداشت کرنے کی تلقین کرتے ہیں تاکہ گوہر مقصود حاصل ہو۔ حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ اپنے کلام میں مسلمانوں میں مذہبی منافرت اور مسلمانوں میں موجود ریاکاری اور مذہب سے دوری کو تنقید کا نشانہ بناتے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ آپ رحمۃ اللہ علیہ ہندوؤں میں بھی موجود رسوم کی بھی مذمت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

مسلمان سولی توں چڑ دے
ہندو چڑ دے گور

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے کلام میں فکر و عمل کا رنگ نمایاں ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے کلام کی حقیقت کا اندازہ صرف اسی کو ہو سکتا ہے جو کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے کلام کو سمجھے اور اس پر عمل پیرا ہونے کی کوشش کرے۔ حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے اسی طرز عمل نے انہیں پنجابی زبان کا بلاشبہ سب سے بڑا صوفی شاعر بنایا ہے۔

مس لاجونتی راما کرشنا حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں لکھتی ہیں:

''یہ بات ہر قسم کے شک و شبہ سے بالاتر ہے کہ حضرت بابا بلھے شاہ

Marfat.com

رحمۃ اللہ علیہ پنجابی زبان کے سب سے بڑے صوفی شاعر ہیں۔ ان کی کافیاں ایک آفاقی پیغام لئے ہوئے ہیں۔ حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کا تعلق صوفیاء کے اس گروہ سے ہے جس میں حضرت جلال الدین رومی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت شاہ شمس تبریز رحمۃ اللہ علیہ شامل ہیں۔"

واہ واہ رمز سجن دی ہور عاشق بنا نہ سمجھے کور
بلھا شوہ نوں کوئی نہ ویکھے جو ویکھے سو کسے نے لیکھے
اس دا رنگ نہ روپ نہ ریکھے اوہ وی ہووے ہو کے چور

Marfat.com

علمائے ظاہر اور حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی اپنے اردگرد کے ماحول پر گہری نظر ہے اسی بناء پر انہیں معاشرے میں ایک بڑی خرابی علمائے ظاہر کی صورت میں نظر آتی ہے جن کے اقوال اور افعال میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ یہ علمائے ظاہر زبان سے تو شور مچاتے رہتے ہیں مگر ان کے اعمال ان کے اقوال کے برخلاف ہوتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ یہ سادہ لوح مسلمانوں کو فرقہ واریت اور منافقت کی طرف لے جاتے ہیں۔ یہ ظاہری علماء ان سیدھے سادے لوگوں پر اپنی علمیت کا رعب جماتے ہیں اور اسی گھمنڈ کی وجہ سے یہ کسی کو خاطر میں نہیں لاتے بلکہ ان کی روش انتہائی دل آزار ہوتی ہے۔ بالخصوص یہ صوفیاء اور اولیاء پر اپنی علمیت کی دھاک بٹھانے کے چکر میں کئی الٹے سیدھے الزامات ان پر عائد کرتے ہیں اور اُن کی روحانیات کا مذاق اڑاتے ہیں۔

یہی وجہ ہے کہ حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کو ان علمائے ظاہر سے ایک خاص قسم کی چڑ ہے اور یہ بات ان کی حلیم و خلیق شخصیت پر ایک ناقابل برداشت قسم کا بوجھ ڈال کر ان کی قوت برداشت کے قلعہ کو مسمار کرتی ہے۔ حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ اس کا اظہار اپنی ذیل کی کافی میں یوں فرماتے ہیں:

بلھے شاہ نوں لوک متیں چا دیندے بلھا جا بہہ مسیتی
وچ مسیتاں دے کیہہ کجھ ہوندا جو اندروں گئی نہ پلیتی
باہروں پاک کیتے کیہہ ندا جو اندروں گئی نہ پلیتی
بن مرشد کامل بلھا ایویں گئی عبادت کیتی

Marfat.com

بھٹھ نمازاں چکڑ روزے کلمے پھر گئی سیاہی
بلھے شاہ شوہ اندروں ملیا بھلی پھرے لوکائی

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کو ان ظاہر علماء سے نفرت ہی نہیں بلکہ وہ ان سے حاصل شدہ علم کو بھی بے فائدہ اور بغیر نفع کے قرار دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ایسا علم کسی بھی قسم کا نہیں ہوتا۔ حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ اس کا اظہار اپنی کافی میں یوں فرماتے ہیں:

پڑھ پڑھ نفل نماز گزاریں
اُچیاں بانگاں چانگاں ماریں
منبر تے چڑھ وعظ پکاریں
کیتا تینوں حرص خوار
پڑھ پڑھ شیخ مشائخ ہویا
بھر بھر پیٹ نیندر بھر سویا
جاندی وار نین بھر رویا
ڈبا وِچ اُرار نہ پار
علموں بس کریں او یار
پڑھ پڑھ ملاں ہوئے قاضی
اللہ علماں باجھوں راضی
ہووے حرص دنوں دن تازی
نفع نیت وِچ گزار
علموں بس کریں او یار
علموں پئے قصے ہور
اکھیں والے انھے کور
پھڑے سادہ تے چھڈے چور

Marfat.com

دو ہیں جہانیں ہویا خوار
علموں بس کریں او یار

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ ان ظاہری علماء کی صوفیاء اور اولیاء کے خلاف روش کو ان کے باطن کا خبث قرار دیتے ہوئے فرماتے ہیں:

میں پا پڑھیاں تو نساں ہاں
میں پا پڑھیاں تو نساں ہاں
عالم فاضل میرے بھائی
پا پڑھیاں میری عقل گوائی
دے عشق ہلارے
تاں میں وساں ہاں
میں پا پڑھیاں تو نساں ہاں
میں پا پڑھیاں تو نساں ہاں

ان لوگوں کی اس روش، دوغلے بیانات، کھلے عام اور بے جا تنقید پر حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

پڑھ پڑھ علم لگاویں ڈھیر
قرآن کتاباں چار چوفیر
کر دے چانن وچ انھیر
باجھوں رہبر خبر نہ سار
علموں بس کریں او یار

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ صرف اسی علم کو نفع بخش قرار دیتے ہیں جس سے جسم اور روح دونوں کو فائدہ حاصل ہو اور وہ علم قربِ الٰہی کا سبب بنے۔ حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

Marfat.com

اک الف پڑھو چھٹکارا اے
اک الفوں دو تن چار ہوئے
پھر لکھ کروڑ ہزار ہوئے!
پھر لوتھوں باجھ شمار ہوئے
ہک الف دا نکتہ نیارا اے

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ اپنے کلام میں لوگوں کو اس عارضی مقام سے حقیقی مقام تک کا سفر کرنے کی ترغیب دیتے ہیں اور فرماتے ہیں:

نڈھا گردا بڈھا گردا آپو اپنی واری
کیہہ بیوی کیہہ باندی لونڈی کیہہ دھوبن بھٹھیاری

Marfat.com

مرشد کامل اور حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے کلام میں مرشد کامل کی ضرورت اور اس کی اہمیت کا ذکر موجود ہے۔ حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ مرشد کامل کی ضرورت کے بارے میں اور اپنے مرشد پاک حضرت شاہ عنایت قادری شطاری رحمۃ اللہ علیہ کی تعریف کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

بلھے شاہ دی سنو حکایت ہادی پھڑیاں ہوگ ہدایت
میرا مرشد شاہ عنایت اوہ لنگھائے پار
جے کوئی اُس نوں لکھنا چاہے باجھ وسیلے لکھیا نہ جائے
شاہ عنایت بھید بتائے تاں کھلے اسرار

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ خدا بھی جسم کے اندر ہے اور روح بھی جسم کے اندر ہے اور روح کو رب کے ساتھ جوڑنے والی ڈور یعنی کلمہ طیبہ بھی دل کے اندر ہے مگر ان سب کی حقیقت کو پہچاننے کے لئے مرشد کامل کا ہونا ضروری ہے۔ مرشد سمندر میں پھنسی ہوئی ناؤ کو نکالنے والا ہے اور وہ ہجر کے درد میں مبتلا کا علاج کرنے والا ماہر طبیب ہے اور روح کو پار کرنے والا ملاح بھی مرشد کامل ہے۔

ندیوں پار ملک سجن دا حرص لہر نے گھیری
ست گرو بیڑی پھڑی کھاوتے توں کیوں لائی دیری
جھبدے بوہڑیں دے طبیبا نہیں تاں میں مر گئیا

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مرشد کامل کا حقیقی کام یہ ہے کہ وہ سالک کو کلمہ طیبہ کی حقیقت سے آگاہ کرے' اس کے بھید سے روشناس کرے' اس کے ورد کا

Marfat.com

طریقہ بتائے کیونکہ اس کلمہ کی حقیقت کو جانے بغیر سالک اپنی حقیقی منزل کو نہیں پا سکتا۔ روحانی شغل کو پانے میں بے حد مشکلات ہیں اور راستہ بڑا خطرناک ہے لیکن مرشد کامل کی توجہ سے ہی یہ راستہ طے کیا جا سکتا ہے۔ مرشد کامل کا فضل و کرم ہر قسم کے نیک اعمال سے اونچا درجہ رکھتا ہے۔ مرشد اپنی زندگی میں بھی مرید کی مدد کرتا ہے اور مرنے کے بعد بھی مرید کو ہر قسم کے خطرے سے بچا کر رکھتا ہے اور مرید کی منزلِ مقصود کا ضامن ہوتا ہے۔ مرشد مرید کو دکھوں کے دریا کو عبور کروا کر اُسے واصل حقیقی سے روشناس کراتا ہے اور اُسے اُس کے مقامِ مقصود تک پہنچاتا ہے۔ مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

سخت باریک ست راہِ آں حبیب
کئے رو براستقامت جز لبیب
ہست عقبات اندریں راہِ گراں
طے نگرد دبے قلاوُز اے فلاں
زیں سبب فرمود آں شاہِ شفیق
گالرفیق اول بود ثم الطریق
زہبرے جو تاروی تو راہِ راست
ورنہ در رہ بس مغاک و چاہ ہاست
ہمچو پرکارے ہمیشہ در ذہاب
لیک یک جا ماندہ بے انقلاب
سالہا کردی نماز و روزہ را
نورِ آں صوم و صلوٰۃ تو کجا
جملہ عمرت در عبادتہا گذشت
زانچہ اول بود و حال دل نگشت

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ بات کہنے کی کوئی ضرورت نہیں کہ

Marfat.com

مرشد کا مطلب اللہ سے وصال کر چکے کامل فقیر کا ہے کیونکہ مرشد کامل اللہ عزوجل کی ذات میں سما چکا ہوتا ہے اور سالک کے لئے اللہ عزوجل سے وصال کا ذریعہ کا ہے۔

ڈھولا آدمی بن آیا
مولا آدمی بن آیا

مرشد کامل سچا عارف اور خدائی سمندر میں سے اٹھتی ایسی لہر ہے جو سمندر سے اٹھتی ہے مگر ہمیشہ سمندر کا حصہ رہتی ہے۔ یہ لہر کبھی سمندر سے جدا نہیں ہوتی اور ہمیشہ سمندر میں ہی رہتی ہے۔ مرشد کامل کا دیدار اللہ عزوجل کا دیدار ہے اور مرشد کامل کا دیدار تمام دکھوں کا مداوا ہے۔

بلھیا دوروں چل کے آیا جی
اوہدی صورت نے بھرمایا جی

حضرت حافظ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

مقام امن و مے بیغش و رفیق شفیق
گر مدام میسر شود زہے توفیق
دریغ و درد کہ تا ایں زماں ندانستم
کہ کیمیائے سعادت رفیق بود رفیق

یعنی پیر و مرشد امن کی جگہ، بغیر ملاوٹ کی شراب اور مہربان دوست کا نام ہے اور اگر مرشد کامل مل جائے تو یہ سالک کے لئے سب سے بڑی خوش قسمتی ہے۔

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ اپنے مرشد پاک حضرت شاہ عنایت قادری شطاری رحمۃ اللہ علیہ کے اوصاف کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"میرے مرشد کامل حضرت شاہ عنایت قادری شطاری رحمۃ اللہ علیہ میرے لئے قبلہ و کعبہ ہیں اور انہوں نے مجھے سرخ و سبز رنگ کے لباس پہنا کر اپنے عشق میں ناچنے پر مجبور کر دیا ہے۔ میرے مرشد کامل راز

Marfat.com

الٰہی کے بھیدوں کو کھولنے والے ہیں اور اللہ عزوجل کے کلمہ کا پیغام دینے والے ہیں۔ وہی خام کو سونا بنانے والے ہیں اور وہی بھٹکی ہوؤں کو راستہ دکھانے والے ہیں۔"

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ اپنے مرشد پاک کے بارے میں اپنی عقیدت کا اظہار ذیل کی کافی میں یوں کرتے ہیں:

ویکھو نی شاہ عنایت سائیں
میں نال کردا کویں ادائیں
کدی آوے کدی آوے ناہیں
تھوں تھوں بھڑکن بھاہیں
نام اللہ پیغام سنائیں
مکھ ویکھن نوں نہ ترسائیں

یہی وجہ ہے کہ حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ مرشد کی صورت میں اللہ عزوجل کو یاد کرتے ہیں اور مرشد کی رضا کی خاطر اپنا تن من دھن قربان کرنے کو تیار رہتے ہیں۔

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"ہم اس مادی دنیا سے اکتا چکے تھے اور مقامِ حق میں واپس جانا چاہتے تھے، مرشد کامل حضرت شاہ عنایت قادری شطاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی رحمت کے ساتھ ہمیں ساتھ لئے اور مقامِ حق تک پہنچایا۔"

Marfat.com

شریعت اور طریقت
حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی نظر میں

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

شریعت ساڈی دائی ہے طریقت ساڈی مائی ہے
اُکوں حق حقیقت آئی ہے تے معرفتوں کچھ پایا ہے

یعنی ہر انسان کی پیدائش کسی نہ کسی خاص مذہب یا قوم میں ہوتی ہے اور اسے اُس علاقے کا مذہب ورثہ میں ملتا ہے مگر انسان کے لئے ضروری ہے کہ وہ دائی سے اپنی ماں یعنی طریقت کی گود میں چلا جائے تاکہ اُس پر اُس کی تخلیق کی حقیقت آشکار ہو۔ یعنی شریعت راہِ حقیقت میں پہلا قدم ہے اور معرفت کو پانے کے لئے قلب کا صاف ہونا ضروری ہے۔

دنیا میں بہت سی شریعتیں نافذ ہیں اور ہر مذہب کا ماننے والا اپنی شریعت کو ہی درست مانتا ہے۔ کامل درویش کی نظر میں اگر شریعت کا حقیقت سے تعلق ہے تو وہ درست ہے۔ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"اللہ عزوجل کی رحمت سے توحید کی منزل پانے والا عارف زمین کی مانند ہوتا ہے جس پر نیک اور بد سب چل رہے ہیں اور وہ بادلوں کی مانند ہر ایک پر سایہ کرتا ہے اور ابر کی مانند ہر ایک پر برستا ہے۔ ایسا عارف تمام عالم کے لئے یکساں ہے اور تمام مخلوق کا ہمدرد ہے۔"

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ شریعت کی مذمت ذیل کے الفاظ میں کرتے ہیں:

Marfat.com

بھٹھ نمازاں چکر روزے کلمے تے پھر گئی سیاہی
بلھے نوں شوہ اندروں ملیا بھلی پھرے لوکائی

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ لوگ اللہ عزوجل کی تلاش میں بھٹک رہے ہیں جبکہ وہ انسان کی شہ رگ سے بھی زیادہ اُس کے قریب ہے اور انسان اور خدا کے درمیان قدرتی رشتہ ہے جسے انسان اپنی خواہشات پر قابو رکھ کر ہی پا سکتا ہے۔ ملا اور قاضیوں نے وہموں کا ایک ایسا جال پھیلا رکھا ہے جس سے سادہ لوح گمراہ ہو رہے ہیں اور وہ بیرونی شریعت کو ہی سچی روحانیت ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں جس سے ان سادہ لوح سالکوں کی راہ میں رکاوٹیں کھڑی کرتے ہیں لیکن جو محبوب حقیقی کا سچا عاشق ہے وہ ان خودساختہ بندشوں میں نہیں بندھ سکتا۔

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

ملا قاضی سانوں راہ بتاون دین دھرم دی پھیری
ایہہ تاں ٹھگ جگت دے جھیورلاون جال چپھیری
کرم شرع دے دھرم بتاون سنگل پاون پیریں
ذات مذہب ایہہ عشق نہ پچھدا عشق شرع داویری

حضرت مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ رب کے سچے عاشقوں کا ایک ہی مذہب ہے وہ ہے اپنے نفس کو فنا کر کے اللہ تعالیٰ میں سما جاتا ہے۔

عاشقاں راہ مذہب وملت خدا ست

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہر مذہب کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ محبوبِ حقیقی سے وصال پایا جائے جب محبوبِ حقیقی سے وصال ہو جائے تو پھر نماز روزے کی کچھ ضرورت باقی نہیں رہتی۔

روزے حج نمازنی مائے مینوں پیا نے آن بھلائے
جد پیا دیاں خبراں پیاں منترنحو سب بھل گیاں

Marfat.com

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ ایک اور موقع پر شریعت اور طریقت کا موازنہ پیش کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ جس طرح چھلکا پھل کے گودے اور رس کی حفاظت کے لئے ہوتا ہے اور پھل کا نعم البدل نہیں اسی طرح شریعت صرف طریقت کی حفاظت کے لئے نہ کہ اس کے نعم البدل کے لئے۔ جس دل میں رب' مرشد اور کلمہ توحید کا عشق نہیں وہاں ہر قسم کی شریعت بے کار ہے۔ جس سالک کے قلب کی صفائی ہے' اللہ عزوجل' مرشد اور کلمہ توحید کا عشق ہے وہاں پر شریعت قابل قبول ہو سکتی ہے۔ سالک جب حقیقت کی راہ میں پہنچتا ہے تو شریعت کے بندھنوں سے آزاد ہو جاتا ہے وہ اب ایک عملی راستے پر چل رہا ہوتا ہے جو اسے اس کی منزل حقیقی تک پہنچانے والا ہے اور حقیقی منزل تک پہنچانے والا راستہ شریعت کا نہیں بلکہ اللہ عزوجل کے عشق' مرشد کامل کے ساتھ والہانہ عقیدت کا راستہ ہے جسے طریقت کا راستہ کہا جاتا ہے۔

بلھیا سب مجازی پوڑیاں
توں حال حقیقت ویکھ
جو کوئی اوتھے پہنچنا چاہے
بھل جائے سلام علیک

Marfat.com

عشق مجازی اور عشق حقیقی

عشق ہمیشہ نیا اور تروتازہ ہوتا ہے۔ اس کے ظہور کی عجیب ہی شان ہے۔ یہ رسموں ورواجوں کا دشمن ہے۔ عشق جب کسی عابد میں ظاہر ہوتا ہے تو وہ عبادت گاہوں میں جانا ترک کر دیتا ہے۔ اس کی عبادت گاہ خود اس کا اپنا جسم ہوتی ہے جس کے اندر وہ نور الٰہی کا مشاہدہ کرتا ہے۔ عاشق کے دل سے تیرے میرے کا فرق مٹ جاتا ہے اور اس کا دل ہر قسم کی آلائشوں سے پاک ہو جاتا ہے۔ وہ ہر شے کے اندر اللہ تعالیٰ کو دیکھتا ہے۔ بقول حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ!

"عشق کی مستی میں بیرونی سجدے فراموش ہو جاتے ہیں اور قوت عشق بندہ کو کلمات حق کہنے پر مجبور کر دیتی ہے۔"

راہ عشق میں شرعی رسوم ورواج کارآمد نہیں ہوتے اور نہ ہی یہ کبھی خدا تک لے جا سکتے ہیں۔ حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

عشق حقیقی نے مٹھی کڑے
مینوں دسو پیا دا دیس
ماپیاں دے گھر بال ایانی
پیت لگا کے لٹی کڑے
منطق معنے مکنز و قدروی
میں پڑھ پڑھ علم کچی کڑے
نماز روزہ اونہاں کیہہ کرنا

Marfat.com

جہاں پریم صراحی لٹی کڑے
بلھا شوہ دی مجلس بہہ کے
سب کرنی میری چھٹی کڑے
مینوں دسو پیا دا دیس
نی مینوں دسو پیا دا دیس

اس کافی میں حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے عشق اور عقل میں امتیاز کیا ہے اور بتایا ہے کہ یہ وہ دو راستے ہیں جن کے ذریعے متلاشیان حق اللہ تعالیٰ کو پہچانتے ہیں۔ عشق حقیقی کے ذریعے متلاشی اللہ تعالیٰ کو براہ راست پاتا ہے اور اس کے برعکس عقل اور منطق سے الجھن کا شکار ہو جاتا ہے۔ حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''محبوب کے وصال میں نفس سدِ راہ ہے۔ اس کے وصال کے لئے عشق اور وجد مددگار ثابت ہوتے ہیں نہ کہ عقل اور منطق۔''

نیز فرماتے ہیں کہ وصال کا وسیلہ مرشد کامل کی ذات ہے۔ مریدوں کے لئے ان کا مرشد کامل ہی مجسم خدا ہوتا ہے۔ عشق کی راہ میں عاشق کی بڑی مصیبتیں اور دکھ برداشت کرنے پڑتے ہیں اور سچا عاشق ان مراحل سے گزرنے کو تیار ہوتا ہے اور عشق کو ترک کرنے کا خیال کبھی بھی اپنے دل میں نہیں لاتا۔ عشق ایک ایسا جادوئی اثر ہے جس سے تمام دکھ مٹ جاتے ہیں۔ بقول حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ!

''جو کوئی عشق خریدنا چاہتا ہے تو اسے اپنا سر بطور پیشگی دینا پڑتا ہے۔''

بقول سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ:

تیری وحدت توئیں پچاویں انا الحق دی تار ہلاویں
سولی تے منصور چڑھاویں اوتھے کول کھلو کے ہسدے ہو

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ وقت اور مقام کی حد سے باہر ہے اور وہ ہر جاندار شے میں کسی نہ کسی رنگ میں موجود ہے۔ تمام کائنات اسی کے حکم سے

Marfat.com

وجود میں آئی ہے اور پھر اس نے اپنے آپ کو عشق کی صورت میں ہر مخلوق کے اندر سما دیا ہے۔

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ خدا انسانی قالب میں رہتا ہے اور انسان اسے مسجدوں، مندروں، صحراؤں اور بیابانوں میں ڈھونڈتا رہتا ہے۔ وہ عاشق اور معشوق دونوں میں بستا ہے اور عشق کے ذریعہ سے ہی اُس کی حقیقت کو پہچانا جا سکتا ہے۔

کن فیکون کیہا فیکون کہایا' باطن ظاہر دے ول آیا
بے چونی دا چون بنایا' بکھری کھیڈ مچائی ہے

اللہ عزوجل کی ذات ہمارے اندر ہی موجود ہے اور یہ ایک بہت ہی لطیف راز ہے جس کا حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ اپنے کلام میں ذکر کرتے ہیں۔ حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ اگرچہ اس راز کو کھولنے میں ہچکچاتے ہیں کیونکہ اگر اس راز کو مکمل طور پر کھولا جائے تو بے شمار شرعی الجھنیں پیدا ہو سکتی ہیں۔

بقول حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ!

''عشق کا رخ جب خدا کی طرف ہوتا ہے تو اذیت بڑھ جاتی ہے۔''

الف اللہ جس دل پر ہووے منہ زردی اکھیں لہو بھر رووے
جیون اپنے توں ہتھ دھووے جس نوں برہوں اگ لگاوے

اللہ عزوجل کی ذات نہ ہی مسجد میں موجود ہے نہ ہی مندروں میں۔ وہ ہر انسان کے اندر اس کے مرشد کامل کے روپ میں موجود ہے۔ وہ فقط عاشقوں کے دل میں ہی نہیں بلکہ دشمنوں کے دلوں میں بھی بستا ہے اور اپنے آپ سے الجھنے میں فخر محسوس کرتا ہے۔

کوئی پچھو دلبر کیہہ کردا؟ ایہہ جو کردا سو کردا!
وچ میت نماز گزارے بت خانے جا وڑدا
آپ اِکو کئی لکھ گھراں دے مالک ہے گھر گھر دا
اِکسے گھر وچ رسدے وسدے نہیں رہندا وچ پردا

Marfat.com

جت وَل ویکھاں اُت وَل اوہو ہر دی سنگت کردا
موسیٰ تے فرعون بنا کے دو ہو کے کیوں لڑدا؟
وحدت دے دریا دے اندر سب جگ دِسے تردا
بلھیا! شوہ دا عشق بگھیلا رت پیندا گوشت شردا

عشق مجازی اور عشق حقیقی کے بارے میں بیان کرتے ہوئے حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

چر نہ عشق مجازی لاگے سوئے سیوے نہ بن دھاگے
عشق مجازی داتا ہے جس پچھے مست ہو جاتا ہے
عشق جنہاں دی ہڈی پینڈا سوئی نرجیوت مرجاندا
عشق پتا تے ماتا ہے جس پچھے مست ہو جاتا ہے

اولیائے کرام نے مرشد حقیقی کو اللہ عزوجل کے آسمان سے لگا زینہ قرار دیا ہے اور مرشد کامل کا دل شفاف آئینہ کی مانند ہے جس میں دوسری طرف کا نور واضح دکھائی دیتا ہے۔ حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مرشد کامل کا عشق یعنی عشق مجازی عشق حقیقی تک جانے کا ذریعہ ہے اور مرشد کامل کی ذات کا عشق ہی اصل میں عشق الٰہی ہے۔

ایک اور موقع پر حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ کامل مرشد کی خاک سے اپنی آنکھوں کو روشن کرلو تاکہ حقیقت تجھ پر واضح ہو جائے۔ حضرت شاہ شمس تبریز رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

گر عیاں خواہی ز خاک پائے ایشاں سرمہ ساز
زانکہ ایشاں کور مادر زاد را رہباں کنند

مولانا عبدالرحمٰن جامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

غنیمت داں اگر عشق مجازی ست
کہ از بہر حقیقی کار سازی ست

Marfat.com

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ ایسے خدا رسیدہ درویش، فقیر کامل اور عاشق حقیقی تھے جنہوں نے مرشد کے عشق کے ذریعے اللہ تعالیٰ کے عشق کی منازل طے کیں اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے عشق میں شدت سوز اور تڑپ کے ساتھ ساتھ قربانی کا جذبہ بھی نمایاں تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اسی لئے اپنی اونچی ذات اور علیمت عشق کی دہلیز پر نذر کر دی تھی اور ہجر کی آگ میں تڑپتے ہوئے بھی مرشد میں اپنے اعتقاد کو ڈگمگانے نہ دیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی پاکیزہ زندگی کی طرح آپ رحمۃ اللہ علیہ کا کلام عشق مجازی کا زینہ لے کر عشق حقیقی کے رتبہ کو پانے کی راہ دکھاتا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی سوانح حیات اور کلام اسی راستہ کی بے شمار لطیف رموز سے بھرپور ہیں۔ یہ حقیقی عاشق کے عشق کو پروان چڑھاتی ہیں اور اس کو اس راہ پر چلنے کے لئے بڑی سے بڑی قربانی دینے کی ترغیب دیتی ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا کلام صدیوں سے اور صدیوں تک حقیقی عاشقوں کے لئے معرفت کی تجلی کے طور پر کام کرتا رہے گا۔

اکھاں وِچ دِل جانی پیاریا کیہی چٹیک لائیا ای
میں تیرے وِچ نہیں جدائی ساتھوں آپ چھپائیا ای
سبھیں آئیاں یار نہ آیا پھوک برہوں دوں لائیا ای
میں نیڑے مینوں دور کیوں دسنا ایں ساتھوں آپ چھپائیا ای
وِچ مصر دے وانگ زلیخا گھونگھٹ کھول رُلائیا ای
شوہ بلھے دے سر پر برقعہ تیرے عشق نچائیا ای
اکھاں وِچ دِل جانی پیاریا کیہی چٹیک لائیا ای

Marfat.com

روحانیت اور علم

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ صاحب علم وفضل تھے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کا تعلق سادات گھرانے سے تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ ظاہری علوم سے آشنا تھے۔ حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کو روحانی دولت ایک ارائیں فقیر حضرت شاہ عنایت قادری شطاری رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل ہوئی جو کہ متلاشیانِ حق کے دلوں میں کلمہ حق کی فصل اُگانے میں ماہر تھے۔ حضرت شاہ عنایت قادری شطاری رحمۃ اللہ علیہ کی محنت اور مشقت کی کمائی تھی کہ حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ اس مقامِ ارفع پر فائز ہوئے۔ حضرت شاہ عنایت قادری شطاری رحمۃ اللہ علیہ روحانیت کی دولت مفت تقسیم فرما رہے تھے اور متلاشیانِ حق اس دولت کو حاصل کر رہے تھے۔ حضرت مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''حضرت شاہ شمس تبریز رحمۃ اللہ علیہ کا غلام بنے بغیر مولوی روم کبھی مولانا روم نہیں بن سکتا تھا۔''

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اس بات کا اعلان ڈنکے کی چوٹ پر کیا۔

جے توں باغ بہاراں لوڑیں
چاکر رہ ارائیں دا

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''مذہبی کتابوں کا عمل سے خالی علم عذابوں کی ایک گٹھری ہے۔ عالم لوگ مذہبی کتابوں کی تشریح کرتے وقت بال کی کھال اتارتے ہیں مگر وہ اندرونی راز سے واقف نہیں ہوتے۔ انہیں نہ تو حقیقت کا

Marfat.com

ذاتی تجربہ ہے اور نہ ہی وہ کتابوں میں تحریر شدہ باتوں کے مطابق اپنی زندگی گزارتے ہیں۔ علم کا مقصد صحیح راستہ بتلانا ہے اور اس کے حصول میں معاون ہونا ہے۔ جس علم میں نیت صاف نہ ہوں اور نفس پر قابو نہ پایا جاسکے ایسے علم کا کچھ فائدہ نہیں۔"

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو اپنی کافی میں یوں بیان کیا ہے۔

کیوں پڑھنا ایں گڈ کتاباں دی سر چانا ئیں پنڈ عذاباں دی
اگے پینڈا مشکل بھارا اے اِک الف پڑھو چھٹکارا اے
بن حافظ حِفظ قرآن کریں پھر نعمت وِچ دھیان کریں

حکیم سنائی کا قول ہے:

"جو علم کی منزل تک نہیں پہنچتا اس سے جاہل کہیں بہتر ہے۔"

یہی بات ہے کہ محض کتابی علم کے بل بوتے پر بنے ہوئے عالموں کی مثال چراغ تلے اندھیرے والی ہے۔ وہ دوسروں کو تو نصیحت کرتے ہیں اور فتوے جاری کرتے ہیں لیکن اپنے آپ کو درست نہیں کرتے۔ ان کے قول و فعل میں تضاد ہوتا ہے اور ان کا سینہ محرم مرشد کامل کی مدد کے بغیر ٹھوکریں کھاتا پھرتا ہے۔ حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ اس بارے میں فرماتے ہیں:

پڑھ پڑھ کر مسئلے روز سناویں کھانا شک شبہ دا کھاویں
دسیں ہور تے ہور کماویں اندر کھوٹ باہر سچیار
علموں بس کریں او یار

علماء دوسروں کو تو نصیحت کرتے ہیں مگر خود دنیاوی ہوس کا شکار ہوتے ہیں اور نام کے راز سے بے بہرہ ہوتے ہیں اسی لئے اللہ کی بارگاہ میں سزا پاتے ہیں۔ حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"علم کا مقصد ہماری قوت تمیز کو تیز کرنا ہے اور ہمیں سچ اور جھوٹ، غلط

Marfat.com

اور صحیح' اچھے اور بُرے میں تمیز سکھاتا ہے۔ خود کو عالم کہلوانے والے اس حقیقت سے بے خبر ہوتے ہیں۔ وہ نیک اور بد، مومن اور کافر کی پہچان نہیں کر سکتے۔ جس علم کے باعث ہوس و حرص کی آگ ٹھنڈی ہونے کی بجائے اور زیادہ بھڑکے اس علم سے جہالت اچھی ہے۔''

حضرت خواجہ اسماعیل عبداللہ انصاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''ایک انسان اگر ستر سال تک علم حاصل کرتا ہے لیکن اس کے اندر نور پیدا نہیں ہوتا تو دوسرا شخص اگر کچھ بھی نہیں سیکھتا اور فقط کلمہ الٰہی سنتا ہے اور اس میں محو ہو جاتا ہے تو وہ اس عالم سے بہتر ہے۔''

حضرت حافظ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''بے عملوں کا وعظ نہ سننا بہتر ہے ایسے واعظوں کی مجلس سے کنارہ کش ہو جانا ہی بہتر ہے۔''

تصوف یا صوفیانہ تعلیم اس روحانی شغل کا نام ہے جس کے ذریعہ بندہ اللہ تعالیٰ سے عشق کی آگاہی پا کر اپنے نفس یا خودی کو فنا کر کے اللہ تعالیٰ عزوجل سے وصال کرتا ہے اور بقائے دائمی پاتا ہے۔ عارف باللہ کا کام ہی انسانی زندگی اور اس کے مسائل کو اسی مخصوص نقطہ نگاہ سے دیکھنا اور اس پیرائے میں ان کو حل کرنا ہے ان کی ہمیشہ یہ کوشش رہی ہے کہ وہ نفس' حواس اور عقل و خرد کے دائرے سے باہر نکلیں اور وحدت کل کے بحر میں غرق ہو کر تعلیمات الٰہی کا صحیح رنگ اور پرتو پیش کریں تاکہ انسان اس دنیا کی کثافت مادی سے باہر رہ کر لطافت الٰہی میں داخل ہو جائے اور طرح طرح کے مادی عذابوں سے نجات پا جائے۔ ان کا مقصد حقیقی انسان کو کثرت سے وحدت' تغیر سے ثبات' غیر تکمیل سے تکمیل اور مسلسل عذاب سے جاودانی' راحت کی ابدی کیفیت میں پہنچانا' یہی روحانیت اور تصوف کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے تحت اس اصل منزل تک راہنمائی فرماتا ہے جس کا وعدہ روز اول کو وہ الست بربکم اور قالو بلیٰ کے ذریعے کر کے دنیا فانی میں تشریف لایا ہے۔ جیسا کہ قرآن مجید

Marfat.com

میں آیا ہے:

"روح امر ربی سے ہے۔"

اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ روح ذات الٰہی کا جزو ہے اور اس میں ذات الٰہی کی تمام صفات بدرجہ اتم موجود ہیں لیکن نفس اور مادیت نے اس کے جوہر اصلی کو نفس اور مادیت کی کثافتوں کے ملبے تلے دبا گیا ہے اور روحانی تعلیم کا مقصد ہی روح کے اس اصلی جوہر کو مادیت اور نفس کی کثافتوں کے اس ملبے سے نجات دینا اور اس کو اس کے اصل ذات الٰہی سے دوبارہ پاک صاف حالت میں وصال کرنا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ جا بجا اپنی شاعری کے ذریعے اس بات کو اجاگر کرنے اور سمجھانے میں کوشاں رہتے ہیں ان کے نزدیک سب سے اولین کام اپنی ذات کی پہچان ہے جیسا کہ فرمان رمی ہے:

"جس نے اپنے نفس کو پہچانا اس نے اپنے رب کو پہچانا۔"

چونکہ جسم روح کے سہارے قائم ہے روح لافانی اور ازلی ہے یہ زندگی اور موت سے بالاتر ہے یہ مذہبوں، ملکوں اور قوموں کی بندش سے آزاد ہے یہ نیکی، بدی، خوشی وغمی، دوست ودشمن وغیرہ کی ہر تکرار سے بالاتر ہے اس کو ذی شعور اور پرنور کے تناظر میں جاننے کی ضرورت ہے روح وہ شے ہے جو آفرینش سے پہلے بھی موجود تھی اور جو قیامت کے بعد بھی قائم رہے گی اور جس کا صحیح طریقہ سے ناطہ اپنے اصل ذات الٰہی سے جوڑنے ہی میں مضمر ہے تب ہی انسان مقصد تخلیق کائنات کے اصل راز کی تکمیل کرسکتا ہے اور فرشتوں سے بلندتر اپنا مقام پیدا کرسکتا ہے۔ حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک روح غافل، بے سمجھ اور سوئی ہوئی، نیند میں غلطاں خراٹے بھر رہی ہے اسی لئے آپ رحمۃ اللہ علیہ اس کو مغرور، جوانی کے نشے میں چور، حسن پر نازاں، سہیلیوں میں محو، فضول باتوں میں مصروف، بے سلیقہ اور بے حیا کہہ کر اپنی ذیل کی کافی میں پکارتے ہیں:

اٹھ جاگ گھراڑے مار نہیں
ایہہ سون تیرے درکار نہیں

Marfat.com

اس کافی کے ذریعہ حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ روح کو مخاطب کر کے کہتے ہیں کہ یہ ملک تیرا اپنا نہیں ہے تیرا ملک بہت دور ہے راہ میں جنگل بیابان ہیں جب تجھے اکیلے یہ سفر طے کرنا پڑے گا کوئی ہم دم، ہم سفر، یار و مددگار تیرے ساتھ نہ ہوگا تو ایسی حالت میں تیری مدد کون کرے گا جب یہاں سکندر جیسے شہنشاہ، سلیمان جیسے دانا، بڑے بڑے پیغمبر نہ ٹھہر سکے تو تو یہاں کیسے ہمیشہ رہ سکتی ہے؟ یہاں نہ تو یوسف زلیخا رہے نہ لالہ، سوسن اور سنبل رہے اور اگر یہاں رہنے کے لائق ہر لحاظ سے کوئی شے ہے تو وہ مالکِ کل کا عشق اور اس کا پاک کلمہ ہے جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ عزوجل کے ساتھ وصال کیا جا سکتا ہے۔

اسی طرح مختلف کافیوں کے ذریعے وہ روح کی اصلیت واضح کرتے ہیں اور اس بات پر زور دیتے ہیں کہ بجز روحانی تعلیم پانے اور اس تعلیم پر عمل پیرا ہونے میں ہی انسان کی فلاح و بہبود مضمر ہے اور اسی کا نام معرفت الٰہی ہے۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے معرفت کو اپنے کلام سے جس طرح اجاگر کیا ہے یہ کچھ ان کا ہی حصہ ہے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے کلام سے یہ واضح ہوتا ہے کہ شاید آپ رحمۃ اللہ علیہ قرآن پاک کی آیات کا منظوم ترجمہ پیش کر رہے ہیں:

بلھا وارے جایئے انہاں توں جیہڑے گلیں دین پرچار
سوئی سلائی دان کرن آہرن میں چھپا

اس شعر میں آپ رحمۃ اللہ علیہ طنزاً فرما رہے ہیں کہ میں ان بزرگوں پر قربان جاؤں جو زبانی جمع خرچ سے لوگوں کو خوش کر دیتے ہیں مگر عملاً کچھ نہیں کرتے اگر خیرات بھی کرنا ہو تو قیمتی اشیاء نہیں دیتے بلکہ معمولی اشیاء دے دیتے ہیں اور یہ ایسے لوگ ہیں جو لہو لگا کر شہیدوں میں شریک ہو جاتے ہیں حالانکہ فرمان ربی ہوتا ہے:

''تم ہرگز اس وقت تک نیکی حاصل نہیں کر سکتے جب تک تم اپنی عمدہ اور پسندیدہ چیزیں خدا کی راہ میں خرچ نہ کرو اور جو کچھ تم خرچ کرتے ہو اللہ تعالیٰ اُسے خوب جانتا ہے۔''

Marfat.com

اسی طرح حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ ایک اور جگہ معرفت کو اس رنگ میں پیش کرتے ہوئے نظر آتے ہیں:

بلھا غین غرورت ساڑسٹ ہو ماکھوئے پا
تن من دی سرت گوادے گھر آپ ملے گا آ

مراد یہ ہے کہ انسان کو دل سے تکبر اور بڑائی کو نکال کر جلا دینا چاہئے اور حرص وطمع کو بھی کنویں میں پھینک دیا جائے تو پھر محبوب حقیقی تجھے خود ہی آکر مل لے گا کیونکہ انسان اور خدا کے درمیان سب سے بڑے حجاب یہی تکبر اور غرور، حرص وطمع ہیں اس بارے میں قرآن پاک میں ارشاد ربانی ہوتا ہے:

"یقیناً اللہ تعالیٰ متکبر اور غرور کرنے والوں کو ہرگز پسند نہیں کرتا۔"

ایک اور جگہ حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

کنک کوڈی کامنی تینوں کی تلوار
آیا سیں جس کام کو بھول گئی وہ یار

یعنی تین چیزیں دنیا میں ایسی ہیں جس کی محبت میں انسان دنیا کو بھول جاتا ہے اور وہ تینوں اشیاء زر، زن، زمین ہیں۔ انہی تین اشیاء کے بارے میں قرآن پاک میں ارشادِ باری تعالیٰ ہوتا ہے:

"لوگوں کو پسندیدہ اور مرغوب چیزوں کی محبت بھلی لگتی ہے یعنی عورتوں، بیٹیوں، سونے چاندی کے ڈھیروں، نشان دار گھوڑوں، مویشی اور زراعت کی محبت بھلی لگتی ہے مگر یہ تمام چیزیں تو دنیاوی زندگی کے لئے عارضی سامان ہے البتہ دائمی وحقیقی مرغوب چیزیں تو اللہ تعالیٰ کے ہاں ہی ہیں۔"

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو معرفت میں وہ کمال حاصل تھا کہ اکثر وہ اپنے آپ سے بھی بے خبر ہو جاتے اور اللہ تعالیٰ عزوجل کی محبت میں اس قدر مست اور بے

Marfat.com

خود ہو جاتے کہ اپنے آپ سے بھی دور ہو جاتے۔ حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''بقول حکماء انسان کے عناصر اربعہ آگ' پانی' مٹی اور ہوا ہیں مگر میرے نزدیک یہ اربعہ عناصر نہیں ہیں بلکہ میرے اربعہ عناصر میں تمام کائنات کو بنا کر اس میں خود اللہ تعالیٰ ہی کا جلوہ نظر آتا ہے بچے میں وہ جلوہ گر ہے ماں باپ میں وہ جلوہ گر ہے زندگی موت میں وہ جلوہ گر ہے پھول اور خوشبو میں وہ موجود ہے غرضیکہ کائنات کے ہر ذرے میں خدا کا نور چمک رہا ہے۔''

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی اکثر کافیوں کے ذریعہ بار بار اس بات پر زور دیا ہے:

''یہ اشیاء ناپائیدار اور فنا ہونے والی ہیں ان میں سے کوئی شے وقت آخر ساتھ نہیں دیتی بنیادی شے رب کا عشق اور مرشد کے حکم کی تعمیل ہے کیونکہ ان کے ذریعے ہم اپنے دنیاوی بندھن توڑ کر واپس اپنی اصل ذات (خدا) میں سما سکتے ہیں۔''

یہی وجہ ہے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی کافیوں میں قرآن پاک کی آیات کے حوالے سے بے شمار اشارات ملتے ہیں اور اس کی رو سے آپ رحمۃ اللہ علیہ سمجھاتے ہیں:

''انسان اشرف المخلوقات ہے اس میں اللہ تعالیٰ عزوجل نے اپنا نور رکھا ہوا ہے اسے اس دنیا میں سیپیاں اور گھونگھے اکٹھے کرنے کے لئے نہیں بلکہ اپنے آپ کو پہچاننے کے لئے بھیجا ہے۔ تمہیں واپس جنت پہنچنے کے لئے نہیں بنایا گیا ہے بلکہ اس سے افضل درجہ دیا گیا ہے اور اے انسان ذرا غور کر کہ تجھے کس قدر بلند مرتبہ سے نوازا گیا ہے۔''

Marfat.com

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی روحانیت

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ لوگ سمجھتے ہیں کہ میں سویا ہوا ہوں حالانکہ میں تو بیدار ہو چکا ہوں۔ بظاہر تو دنیا والوں کی نظر میں سویا ہوا ہوں لیکن حقیقت میں میں جاگ چکا ہوں اس لئے میرا بظاہر سونا بھی اصل میں جاگنا ہی ہے کیونکہ روح اور اللہ عزوجل کی حقیقت کے درمیان جو پردہ میرے درمیان حائل تھا وہ میرے مرشد کامل حضرت شاہ عنایت قادری شطاری رحمۃ اللہ علیہ کی وجہ سے اٹھ چکا ہے۔

سلطان الہند حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری المعروف خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

> ''اگر تیرے اندر خدا کا نام گھر کر گیا ہے تو یقین رکھ کہ تو دن رات خدا کی صحبت میں ہے۔''

اولیائے عظام کا قول ہے کہ اگر دل کو دنیا کی تمام فانی اشیاء کے تصور سے خالی کر اس میں اسم ذات اللہ کو سما دیا جائے تو اللہ عزوجل کی ذات سے تعلق پیدا ہو جاتا ہے چونکہ مرشد کامل کی ذات اللہ عزوجل کی ذات میں فنا ہو چکی ہوتی ہے اس لئے اللہ عزوجل کے قرب کا واحد ذریعہ مرشد کامل ہی کی ذات رہ جاتی ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا قول ہے:

> ''جب تک کوئی خدا سے نہ آیا ہو وہ کسی کو خدا تک نہیں پہنچا سکتا۔''

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ اسی لئے جابجا اپنی کافیوں میں اپنے مرشد کے بارے میں بیان کرتے ہیں:

Marfat.com

بلھیا ایس نوں ویکھ ہمیشہ ایہہ ہے درشن سائیں دا

اولیائے عظام کا فرمان ہے کہ فطرتاً انسانی دل ہمیشہ کسی نہ کسی شے کے بارے میں سوچتا رہتا ہے اور جس شے کے بارے میں سوچتا ہے اس کے بارے میں خیالی تصاویر بناتا ہے۔ اگر انسان کسی اندھیری کوٹھری میں کیوں نہ ہو اس کا دل پھر بھی دنیاوی سوچوں اور تصورات میں گم رہتا ہے اور وہ دنیا کی ان فانی اشیاء سے دل لگائے رکھتا ہے۔ جب تک ان خیالی چیزوں سے انسانی دل کا رابطہ منقطع نہ ہوگا اس کی روح کا رابطہ روحانیت سے قائم نہ ہوگا۔ دراصل دل دنیاوی اشیاء کے ذکر اور تصور کے سبب ہی پروان چڑھتا ہے اسی لئے اللہ عزوجل کی ذات کا ذکر کرنے اور مرشد کی صورت کا تصور کرنے سے ہی انسانی آنکھ کے پردے کھلنے شروع ہوتے ہیں اور دل اور روح اس کے اندر داخل ہو جاتے ہیں۔

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ جب مرشد کی ناراضگی کے سبب ٹھوکریں کھا رہے تھے تو وہ ایک ہی فریاد کرتے تھے کہ اے میرے محبوب! میں تیری خاطر اس بحر میں اپنے قدم رکھے اب تو میری محبت قبول کر کے مجھے اپنا دیدار بخش دے۔

میں جاگی سبھ جگ سویا کھلی پلک تاں اٹھ کے رویا

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان ہے:

''ذکر کرنا مشکل ہے مگر ہمیشہ ذکر کا فکر ہونا چاہئے۔ ذکر سے غفلت میں گزارا گیا سانس کفر میں گزارے ہوئے سانس کی مانند ہے کیونکہ اس وقت دل لافانی خالق کی عبادت کی بجائے عالم فانی کی فکر میں لگا ہوا ہوتا ہے۔''

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے روح کے اندر لے جانے کے سارے روحانی عمل کو الٹی گنگا بہنا کہا ہے اور اس کا ذکر اپنی کافی میں بھی کیا ہے۔

الٹی گنگ بہائیو رے سادھو
تب ہر درشن پائے

Marfat.com

پریم کی پونی ہاتھ میں لیجئے
گجھ مروڑی پڑنے نے دیجئے
گیان کا تکلا دھیان کا چرخہ
الٹے پھیر بھوائے
الٹے پاؤں پر کنبھ کرن جائے
تب لنکا کا بھید اُپائے
دہ سر لٹیا ہن چھن باقی
تب انحد ناد بجائے
ایہہ گت گورو کی پیریں پاوے
گور کا سیوک تبھی صدائے
امرت منڈل موہ تب ایسی دے
کہ ہری ہر ہو جائے
الٹی گنگ بہائیورے سادھو
تب ہر درشن پائے

Marfat.com

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ ایک انقلابی شاعر

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ بلاشبہ ایک انقلابی شاعر ہیں کیونکہ انہوں نے اپنے کلام میں عربی اور فارسی زبان کا ایک بیش بہا خزانہ ہمارے پاس چھوڑا ہے۔ حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ اگرچہ عربی اور فارسی میں مہارت رکھتے تھے لیکن اپنے افکار کے اظہار کے لئے انہوں نے اپنی مادری زبان پنجابی کو ذریعہ بنایا اور پنجابی زبان کو روایتی انداز سے ہٹا کر ایک صوفیانہ اور فلسفیانہ انداز بخشا۔ حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے کلام میں عشق سے بھرپور درد پایا جاتا ہے اور یہی وجہ ہے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا کلام عشقِ الٰہی سے بھرپور محافل میں بھرپور انداز میں پڑھا جاتا ہے۔

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے کلام میں حق اور سچ کی آواز بلند کی گئی ہے اور باطل اور برائی کا یکسر انکار کیا گیا ہے یہی وجہ ہے کہ صوفیائے عظام نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے کلام کو تیغ برہنہ کہا ہے کیونکہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے کلام میں نفاق' جھوٹ اور ہر اُس برائی کی مذمت کی جس کی وجہ سے انسانیت زوال پذیر ہے۔ یہ قدرت کا ایک نظام ہے کہ ہر شخص اپنے اردگرد کے ماحول کو دیکھتا اور سمجھتا ہے۔ شاعر اور ادیب بھی اپنے اردگرد کے سیاسی' سماجی اور علمی ماحول کی عکاسی کرتے ہیں مگر حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی شاعری میں اپنے اردگرد کے ابتر سیاسی ماحول کے علاوہ معاشرتی برائیوں کو بھی اجاگر کیا ہے جو کہ اُس دور میں اپنے عروج پر تھیں جن کی وجہ سے نسل انسانی مختلف گروہوں میں تقسیم تھی بالخصوص مسلمان جو کہ فرقہ بندیوں اور مذہبی منافرت کا شکار تھے۔

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے دور کی سیاسی' سماجی اور معاشرتی برائیوں پر

Marfat.com

متعدد اشعار اور کافیاں کہیں۔ ذیل میں ایک کافی نمونہ کے طور پر پیش کی جا رہی ہے۔

در کھلا حشر عذاب دا
برا حال ہویا پنجاب دا
وچ ہاویہ دوزخ ساڑیا
سانوں آمل یار پیاریا
مغلاں زہر پیالے پیتے
بھوریاں والے زاجے کیتے
سبھ اشراف پھرن چپ کیتے
بھلا اوہناں نوں چھاڑیا ای
پیو پتراں اتفاق نہ کوئی
دھیاں نال نہ مائے

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ ایک صاحب بصیرت اور بالغ نظر صوفی ہیں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی کافیوں نے عوام میں بے حد مقبولیت حاصل کی ہے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کو زندہ جاوید شاعر بنا دیا ہے۔ حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ ایک اور موقع پر فرماتے ہیں:

جدوں اپنی اپنی پے گئی
دھی ماں نوں لٹ کے لے گئی
موہنہ بارھویں صدی پساریا
سانوں آمل یار پیاریا

حضرت میاں محمد بخش رحمۃ اللہ علیہ، حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ سے اپنی عقیدت کا اظہار کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

بلھے شاہ دی کافی سن کے ٹٹ دا کفر اندر دا

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے کلام میں گوہر بیان کے وہ موتی بیان کئے

Marfat.com

ہیں جن کے مقابل میں کوئی بھی پنجابی شاعر نظر نہیں آتا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی شاعری فارسی کے مشہور شعراء حضرت مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ' حضرت شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ' حضرت عمر خیام رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت مولانا عبدالرحمٰن جامی رحمۃ اللہ علیہ کے کلام کی مانند مشہور و معروف اور یکتا ہے۔

جے توں ساڈے آکھے لگیں تینوں تخت بہاواں گے
جس نوں سارا عالم ڈھونڈے تینوں آن ملاواں گے
زہدی ہو کے زہد کماویں تے بیا گل لاویں گا
حجاب کریں درویشی کولوں کد تک حکم چلاویں گا

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کا اندازِ بیان نہایت ہی دلکش ہے جس کے ذریعے وہ روح کا رابطہ اللہ عزوجل سے قائم کرتے ہیں اور ساتھ ہی ساتھ اس بات کا بھی یقین دلاتے ہیں کہ کامل مرشد کا دامن پکڑ کر سالک اللہ عزوجل کی بارگاہ میں پہنچ سکتا ہے اور مرشد کامل کی طرح مقبولانِ بارگاہِ الٰہی میں شمار ہو سکتا ہے۔

Marfat.com

فرمودات

- اس علم سے کیا حاصل جو ذلت وخواری کا باعث ہو۔
- جو علم بے عمل ہے وہ دل کے کھوٹ کو کبھی صاف نہیں کر سکتا۔
- حرص وہوس محض ذلت وخواری کا سکہ ہے۔
- اس علم کا کیا فائدہ جو بہانوں اور حجتوں سے سادہ لوح انسانوں کو بے وقوف بنانے اور اُن کو لوٹ کر کھانے کے کام آئے۔
- ظاہری علوم سے ہزاروں دلدلیں وجود میں آئیں اور لاکھوں لوگ راستوں میں ہی بھٹک گئے اور ہجر کے ہاتھوں خراب ہوئے ایسے ظاہری علم کے حاصل کرنے کا کچھ فائدہ نہیں۔
- اُس علم کا کیا فائدہ جس سے اپنے باہر تو روشنی نظر آئے مگر دل اندر سے اندھیرے میں ڈوبا ہوا ہو۔
- محبوب حقیقی تو انسان کے اپنے دل میں ہوتا ہے مگر اندھے کو اس کی پہچان کیونکر ہو سکتی ہے۔
- حقیقی عاشق تو وہی ہے جو اللہ عزوجل کو وحی کے ذریعے نہیں بلکہ براہ راست دیکھنے کا خواہشمند ہو۔
- جس نے خود کو دنیا کی آلائشوں سے پاک کر لیا اس نے فقر پالیا۔
- عشق زہر کا پیالہ ہے جو عاشق کو ہر حال میں پینا پڑتا ہے۔
- آخرت کا توشہ کمانا چاہتے ہو تو محبوب حقیقی کی محبت اپنے دل میں پیدا کرو۔

Marfat.com

- عشق کی حیثیت جاننا چاہتے تو آسائش دنیا ترک کر دو۔
- عشق کا خریدار وہ ہے جو عشق کی منڈی میں اپنا سر دے کر عشق کی قیمت ادا کر سکتا ہو۔
- اللہ کو ہمیشہ ہر شے سے زیادہ یاد کرو۔
- ہر شے سے زیادہ مرشد سے محبت کرو۔
- طرزِ فکر کا بیج ہمیشہ مرشد ہی ہوتا ہے۔
- جب تک دل سے تکبر، حرص، کینہ اور بغض کو نکال کر جلا نہ دیا جائے محبوب حقیقی نہیں بن سکتا۔
- دنیا میں تین چیزوں کی محبت انسان کو اللہ عزوجل سے دور کر دیتی ہے زن، زر اور اولاد۔
- حج اُس وقت تک نہیں ہوتا جب تک اپنے دل کو خانہ کعبہ نہ بنایا جائے۔
- عاشق وہی ہے جو بکرے کی مانند قصاب کی چھری تلے دم نہ مارے۔
- شریعت دائی اور طریقت ماں ہے اس لئے کچھ حاصل کرنا چاہتے ہو تو معرفت سے حاصل کرو۔
- عشق ایک ایسی بے خودی کا نام ہے جس میں یار کے جلوہ کے سوا کچھ بھی دکھائی نہیں دیتا۔
- مسیحا وہی کہلوا سکتا ہے جس کے پاس دکھ دردوں کا شافی علاج موجود ہو اور وہ ذات صرف ذاتِ ربانی ہے۔
- وہ شخص اندھا ہے جو دنیا میں تو اللہ عزوجل کی نشانیوں کو دیکھتا ہو مگر دل کی دنیا میں موجود اُس کی نشانیوں کو نہ دیکھ پائے۔
- مصیبتیں، تکلیفیں اور دکھ عاشق کا زیور ہیں فرشتوں کا نہیں۔
- محبت کے جال میں وہی پھنستا ہے جو اس کے داؤ پیچ سے ناآشنا ہے۔

Marfat.com

- ایک ہی علم نافع ہے اور وہ علم لدنی ہے جس کا سبق الف اللہ اور میم محمد رسول اللہ ﷺ ہے۔
- اگر دنیا کی گہری ندی کو پار کرنا چاہتے ہو تو اپنے وجود کو کشتی بناؤ۔
- اگر تجھے باغ اور بہار کی طلب ہے تو خادم بن کر ہر ایک کی خدمت کر۔
- واصل الٰہی ہونے کے لئے عشق کی تلوار سے ذات کی دوئی کو کاٹ دینا ہی جوانمردی ہے۔
- دنیا عارضی ٹھکانہ ہے اس کو چھوڑ کر ہمیشہ رہنے والے ٹھکانے یعنی آخرت کی فکر کر کیونکہ عارضی ٹھکانہ مسافر کے لئے ہوتا ہے جہاں وہ چند گھڑی آرام کرنے کے بعد دوبارہ منزل مقصود پر جانے کے لئے سفر شروع کر دیتا ہے۔
- عشق کی راہ بہت پیچیدہ ہے جس میں اہل دنیا کا تماشا اور دیوانوں کا سا انداز ہے۔
- زبانی جمع خرچ محض تکبر کی نشانی ہے جب تک عملی طور پر کچھ نہ کیا جائے تب تک مراد نہیں پا سکتا۔
- جب تک سانسوں کا رابطہ روح سے قائم ہے تب تک مرشد پاک کی بتائی ہوئی ترکیب کے مطابق زندگی بسر کر اور دل میں عرفان کا دیا جلائے رکھ۔
- محبوب کا عشق بھیڑیے کی طرح خون پینے والا اور گوشت کھانے والا ہے۔

Marfat.com

کافی کیا ہے؟

کافی شاعری کی وہ صنف ہے جس میں شاعر محبوب کی جدائی اور اُس سے وصال کی حسرت کو نظم کی صورت میں بیان کرتا ہے۔ کافی عربی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی گروہ کے ہیں۔ کافی ایک راگ سہورن ہے جس کے موجد سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کے مرید حضرت امیر خسرو رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ حضرت امیر خسرو رحمۃ اللہ علیہ کا شمار عربی، فارسی، اردو، ہندی اور پنجابی کے نامور شعراء میں ہوتا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مختلف راگ ایجاد کیے جبکہ موسیقی کے ساز جن میں ستار اور طنبورا شامل ہیں ان کی جدید شکل کے بھی موجد آپ رحمۃ اللہ علیہ ہی ہیں۔

منظور نقوی کافی کی ایجاد کے بارے میں اپنے ایک مضمون میں لکھتے ہیں کہ جس زمانے میں دکن راگ وساز کا مرکز تھا اس وقت وہاں کے ایک درباری گائیک نائیک گوپال کا بہت چرچا تھا۔ نائیک گوپال اُس وقت دربار میں کسی اور گانے والے کو اپنے آگے ٹھہرنے نہیں دیتا۔ پھر انہی دنوں حضرت امیر خسرو رحمۃ اللہ علیہ نے کچھ راگ ایجاد کیے جن میں سے ایک راگ کافی تھا۔ چونکہ اس راگ میں سب سر آتے تھے اس لئے حضرت امیر خسرو رحمۃ اللہ علیہ نے اس راگ کا نام کافی رکھا جس کے معنی مکمل ہونے کے ہیں۔

کتب سیر میں منقول ہے کہ حضرت امیر خسرو رحمۃ اللہ علیہ کے جب اس سر کو مقبولیت حاصل ہوئی تو لوگ اس راگ کو اس کے الفاظ کی وجہ سے کافی کہنے لگے چنانچہ یہی وجہ ہے کہ ہندی، پنجابی اور سندھی صوفی شعراء نے اس راگ کے پیش نظر نہایت ہی مقبول کافیاں لکھیں۔ کافی کے سروں میں نکھار اور گندھار کومل لگتے ہیں اس لئے اس راگ کو دوپہر اور

Marfat.com

رات کے وقت گایا جاتا ہے۔ حضرت امیر خسرو رحمۃ اللہ علیہ کے اس راگ کی مقبولیت آہستہ آہستہ پورے برصغیر پاک و ہند میں پھیل گی۔ الغرض کافی ایک راگ ہے جو سننے سے تعلق رکھتا ہے۔ سندھی ادیب رشید لاشاری اپنے مضمون "سندھی کافی میں نئے راگوں کی ایجاد" کے عنوان سے لکھتے ہیں:

> "ستار کے موجد امیر خسرو رحمتہ اللہ علیہ نے بادشاہ وقت کے تعاون سے شاہی موسیقار نائک گوپال کو شکست دینے کی غرض سے ہندی اور عجمی راگ کے ملاپ سے چند نئے راگ ایجاد کیے مثلاً عجمی راگ یمن سے ایمن کافیاں، حجاز سے ہجیج اور ہر پریا میل سے کافی اور بردہ راگ ایجاد کیا یعنی امیر خسرو رحمتہ اللہ علیہ نے ہر پریا میل ٹھاٹ سے ایک سمپورن راگ وضع کیا اور اس کا نام کافی رکھا۔ اس راگ کو کافی اس لئے کہا گیا کہ اس میں موسیقی کے سب راگ براہ راست موجود تھے اور صرف اس کی آروہی امروہی ہی میں سات راگ شامل تھے اس لئے اس کا نام "کافی" رکھا گیا (یعنی مکمل، پوری، بالکل تمام، رکاف، کافہ، مکمل) پھر یہ کافی رفتہ رفتہ پنجاب میں (بول اور سرراگ) دونوں کے معنوں میں اور سندھی میں صرف بول کے معنی میں استعمال ہونے لگی کیونکہ اس زمانے میں بول کا نعم البدل غزل ابھی رائج نہیں ہوئی تھی اگر تنقیدی نقطہ نظر سے دیکھا جائے تو غزل اور کافی دونوں میں بول کے اعتبار سے اکثر ایک جیسا مواد ملے گا۔"

بابائے پنجابی ڈاکٹر فقیر محمد فقیر کی اس بات کو تسلیم کرنے میں کوئی شبہ نہیں کہ کافی ایک راگنی کا سمپورن روپ ہے جسے حضرت امیر خسرو رحمۃ اللہ علیہ نے ایجاد کیا اور ان کے بعد پنجابی شاعری کے رنگ میں کافی کو گہرا رنگ دینے والے حضرت شاہ حسین رحمۃ اللہ علیہ ہیں جو کہ اپنے زمانے کے بہت بڑے صوفی شاعر ہوئے اور اپنا زیادہ کلام کافی کے رنگ میں ہی کہتے

Marfat.com

رہے۔سب سے پہلی کافی حضرت شاہ حسین رحمۃ اللہ علیہ نے لکھی:

ماہی ماہی کوک دی میں آپے رانجھا ہوئی
آکھو مینوں رانجھن سب کوئی' ہیر نہ آکھو کوئی
جس شوہ نوں میں ڈھونڈ دی' ڈھونڈ لامعا شوہ سوئی
کہے حسین سادھاں دے ملیاں نکل بھول گیوئی

بقول حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ:

رانجھا رانجھا کردی نی میں آپے رانجھا ہوئی
سدّ ونی مینوں دھیدو رانجھا ہیر نہ آکھو کوئی
رانجھا میں وِچ' میں رانجھے وِچ ہور خیال نہ کوئی
میں نہیں اوہ آپ ہے اپنی آپ کرے دلجوئی

Marfat.com

کلام حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ

(۱)

''الف'' اللہ نال رتا دل میرا
مینوں ''ب'' دی خبر نہ کائی

''ب'' پڑھدیاں مینوں سمجھ نہ آوے
لذت الف دی آئی

''ع'' تے ''غ'' دا فرق نہ جاناں
گل الف سمجھائی

بلھیا قول الف دے پورے
جیہڑے دل دی کرن صفائی

Marfat.com

(۲)

اب لگن لگی کیہ کریئے نہ جی سکئے تے نہ مریئے

تم سنو ہماری بنیاں موہے رات دنے نہیں چنیاں
ہن پی بن پلک نہ سریئے اب لگن لگی کیہ کریئے

اب لگن لگی کیہ کریئے نہ جی سکئے تے نہ مریئے

اہ گن برہوں دی جاری کوئی ہمری پیت نواری
بن درشن کیسے تریئے اب لگن لگی کیہ کریئے

اب لگن لگی کیہ کریئے نہ جی سکئے تے نہ مریئے

بلھے پئی مصیبت بھاری کوئی کرو ہماری کاری
ایہ اجہے دکھ کیسے جریئے اب لگن لگی کیہ کریئے

اب لگن لگی کیہ کریئے نہ جی سکئے تے نہ مریئے

Marfat.com

(۳)

اِک الف پڑھو چھٹکارا اے

اِک الفوں دو تن چار ہوئے
پھر لکھ کروڑ ہزار ہوئے
پھر اوتھوں باہجھ شمار ہوئے
ہِک الف دا نکتہ نیارا اے

اِک الف پڑھو چھٹکارا اے

بن حافظ حفظ قرآن کریں
پڑھ پڑھ کے صاف زبان کریں
پھر نعمت وِچ دھیان کریں
من پھردا جیوں ہلکارا اے

اِک الف پڑھو چھٹکارا اے

بلھا بی بوڑھ دا بویا سی
اوہ برچھ وڈا جا ہویا سی
جد برچھ اوہ فانی ہویا سی
پھر رہ گیا بی اکارا اے

اِک الف پڑھو چھٹکارا اے

Marfat.com

(۴)

پڑتا لیوہن عاشق کیہڑے

نیوں لگا مت گئی گواتی

نحن اقرب ذات پچھاتی

سائیں بھی شاہ رگ توں نیڑے

پڑتا لیوہن عاشق کیہڑے

ہیرے ہو مڑ رانجھا ہوئی

ایہ گل و رلا جانے کوئی

چک پئے سب جھگڑے جھیڑے

پڑتا لیو ہن عاشق کیہڑے

انا الحق آپ کہا یا لوکا

منصور نہ دیندا آپے ہوکا

ملاں بن بن آون نیڑے

پڑتا لیو ہن عاشق کیہڑے

بلھا شاہ شریعت قاضی ہے

حقیقت پر بھی راضی ہے

سائیں گھر گھر نیاؤں نبیڑے

پڑتا لیو ہن عاشق کیہڑے

Marfat.com

(۵)

چلو ویکھیئے اُس مستانڑے نوں
جہدی ترنجناں دے وِچ پئی اے دُھم
اوہ تے مے وحدت وِچ رنگدا اے
نہیں پچھدا ذات دے کیہ ہو تم
جیہدا شور چو پھیرے پیندا اے
اوہ کول تیرے نت رہندا اے
نالے نحن اقرب کہندا اے
نالے آکھے وفی انفسکم
چھڈ جھوٹھ بھرم دی بستی نوں
کر عشق دی قائم مستی نوں
گئے پہنچ سجن دی ہستی نوں
جیہڑے ہو گئے صمٌ بکمٌ عمیٌ
نہ تیرا اے نہ میرا اے
جگ فانی جھگڑا جھیڑا اے
بناں مرشد راہبر کیہڑا اے
پڑھ فاذکرونی اذکرکم
بلھے شاہ ایہہ بات اشارے دی
جہاں لگ گئی تانگھ نظارے دی

Marfat.com

(۶)

بلھا کیہہ جانے ذات عشق دی کون

نہ سُو ہاں نہ کم بکھیڑے ونجے جاگن سون
رانجھے نوں میں گالیاں دیواں
من وچ کراں دعائیں

میں تے رانجھا اکو کوئی
لوکاں نوں ازمائیں
جس بیلے وچ بیلی وسے

اُس دیاں لواں بائیں
بلھا شوہ نوں پاسے چھڈ کے
جنگل وَل نہ جائیں

بلھا کیہہ جانے ذات عشق دی کون

Marfat.com

(۷)

سنو تم عشق کی بازی ملائک ہوں کہاں راضی
یہاں برہوں پرے گا جی دیکھاں پھر کون ہارے گا

ساجن کی بھال ہن ہوئی میں لہو نین بھر روئی
نچے ہم لاہ کر لوئی حیرت کے پتھر مارے گا

صورت پوچھ کر جاؤں ساجن کا دیکھنے پاؤں
اسے میں لے گلے لاؤں نہیں پھر خود گزارے گا

عشق کی تیغ سے موئی نہیں وہ ذات کی دوئی
اور پیا پیا کر موئی مویاں پھر روح چتارہے گا

ساجن کی بھال سر دیا لہو مدھ اپنایا
کفن باہوں سے سی لیا لحد میں پا اُتارے گا

بلھا شاہ عشق ہے تیرا اسی نے جی لیا میرا
میرے گھر بار کر پھیرا دیکھاں سر کون وارے گا

(۸)

کدی موڑ مہاراں ڈھو لیا
تیریاں داتاں توں سر گھولیا

میں نہاتی دھوتی رہ گئی
کوئی گنڈھ سجن دل بہ گئی
کوئی سخن اولا بولیا

کدی موڑ مہاراں ڈھو لیا
تیریاں داتاں توں سر گھولیا

بلھا شوہ کدی گھر آوسی
میری بلدی بھا بجھاوسی
جدھے دکھاں نیں منہ کھولیا

کدی موڑ مہاراں ڈھو لیا
تیریاں داتاں توں سر گھولیا

Marfat.com

(۹)

کیوں لڑنا ہیں کیوں لڑناں ہیں غیر گناہی
لا تتحرك خود لکھیوئی کس نوں دینائیں پھاہی

شرع تے اہل قرآن بھی آہے اسی اگے سدے آئی
الست بربکم وارہویا قالو بلیٰ دھم ہائی

کن فیکون اوازہ ہویا تد اس اسی بھی کولے آہی
لذت مار دیوانی کیتی نہیں ذاتی اصلی آہی

کیوں لڑناں ہیں کیوں لڑناں ہیں غیر گناہی

Marfat.com

(۱۰)

میں کیونکر جاواں کعبے نوں
دِل لوچے تخت ہزارے نوں

لوکیں سجدہ کعبے نوں کردے ساڈا سجدہ یار پیارے نوں
اوگن ویکھ نہ بھل میاں رانجھا یاد کریں ایس کارے نوں
میں من تارو ترن نہ جاناں شرم پئی تدھ تارے نوں
تیرا ثانی کوئی نہیں ملیا ڈھونڈ لیا جگ سارے نوں
بلھا شوہ دی پیت انوکھی تارے اوگن ہارے نوں

میں کیونکر جاواں کعبے نوں
دِل لوچے تخت ہزارے نوں

Marfat.com

(۱۱)

راتیں جاگیں کرن عبادت
راتیں جاگن کتے تیتھوں اُتے

بھونکوں بند مول نہ ہندے
جا روڑی تے ستے تیتھوں اُتے

خصم اپنے دا در نہ چھڈدے
بھانویں وجن جتے تیتھوں اُتے

بلھے شاہ کوئی رخت وہاج لے
نہیں تے بازی لے گئے کتے تیتھوں اُتے

Marfat.com

(۱۴)

میں چوڑیڑی آں سچے صاحب دی سرکاروں

دھیان کی چھجلی گیان کا جھاڑو کام کرودھ نت جھاڑوں
میں چوڑیڑی آں سچے صاحب دی سرکاروں

میں چوڑیڑی آں سچے صاحب دی سرکاروں

قاضی جانے حاکم جانے فارغ خطی بے گاروں
دئیں رات میں ایہو منگ ہی دور نہ کر درباروں

میں چوڑیڑی آں سچے صاحب دی سرکاروں

ندھ باجھوں میرا ہور نہ کوئی کیں دل کروں پکاروں
بلھا شاہ عنایت کر کے بخرا ملے دیداروں

میں چوڑیڑی آں سچے صاحب دی سرکاروں

Marfat.com

(۱۴)

ویکھو نی شوہ عنایت سائیں میں نال کردا کویں ادائیں

کدی آوے کدی آوے ناہیں تیوں تیوں مینوں بھڑکن بھائیں
نام اللہ پیغام سنائیں مکھ ویکھن نوں نہ ترسائیں

ویکھو نی شوہ عنایت سائیں میں نال کردا کویں ادائیں

بلھا شوہ کہی لائی مینوں رات ہنیر اٹھ تڑدی نیں نوں
جس او ہجر توں سب کوئی ڈردا سو میں ڈھونڈاں چائیں چائیں

ویکھو نی شوہ عنایت سائیں میں نال کردا کویں ادائیں

Marfat.com

(۱۴)

میں پچھاں شوہ دیاں واتاں نی
کوئی کرے اساں نال باتاں
بھلے رہے نام نہ جپیا
غفلت اندر یار ہے چھپیا
اوہ سدھ پُر کھا تیرے اندر وسیا
لگیاں نفس دیاں چاٹاں نی
جپ لے نہ ہو بھولی بھالی
مت توں سدئیں مکھ مکالی
الٹی پریم نگر دی چال ای
بھڑکن عشق دیاں لاٹاں نی
بلھا رب بنا بیٹھوں آپے
تد دنیا دے پئے سیاپے
دوتی ویہڑا دشمن ماپے
سب کڑک پئیاں آفاتاں نی
میں پچھاں شوہ دیاں واتاں نی
کوئی کرے اساں نال باتاں نی

Marfat.com

(۱۵)

کیہہ بے درداں سنگ یاری رون اکھیاں زاروزاری

سانوں گئے بے دردی چھڈ کے ہجرے سانگ سینے وچ گڈ کے
جسموں جندنوں لے گئے کڈھ کے ایہہ گل کر گئے ہنسیاری

بے درداں دا کیہہ بھرواسا خوف نہیں دل اندر ماسا
چڑیاں موت گواراں ہاسا مگروں ہس ہس تاڑی ماری

آون کہہ گئے پھیر نہ آئے آون دے سب قول بھلائے
میں بھلی بھل نین لگائے کیہے ملے سانوں ٹھگ بپاری

بلھے شاہ اک سودا کیتا زہر پیالہ پیتا
نہ کجھ نفع نہ ٹوٹا لیتا درد دکھاں دی گٹھڑی بھاری

کیہہ بیدرداں سنگ یاری رون اکھیاں زاروزاری

Marfat.com

(۱۶)

بلھے نوں سمجھاون آئیاں بھیناں تے بھرجائیاں
من لے بلھیا ساڈا کہنا چھڈ دے پلا رائیاں
آل نبیؐ اولادِ علیؑ نوں توں کیوں لیکاں لائیاں

جیہڑا سانوں سیّد سدے دوزخ ملن سزائیاں
جو کوئی سانوں رائیں آکھے بہشتی پینگھاں پائیاں
سوہنیاں پرے ہٹائیاں تے کوجھیاں نے گل لائیاں

جے توں لوڑیں باغ بہاراں چاکر ہو جا رائیاں
بلھے شاہ دی ذات کیہہ پچھنیں شاکر ہو رضائیاں
بلھے نوں سمجھاون آئیاں بھیناں تے بھرجائیاں

Marfat.com

(۱۷)

کھوہ وِچ یوسف پائیو نے پھڑ وچ بازار وکائیو نے
اِک اٹی مل پوائیو نے توں کوڈی مل پواویں گا

یہوں لا ویکھ زلیخائے اوتھے عاشق تڑپھن پے
مجنوں کردا ہے ہے توں اوتھوں کی لیاویں گا

اوتھے اکتاں پوست لہائی ڈے اِک آریاں نال چرائی دے
اِک سولی پکڑ چڑھائی وے اوتھے توں وی سیس کٹاویں گا

گھر کلالاں دا تیرے پاسے اوتھے آون مست پیاسے
بھر بھر پیون پیالے کاسے توں وی جی للچاویں گا

دلبر ہن گیوں کت لو بھلکے کیہہ جاناں کیہہ ہو
مستاں دے نہ کول کھلو توں وی مست سداویں گا

بلھیا غیر شرع نہ ہو سکھ دی نیندر بھر کے سو
مونہوں نہ انا الحق گو چڑھ سوئی ڈھولے گاویں گا

Marfat.com

(۱۸)

روزے حج نماز نی مائے
مینوں پیا نے آن بھلائے
جاں پیا دیاں خبراں پیاں
منطق نحو سبھے بھل گئیاں
اُس اغر دے تار بجائے

روزے حج نماز نی مائے
مینوں پیا نے آن بھلائے

جاں پیا میرے گھر آیا
بھلی مینوں شرع و قایہ
ہر مظہر وِچ اوہا دسدا
اندر باہر جلوہ اس دا
بھلے لوکاں خبر نہ کائے

روزے حج نماز نی مائے
مینوں پیا نے آن بھلائے

Marfat.com

سی حرفی

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی سی حرفی حروفِ تہجی کے چھ حروف پر مشتمل ہے۔ حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے اس سی حرفی میں عشق کا موضوع اپنایا ہے۔ حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

لاگی رے لاگی بل بل جاوے
اس لاگی کو کون بجھاوے
الف اللہ جس دل پر ہووے منہ زردی اکھیں لہو بھر رووے
جیون اپنے توں ہتھ دھووے جس نوں برہوں اگ لگاوے
لاگی رے لاگی بل بل جاوے
اس لاگی کو کون بجھاوے
ب بالن میں تیرا ہوئی عشق نظارے آن و گوئی
روندے نین نہ لیندے ڈھوئی لون پھٹاں تے کیکر لاوے
لاگی رے لاگی بل بل جاوے
اس لاگی کو کون بجھاوے
ت تیرے سنگ پریت لگائی جیوے جامے دی کیتی سائی
میں بکری تدھ کول قصائی کٹ کٹ ماس ہڈاں نوں کھاوے
لاگی رے لاگی بل بل جاوے
اس لاگی کو کون بجھاوے

Marfat.com

ث ثابت نیہوں لائیا مینوں دوجا کوک سناواں کینہوں
رات اَدھی اٹھ ٹھلدی میں نوں کونجاں وانگ پئی کُر لاوے
لاگی رے لاگی بل بل جاوے
اس لاگی کو کون بجھاوے
ج جہانوں ہوئی ساں نیاری لگا نیہہ تاں ہوئے بھکاری
نال سرہوں دے بنے پیاری دوجا دے میہنے جگ تاوے
لاگی رے لاگی بل بل جاوے
اس لاگی کو کون بجھاوے
ح حیرت وچ شانت ناہیں ظاہر باطن ماراں ڈھاہیں
جھات گھتن نوں لاواں واہیں سینے سول پریم دی دھاوے
لاگی رے لاگی بل بل جاوے
اس لاگی کو کون بجھاوے

Marfat.com

کتابیات

۱۔ قانونِ عشق مترجم علامہ فقیر محمد جاوید قادری رحمۃ اللہ علیہ

۲۔ کلام بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ از ڈاکٹر نذیر احمد

۳۔ کلیات بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ از ڈاکٹر فقیر محمد فقیر

۴۔ کافیاں بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ از عبدالمجید بھٹی

۵۔ سائیں بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ از ٹی۔ آر۔ شدگاری

۶۔ شرح کلام بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ از ابوالکاشف قادری رحمۃ اللہ علیہ

۷۔ تذکرہ اولیائے ہند

۸۔ اقوالِ اولیاء کا انسائیکلو پیڈیا از علامہ فقیر محمد جاوید قادری رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

Marfat.com

ہماری چند دیگر مطبوعات

ناشر
اکبر بک سیلرز

Marfat.com